اِنْ اَوْلِیَاؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ؁

اِن دونوں یہ عجیب متبرک رسالہ ولایت وکرامت کا مقالہ صحیفہ معارف
خدادانی مرآت کرامات شاہ جیلانی رح مخزنِ اسرار مطلع انوار یعنے

سلطان الاذکار
فی
مناقب غوث الابرار

کہ جسکو قدوۃ سالکین طریقت زبدۂ عارفین حقیقت ہادی مسترشدین
حضرت مولانا شاہ محمد علم الیقین خلف حضرت قطب ربانی شاہ ہمدانی ذ جمع فرمایا

۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۲ء

قومی پریس لکھنؤ واقع چوک میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مستحقِ حمد وہ خلاق ہے — جسکی قدرت شہرۂ آفاق ہے

ہی سزاوار تحیت وہ کریم — نام پاک ہین جسکے رحمان ورحیم

قادر و قہار و غفار و غفور — واحد و جبار و ستار و شکور

قابض و وہاب و مغنی و مقیت — نافض و تواب و محیی و ممیت

جسکی طلعت کی تجلی سے بصر — دولتِ دیدار سے ہے بہرہ ور

نفحۂ رحمت سے جسکے بیگمان — ہے معطر از زمین تا لامکان

جسکے عرفان کے شہابِ فضل سے — جسکے فیضان کے سحابِ بذل سے

ذرہ ذرہ مظہرِ معبود ہے — قطرہ قطرہ کوثرِ مقصود ہے

ہے وہی معبود ہر موجود کا — ہے وہی مقصود ہر موجود کا

ہے وہی مشکل کشائے دو جہان — ہے وہی حاجت روائے انس و جان

اور وہی ہے مالکِ ملکِ قدیم — اور وہی ہے صاحبِ خلد و جحیم

اور وہی غواص ہے بحرِ قدم — اور وہی نقاد ہے نقدِ عدم

اور وہی خالق ہے ہر مخلوق کا — اور وہی رازق ہے ہر مرزوق کا
اور وہی ہے بیمثال و بیہمال — باکمال و لایزال و ذوالجلال
کُن سے اوسنے خلق کی ایجاد کی — عرش و فرش و چرخ کی بنیاد کی
زیرِ فرمان اوسکے ہین ارض و فلک — جن و حیوان و بشر حور و ملک
ہستی اوسکے حکم کی ایجاد ہے — نیستی کی قید سے آزاد ہے
کیسے کیسے کھینچکر نقش و نگار — گلشنِ صنعت کی دکھلائی بہار
پتے پتے سے عیان ہے اوسکی شان — دانہ دانہ اُسکا ہے تسبیح خوان
اوسکی حکمت سے جہان آباد ہے — اوسکی نعمت سے ہر اک دل شاد ہے
دین و دنیا کا وہی ہے پاسبان — سارے عالم کا وہی ہے حرزِ جان
خیر و شر کے قدر کا خازن ہے وہ — نیک و بد کے حفظ کا ضامن ہے وہ
اُم و اَب سے کچھ نہین اوسکو جہت — لَم یَلِد ہے اوسکی اِک ادنی صفت
اِبن و عم سے واسطہ اوسکو نہین — بیش و کم سے رابطہ اوسکو نہین
خسف و کسف اوس مہرِ قدرت مین نہین — جزر و مد اوس بحرِ وحدت مین نہین
عقل جاہل اوسکی کمیت سے ہے — فکر عاطل اوسکی کیفیت سے ہے
بہرہ ور اوس سے ہر اِک ناکام ہے — قاضی الحاجات اوسکا نام ہے
ماء و طین سے اوسنے جب ایجاد کی — آدمِ مسجود کی بنیاد کی
دیکھکر شکل اوسکی دیوِ پُرفتن — جوشِ نخوت سے ہوا یون حرف زن
اِس گِلِ تیرہ کی کچھ وقعت نہین — آتشِ تابندہ سے نسبت نہین
خاک کو ہو آگ پر کیونکر شرف — جامِ جم سے کب مقابل ہو خذف
جب ہوا یون لاف زن دیوِ لعین — ہو گیا مردودِ ربّ العالمین

اوس رضی کو خلعت صفوت دیا
نت بھیجے اوسنے کیسے کیسے انبیا
اون مین ہے مخصوص محبوب خدا
جوہر آئینۂ خلت ہے وہ
حکم حق کا مخبر صادق ہے وہ
اور لوائے حمد کا حامل ہے وہ
دُرۃ التاج سر اخلاص ہے
رہبر ملک سعادت ہے وہی
مشرق مہر رسالت ہے وہی
بحر ذخار نبوت ہے وہی
ذی حق قدر جلیلہ ہے وہی
آشنائے بحر منت ہے وہی
جان جان جان عالم ہے وہی
شہریار کشور لولاک ہے
گلشن عظمت کا وہ ہے نونہال
دُرج عصمت کا ہے وہ دُر یتیم
گلشن ایمان کا وہ ہے باغبان
امت عاصی کا حامی کار ہے
دستگیر عاجز و محتاج ہے
آفتاب مشرق اعزاز ہے

اس شقی کو مصدر لعنت کیا
بہر تنبیہ گروہ اشقیا
فخر عالم شافع روز جزا
گوہر گنجینۂ ملت ہے وہ
قول و فعل و عہد کا واثق ہے وہ
شاہد مقصود سے واصل ہے وہ
بحر قربت کا وہی غواص ہے
سرور جیش سیادت ہے وہی
زورق بحر شفاعت ہے وہی
ابر مدرار فتوت ہے وہی
رونق صدر وسیلہ ہے وہی
مقتدائے اہل سنت ہے وہی
آن بان شان آدم ہے وہی
شہسوار اشقر افلاک ہے
خرمن رحمت ہے اوسکا بال بال
اور کریم ابن الکریم ابن الکریم
خرمن فیضان کا وہ ہے پاسبان
ہم گنہگاروں کا وہ غمخوار ہے
دین و دنیا کا وہی سرتاج ہے
ماہتاب غار اعجاز ہے

اور وہی عنقاے قافِ قدر ہے | اور وہی شہباز اوجِ فقر ہے
اور وہی ہے رحمۃ للعالمین | اور وہی ہے شافعِ للمذنبین
ہے وہی شاہِ سریرِ اصطفا | ہے وہی ماہِ منیرِ اجتبا
ہے وہی مجموعۂ علم ادب | بلبلِ خوش لہجۂ باغِ عرب
ہے وہی مطلوب اربابِ زمن | ہے وہی محبوب ربِّ ذوالمنن
ہے وہی چشم و چراغِ کائنات | ہے وہی سرچشمۂ آبِ حیات
ہے وہی سرو فرِ صدق و صفا | نام ہے اوسکا محمد مصطفیٰ
جتنے اوسکے آل اور اصحاب ہین | آسمان فخر کے مہتاب ہین
جو کہ اونمین سب سے افضل یار ہے | وہ مخاطب اذ ہما فی الغار ہے
بعدہٗ جو اکرم المخلوق ہے | بیشک و لاریب وہ فاروقؓ ہے
بعد اوسکے ہے وہی مقبولِ رب | جسکا ذی النورینؓ ہے زیبا لقب
جو کہ اوسکے بعد ہے عالی جناب | حیدرؓ کرّار ہے اوسکا خطاب
ہین وہ چارون رونقِ شرعِ متین | بارور ہے اونسے نخلستانِ دین
ملکِ معنی کے وہی ہین راہبر | منکشف اونپر ہین رازِ خیر و شر
کشورِ ملت کے وہ ہین منتظم | حجتِ حق کے وہی ہین مختتم
ما و من کی قید سے آزاد ہین | گلشنِ ایجاد کے شمشاد ہین
دولتِ شوکت سے ہین وہ کامران | مصرِ رفعت کے وہی ہین کاروان
اونکی ہیبت کا جہان مین ہے غریو | جی چرا کر بھاگتے ہین اونسے دیو
صبر و شکر و عجز کے وہ کان ہین | مرزبومِ فقر کے سلطان ہین
مطلعِ انوارِ رحمانی ہین وہ | منبعِ اسرارِ حقانی ہین وہ

رہروان کعبۂ مقصود ہین | واصلان حضرتِ معبود ہین

سالک ملک بقا باللہ ہین | غرق دریائے فنا فی اللہ ہین

بادۂ وحدت سے وہ سرشار ہین | عاشقِ زار شہِ ابرار ہین

ہردم و ہر لحظہ باصدق وصفا | ہے یقین بے نوا کی یہ دعا

رحمتِ حق باد تا یوم القیام | بروے و برآل و اصحابش تمام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

خداوندا توئی ستار وغفار | گنہگارم گنہگارم گنہگار

سراپا از جفائے نفس غدار | پُراز خارم پُراز خارم پراز خار

متاع عاقبت برباد دادم | زیان کارم زیان کارم زیان کار

بدامِ دلفریبِ زالِ دنیا | گرفتارم گرفتارم گرفتار

مبین افعلم بفضل خود نظر کن | بداطوارم بداطوارم بداطوار

گہے چون لالہ نشگفتہ از شرم | نگون سارم نگون سارم نگون سار

گہے از سوزِ دل چون برقِ خاطف | شرربارم شرربارم شرربار

گہے چون ابرِ نیسان از ندامت | گہُربارم گہُربارم گہُربار

یقین کز دست بُردِ دیوِ عصیان | پُرآزارم پُرآزارم پرآزار

خداوندا غلامِ مصطفایم | وفادارم وفادارم وفادار

بلطفِ رحمتِ عامِ تو یارب | خبردارم خبردارم خبردار

خدایا جرمِ ما را عفو گردان | خطادارم خطادارم خطادار

امّا بعد

طبائع زاکیات صیرفیانِ بازارِ معانی اور اذہان صافیات نقادان دار العیار

سخندانی پر مخفی اور مستتر نہ ہے کہ اکثر احبّاء طریقت شعار اور ابناء شریعت دثار خصوصاً سر آمد ارباب تمیز برادر عزیز خوشتر از جان و جگر سرمایۂ علم و ہنر جوہر تیغ نظر اہل بصر تاج الوارثین معراج الاقربین منہاج الملّۃ والدین حافظ شاہ محمدؐ سراج الیقین حرسہ اللہ المعین عن شر الشہور والسنین اس فقیر احقر خستہ جگر بے علم و ہنر بندہ مسکین محمد علم الیقین المتخلص بہ یقین مدّاح خیر المرسلین صلی اللہ علیہ والہ الطیّبین واصحابہ المہتدین خلف ہیں؛

ابیات

بحر ذخار علم قرآنی … دُرِ شہوار دُرج ایقانی ؁

ماحیِ کفر ہمچو ابراہیمؑ … حامیِ دین چو شیخ جیلانی ؁

پیرو ملّتِ رسول اللہؐ … رہروِ منزلِ خدادانی

مے صاف ایاغ محویت ؁ … دُرِ شہوار دُرج عرفانی

قمرے خوشنوائے باغِ بقا … سروِ آزاد گلشن فانی

ہمسر بوالحسن جنید زمان … ششتریِ عہد شبلیِ ثانی

غوث الاحباب غرۃ الاصحاب … قطب الاقطاب شاہ ہمدانی

ابن الکریم واجب التعظیم والتکریم

ابیات

قبلۂ عارفانِ حق آگاہ … کعبۂ واصلانِ والا جاہ

غرقۂ بحرِ لقا باللہ ؁ … غرقۂ لجّۂ فنا فی اللہ

طالبانِ خدا بدولتِ او … بہرہ ور از مقاصد دلخواہ

از بلیّاتِ دہر ایمن گشت … ہر کہ از درگہش گرفت پناہ

وانکہ بگریخت از سرِ راہش … ہمچو ابلیس گشت روئے سیاہ

قدوۃ السالکین نجات اللہ		المرسل لاکملین بصدق ویقین

قادری الرزاقی الکرسوی تقدس اسرارہما سے اس امر کے متقاضی اور متمنی ہوئے کہ کچھ فضائل حمیدہ اور خصائل گزیدہ اولیاء کاملین اور فقراء واصلین متقدمین اور متاخرین کے جو کتب عربیہ اور فارسیہ مین مورخین معتبرین نے جابجا مزین بسطیر کیے ہین اور اونکے غوامضات اور دقائقات کے ادراک سے اکثر اشخاص کم استعداد محض عاطل رہتے ہین اور بے اوستاد کامل اوسکو حاصل نہین کر سکتے اُردو زبان مین بعبارت سلیس اگر منسلک تحریر ہون تو ہر شائق ذائق کے ملاحظہ کے لائق ہون اور جو مطالب علیا اور مآرب علیہ اون کے مافی البطون سے عاقل کامل کو حاصل ہوتے ہین ہر خاص و عام اوس سے ناکام نرہین ازانجملہ پہلے یہ کہ ببرکت رغبت ملاحظہ کیفیت استقامت حال وقال اور جاہ وجلال اور فضل وکمال اور بذل ونوال اس جماعہ مالامال دولت لازوال فخر اور فقر سے ایک نور ساطع حسن عقیدت کا مطلع خلوص ارادت سے طالع اور لامع ہوتا ہے اور وہ باعث رہنمونی نیت صادق اور ہمت واثق اور سبب افزونی عقیدت معتقدان اہل شریعت اور طریقت کا ہو جاتا ہے اور اشعہ عرفان اور رشحہ فیضان اون محبان ایزد سبحان کا اونکے صفحہ خاطر کو زنگ ریب وارتیاب اور نیرنگ بُعد وحجاب سے مبرا کردیتا ہے کہ طالب صادق لیاقت استفادی اور وثاقت استفاضی مستقبل و ماضی حاصل کرتا ہے اور نعمت وصال او

دولت کمال سے محروم نہین رہتا رباعی

ہر کس کہ کمال اولیا را نشناخت
وین نعمت خاص بے بہار انشناخت
پس شکر نکرد و حُبّ ایشان نگزید
می دان یقین کہ او خدا را نشناخت

دوسرے یہ کہ برکت سماعت اور قراءت اخبارِ صداقت وثارِ اس جماعۂ عالی وقار کی آئینۂ دل کو کدورت بشری سے مجلّٰی اور خللِ خوش نظری سے مخلّی کردیتی ہے اور حجاب صورتِ عنصری سے اوٹھادیتی ہے اوسوقت طالبِ صادق زشتی زلّاتِ ردیہ اور درشتی عاداتِ قبیحہ سے مصفّا ہوجاتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ شعر

مدّتے شد کہ حدیثِ اہلِ دل گوشم پُرست | چون صدف زین گوہرِ شہوار آغوشم پُرست

تیسرے یہ کہ ذوقِ حصولِ نعمت ملازمت اور شوق وصولِ دولت متابعت اِن برگزیدگانِ حضرت واجب الوجود کا وہ معدنِ جود اور مخزنِ بہبود ہے کہ ہر موجود مودود اوسی کے فیضِ مسعود اور فضلِ محمود سے فائز بمقصود ہوکر داصلِ معبود ہوجاتا ہے۔ اسی واسطے مقاربت مصاحبت مجالست متابعت اِن صفاکیشون کی سب عقیدت اندیشون پر واجب اور لازم اور متحتّم ہے حافظ

روضۂ خلدِ برین خلوتِ درویشانست | مایۂ محتشمی خدمتِ درویشانست
ای تونگر بفروش اینہمہ نخوت کہ ترا | سیم وزر در کنفِ ہمتِ درویشانست

چوتھے یہ کہ مواضبت اذکار اور مذاولت اخبارانِ محبانِ داورِ برحق اور محبوبانِ قادرِ مطلق کی بفحوائے مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ اور مصداق وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ باعثِ نزولِ رحمتِ جزیل اور موجب قربتِ ربِّ جلیل ہوجاتی ہے رباعی

ذکرِ محبوب کیمیاے دل ست | وصفِ مطلوب رونمائی دل ست
شغلِ اذکارِ حسن مہرویان | سخت مرغوب اولیائی دل ست

پانچوین یہ کہ جو تضیع اوقات بشغل روایات حز خرفات اور صرف نقد حیات بہ نقل حکایات واہیات اشخاص جہل لاطائل ماضی و مستقبل جو مانوس خواطر ارباب ظواہر ہو رہی ہے اوس سے اشتغال ذکر اور اشتغال فکر ان خوش ادایان انجمن انس اور نغمہ سرایان گلشن قدس کا باین چند وجوہ ہزار ہا درجے بڑہکر خوشتر اور بہتر اور فائدہ ور ہے از انجملہ اول یہ کہ عنادل روح پُر فتوح گلِ مقصود کی خوشبو سے گلستان اطاعت اور بوستان ریاضت مین ہر دم طیران اور پُر فغان اور ہر لحظہ نغمہ ریز اور ولولہ انگیز رہتا ہے دوم یہ کہ مجاہد قلب سلیم معاند نفس لئیم کے قلع اور قمع مین بدل و جان مصروف اور مشغوف ہو جاتا ہے اور سلاح صلاح سے آراستہ اور اشباح فلاح سے پیراستہ کیا جاتا ہے سوم یہ کہ صاحب ارادت دلی بعنایت لم یزلی مراتب صبر و شکر سے مفخر اور ممتاز اور مناصب فخر اور فقر سے معزز اور ممتاز اور خلعت حیا و وفا سے مخلع اور حلل رضا و قضا سے محلّی اور زیور عطا و سخا سے مجلّی ہو جاتا ہے چہارم یہ کہ عاشق صادق ہو کر جوش اور خروش رغبت موانست سے رابطہ مواصلت روحانی اور واسطہ مقاربت یزدانی پیدا کرتا ہے اور ترددات دنیوی سے محفوظ اور تلذذات اُخروی سے محظوظ کیا جاتا ہے پنجم یہ کہ طالب کامل بنکر حسن توفیق کسب خیرات مبرات برکات اور حسنات حاصل کرتا ہے اور مقبول خاصان بارگاہ یزدانی اور مشمول عاشقان حبیب رحمانی ہو کر واصل بحق ہو جاتا ہے۔ شعر

عاشقان ہر دم لقائے دوست میدارند دوست	در غم و شادی رضائے دوست میدارند دوست

چھٹے یہ کہ نسیم عنبر شمیم یاد بخیران گلعذاران گلشن خوبی اور شمع رخان انجمن

الشباح حاشی مرحوم ۱۲

مجبوبی کی وہ عطر راحت روح پُرفتوح ہے کہ جسکے رائحہ جانفزا اور نفحہ دلکشا سے دماغ زمردین پر دبالان بوستان انس اور مشام نغمہ سنجان گلستان قدس کا معنبر اور معطر ہو جاتا ہے اور در بستہ حاجات اور مرادات اور عقدہ رشتہ مشکلات اور مُہلکات وا ہو جاتا ہے اور جویاے سعادت ابدی اور افادات سرمدی اوسکے وساطت سے صورت حمایت اور اعانت اولیاے رب العزت کی نیکی و مآب النوال اور سلاب الاحوال ہو جاتا ہے رباعی

گرچہ از خدمت بصورت غائبم یک لحظہ نیست	خالی از شوقش چیرپیش من ہمیدانم یقین
جان زمہر خاطر از مدح وضمیر از اشتیاق	لب زیاد و دل ز اخلاص و زبان از آفرین

رب ھب لی حکما و الحقنی بالصالحین و اجعل لی لسان صدق فی الاولین و الاخرین

لیکن غلبہ طوفان کم علمی سے شعر

یقین ز ضعف جہالت بنطق طاقت نیست	وگرنہ وصف بزرگان تہی ز رحمت نیست

اور ولولہ ہیجان علالت دائمی سے رباعی

ہیہات من از کجا و این کار کجا	در خور من ضعیف این بار کجا
اوصاف بزرگان ز شمار افزونند	در طاقت تحریر من زار کجا

متعذراً اس نعمت غیر مترقبہ سے مقصر رہکر مختصراً کچھ حالات کشف و کرامات جلیلہ اور خوارق عادات جمیلہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے بمصداق اس کلام کے شعر

منت خالق جہان بردارد	خاک از تودہ کلان بردارد

باوجودیکہ فضائل علیا اور خصائل علیہ اوس شہباز اوج افتخار کے وہ بحر ناپیدا کنار ہین کہ غواص فکر اس عاجز پُرفتور کا اوسکے عبور سے معترف بعجز و قصور

ر
افادات
فائدہ دادن
۱۲

اور یہ کام اہم میرے دست و قلم سے بمراحل دور تھا لیکن بپاس استبداد ارباب صدق و سداد کہ خالی از اتحاد و فواد نہ تھا مجبور ہو کر بہ فحوائے مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ۔ اندکے از بسیار و یکے از ہزار ان کتب معتبرہ مشہورہ جیسے اخبار الاخیار فی اسرار الابرار شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور جواہر الاسرار شیخ شرف الدین سید عیسٰی ابن حضرت محبوب سبحانی اور بہجۃ الاسرار شیخ شہاب الدین سہروردی اور نکات الاسرار سید آدم دینوری اور زبدۃ الابرار منتخب بہجۃ الاسرار شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور تحفۃ الاسرار ملفوظ سید جلال الدین بخاری اور خوارق الاخیار شیخ عبداللہ بلخی اور التباس الانوار اور ملفوظ بدیع الدین شاہ مدار اور اقتباس الانوار اور سیر العارفین شیخ جلال الدین سہروردی اور حرز العاشقین شیخ رشید ابن محمد جنیدی اور اسرار السالکین شیخ فرید گنج شکر اور سیر المسافرین مخدوم جہانیان جہان گرد اور سفینۃ الاولیا محمد دارا شکوہ اور رسالۃ الاولیا شیخ ہاشم علوی بیجاپوری اور تشریح الاولیا خواجہ معین الدین چشتی اور اخبار الاولیا اور منازل اولیا اور تحفۃ القادریہ شیخ ابو المعالی بغدادی اور اوراد قادریہ سید محمود قادری اور انیس القادریہ شیخ بہاء الدین آملی اور لطف قادریہ شیخ نور اللہ قطنی اور خلاصۃ القادریہ شیخ شہاب الدین سہروردی اور خوارق قادریہ اور مناقب غوثیہ شیخ شہاب الدین سہروردی اور صحائف غرائب سید محمود گیسو دراز اور مرآۃ الضمیر اور مرآۃ الصفاتان اور جواہر القلائد اور شواہد النبوت مُلّا جامی اور حقیقۃ الحقائق اور ملفوظ شیخ محمد ابراہیم بدری اور عاملۃ القضنہ شیخ موسیٰ لغتوی اور مکاشفہ جنیدیہ اور رسالہ غریب

شیخ احمد مغربی اور مجموع الفضائل اور مکتوبات شیخ احمد فاروقی سرہندی
نقشبندی اور شرح فصوص داؤد قیصری اور لطائف لطیفہ خواجہ
کمال الدین بغدادی اور گلشن کرامات اور حیواۃ الحیات اور ملفوظ غیاثی
اور بدایۃ الاحوال اور انوار محمدی ملفوظ سید احمد کبیر ابن رفاعی اور خلاصۃ المفاخر
فی مناقب الشیخ عبد القادر امام شافعی سے بوفور احتیاط استنباط کرکے بصد تعظیم
و تکریم حیطۂ ترقیم مین لاتا ہون اور بجناب قاضی الحاجات وسیلۂ نجات کرکے
آویزۂ گوش شش جہات کرتا ہون اگرچہ اس ذرہ بمقدار کا یہ زہرہ اور یارا
نہ تھا کہ اوس مقبول جن و بشر کے مناقب علیا اور مدائح علیہ سے عہدہ برآ
زمرۂ مادحان اور واصفان اوس قطب دوران مین مشتہر ہو مگر مجبور ہوا اس

کاہش سے فرد

شوق مشتاق آرزو مشتاق جان مشتاق او	چشم مشتاق آشکارا دل نہان مشتاق او

اور مخصوصاً اس خواہش سے فرد

سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوئے او	کہ در ہنگام خواندن چشم من افتد بروئے او

اور اس کتاب سرمایۂ نعم الصواب کا سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار
نام رکھ کر ایک لطیفہ اور خاتمہ مشعر مناجات حضرت قاضی الحاجات اور نعت جناب
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اختتام کیا بعون اللہ العزیز العلام ابیات

یارب اسکو بحق خیر انام	کردے مطبوع طبع خاص و عام
ظلم کی علمی و لیاقت سے	سخت دشوار تھا یہ مجھپر کام
وصف سے جنکے پر ہے یہ تحریر	ذکر سے جنکے ہے بھرا یہ کلام
اونھین حضرت کے فیض سے یارب	حسب دلخواہ اسکا ہو انجام

ہے یقین دل سے مجکو یہ بیشک	پیش حق ہو شفیع روز قیام

اب ناظرین نصفت گزین اور شائقین معدلت آئین کی عنایت بغایت سے
امید واثق یہ ہے کہ جس وقت اس گلشن پُرنزہت وصفِ قطبیت اور غوثیت
کی بچشم شفقت گلگشت فرمائین اس عاجز مسکین سراپا حزین کو بدعاے خیر
یاد و شاد کرین اور جس جگہ غلطی حرف و لفظ یا بضا بطگی معنی یا سُقم عبارت کو
پاوین خُردہ گیری اور نکتہ چینی کے اغماز اور ایماز سے براہ الطاف و
انعطاف معاف رکھکر زیورِ اصلاح سے مزین کر کے حتی المقدور اس مہجورِ قصور کو

حسبتہً للہ مسرور اور مشکور فرمائین فرد

حرف یا نقطہ غلط گشت مکن عیب کہ من	بودم از خال و خطِ یار پریشان خاطر

واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین وصلّی اللہ تعالیٰ علےٰ خیر خلقہ محمد و
آلہ واصحابہ اجمعین + لطیفہ

حسب اور نسب اور ولادت باسعادت اور فضائل سنیہ اور خصائل بہیہ
اور تعداد اولاد امجاد اور اونکے حالات اور وفات حضرت محبوب سبحانی کے بیان
مین کہ وہ جناب مستطاب ملائک مآب قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الاعظم
ولی المعظم رضی العالم شیخ الاسلام قدوۃ الانام زبدۃ الاقوام سلطان الاولیا برہان الاتقیا
اعیان الازکیا شریف النجبا نجیب الشرفا حنیف الحنفا ظہیر الضعفا نصیر الغربا
مشیر الفقرا سراج السالکین معراج العارفین منہاج الواصلین مفتاح الخیرات
مصباح البرکات مشکاۃ الحسنات وحید الثقلین حمید الدارین سعید الکونین عین الشریعت
روح المعرفت قلب الحقیقت مدینۃ العلم الیقین سفینۃ العین الیقین خزینۃ الحق الیقین
المتصرف فی الوجود الفائز بالمقصود الواصل عن المعبود رکن الرکین حصن الحصین

حضرت محی الدین مرغوب الربانی مطلوب الرحمانی محبوب السبحانی
ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ الغنی وتقدس سرہ العزیز المغنی
اکمل العادات ابدیہ اور افضل السیادات حسینیہ سے عبد اللہ محض بن حسن
مثنیٰ بن امام المسلمین حسن بن امیر المومنین علی مرتضیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم السلام
کے احفاد کرام مین ہین وطن شریف اور مولد لطیف شہر جیل بے عدیل
رشک روضۂ رضوان مشہور بجیلان وگیلان واقع اقلیم چہارم خراسان
اور مسکن اور مدفن مبارک اشرف البلاد شہر بغداد چار سو ستر یا اکہتر ۴۷۰ ۴۷۱
ہجری نبوی مین مشتاقین کو دولت ولادت سے مالامال کیا اور تینتیس ۳۳ سال
علی الاتصال درس اور تدریس کا اشتغال اور اوامر اور نواہی کا شرع
انفصال کیا اور چالیس ۴۰ سال تمام وکمال وعظ وپند کا استعمال فرمایا
اور نوّے ۹۰ برس کا سن وسال ہوا۔ اور پانسو چون ۵۵۴ فصلی مین مہجورین کو آفت
رحلت سے پامال کیا اور چار سو اٹھاسی ۴۸۸ ہجری مین جبکہ آپ کی عمر لطیف سے
اٹھارہ ۱۸ سال گذر گئے تب بغداد شریف کو تشریف لے گئے قدم فیض توام
کی قرابت قریبہ سے اوس شہر محترم کا نصیبہ جاگا فساد وعناد و ملال بکمال درد
وغم رنج والم وہان سے جی چھوڑ کر بھاگا رشحات انعامات لاریبی
کی طغیانی اور فواکہات تائیدات غیبی کی ارزانی اور شہسواران عرصہ
طریقت کی جولانی اور سپہ سالاران معرکۂ شریعت کی حکمرانی ہوئی۔
بحر فیضان عالی سے ہزارون سیراب اور ابر عرفان متعالی سے لاکھون
شاداب ہوے اصحاب علم وہدایت کا بول بالا اور ارباب جہل وضلالت کا
منہ کالا ہوا پھر علماء متشرعین اور فقہاء مفضلین اور فضلاء متورعین

اور بلغاء مدققین اور فصحاء محققین اور عقلاء مبلغین اور طلباء معزرین اور
اولیاء اکملین اور کملاء عارفین اور عرفاء واصلین اور فقراء کاملین سے صحبت
اور رغبت ہوئی دین یقین تعلیم و تلقین کا خرچا اور وعظ اور پند درس تدریس کا
چرچا ہوا پہلے آپنے قرآن مجید اور فرقان حمید کی تاویلات اور متشابہات
اور غیر متشابہات اور ناسخات اور منسوخات اور مفردات اور مدلولات اور
اجمالات اور مخفیات اور اشارات اور استعارات اور توجیہات اور مقدرات اور
اختلافات اور مناسبات اور حرکات اور سکنات اور مخترعات اور تصرفات اور غیر تصرفات
اور زیادات اور نقصانات اور الحاقات اور ازالات اور نزولات اور سکلات
اور استدلات اور تقدیمات اور تاخیرات اور تنکیرات اور اثباتات اور
محذوفات اور معروفات اور مجہولات اور مکیات اور مدنیات کی مجدد المآب مَنغی
تحقیقات کی پھر محدثین مستندین سے حدیث صحیح حسن قولی فعلی تقریری
متواتر احاد۔ مشہور۔ ضعیف۔ عزیز۔ غریب۔ مردود۔ مقبول۔ معلق۔ مرسل۔ مفصل۔
موضوع۔ متروک۔ منکر۔ مطعون۔ شاذ۔ معلل۔ کی تفتیح فاضل اور محققین معتمدین سے جملہ علوم دینیات

فائدہ حدیث قولی اوسکو کہتے ہیں جو حضرت نے زبان مبارک سے فرمایا ہو یا خود کیا ہو جو آپ کے سامنے ہوا ہو اور آپنے
اوسکو روا رکھا ہو اور حدیث فعلی وہ ہی جو آپ نے کیا ہو۔ اور حدیث تقریری وہ ہے جو آپکے سامنے ہوا ہو اور حدیث کی دو قسمیں ہیں
متواتر اور احاد۔ متواتر وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے میں اسقدر لوگوں نے بکثرت روایت کی ہو کہ عقل اونکی جھوٹ بولنے کو محال جانے
اور احاد وہ ہے کہ جسکی روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو اور احاد کی تین قسمیں ہیں۔ مشہور۔ عزیز۔ غریب۔
مشہور وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے میں تین یا زیادہ راویوں نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہے کہ جسکو ہر زمانے میں دو
راویوں سے کم نے روایت کی ہو۔ اور غریب وہ ہے کہ جسکی روایت کسی زمانے میں ایک ہی راوی سے ہو اور متواتر سے ہر ایک کو یقین
حاصل ہوتا ہے خواص کو بھی اور عوام کو بھی اور احاد کے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اور بعض صورت میں کثرت قرائن سے اہل علم کو
یقین بھی حاصل ہوتا ہے اور احاد میں بعض روایت مقبول ہے اور اوسپر عمل واجب ہے اگر راویوں کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور
بعض روایت مردود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت ہو اور مقبول احاد کی دو قسمیں ہیں۔ صحیح اور حسن
صحیح وہ ہے کہ جسکو دیندار اور پرہیزگار اور خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانے میں برابر روایت کیا ہو نہ اوسمیں

کوئی عیب چھپا ہو اور معتبر لوگون کے مخالف ہو اور صحیح حدیث کی سات قسمین ہین **اول** یہ قسم وہ ہے جو صرف صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین۔ اور **دوسری قسم** وہ ہے جو صرف صحیح بخاری مین ہو اور **تیسری قسم** وہ ہے جو فقط
صحیح مسلم مین ہو **چوتھی قسم** وہ ہے جو بخاری کے طور پر ہو **پانچوین قسم** وہ ہے جو صرف بخاری کی شرط اور طور پر ہو **چھٹی قسم**
وہ ہے جو فقط مسلم کے طور پر ہو۔ **ساتوین قسم** وہ ہے کہ بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اوسکو صحیح جانا ہو اور حسن
وہ حدیث ہے جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکی روایت اور راویون کے برابر نہو فقط اور یاد صحیح مین ہر جنپ مقبول
اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم ہے اور افضل تر اور حسن صحیح سے رتبہ مین کمتر ہے اور جو دو
جو قسم او حاد کی ہو لائق حجت کے نہین ضعیف ہے اور حدیث **ضعیف** وہ ہے جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکے
کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون اگر ابتداء سند سے راوی ساقط ہو اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر راوی
انتہا سے ساقط یعنے صحابی مذکور نہ ہو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہون اوسکو معضل کہتے ہین
اور منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسکو جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اوسکی حدیث کو متروک کہتے ہین یا
راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین ۲

عبادات معاملات منجیات۔ مہلکات عقائد فقہ معقول و منقول۔ فروع و
اصول معنی و بیان کلام و سلوک و تواریخ کی تصحیح کامل ایسی حاصل کی کہ
فاق الکل اور مرجع الجمیع فی الجمیع۔ کی دستاویز مدلل اور سند مکمل آپ کو ملگئی
تب خداوند ذوالجلال نے اپنے افضال لایزال سے اوس منبوع المجد و الکمال کو
کافۂ خلائق پر ولایت و کرامت ظاہر کیا اور خلعت اجابت اور قرابت آپکے زیب
بر فرمایا کہ سائر علماء نبیل اور فضلاء بے عدیل اور فقراء اکمل اور صلحاء اجل ہم عہد اور ہمعصر
سے گوئے تبجیل اور تفضیل لے گئے اور ہمگین اسرار شریعت طریقت معرفت حقیقت
عبدیت عبودیت قطبیت اور غوثیت محبوبیت کے آپ پر اظہر من الشمس اور ابین
کالقمر ہوگئے اور مقالید کلیات اخزنۂ جود اور مفاتیح تصرفات ازمنہ وجود آپکے
قبضۂ مقصود مین آگئے اوسوقت تجلی تسخیر قلوب کافۂ انام و جماعۂ خاص و عام آپکے
بارقۂ کلام معجز نظام سے ایسی چمک اور دمک سے جلوہ گر ہوئی کہ تمام عالم مین
اوسکی عظمت اور جلوت کی جگمگاہٹ چھاگئی اور فیضان فیض عام عالی اور احدان

فضلِ تامِ تعالی کی عظمت اور رفعت کی زمین اور آسمان مین دھوم دھام مچکی
کہ جوق جوق علما فضلا فقہا صلحا عرفا بلغا فصحا شعرا اشرفا نجبا فقرا۔ غربا امرا اولیا
اتقیا اذکیا اغنیا۔ اقطار ارض اور اطراف آفاق اور اکنافِ عالم اور اصناف
جن ملائک دم ہندی رومی مصری چینی عجمی عربی ہزاران ہزار ارادت اور عقیدت قلبی
آستانۂ فلک کاشانہ کی طرف بخضوع وخشوع رجوع لاتے اور شرف تقبیل اور
تطویف سے سعادت ابدی اور مفاخرت سرمدی حاصل کرتے اور اکثر خلائق
گرفتار عوائق خار علایق سے سینہ فگار درماندہ وناچار بے یار وغمگسار سیماب وار
بیقرار قریب الجوار والامصار اور بعید الدیار سے دربار ملائک بار فلک اقتدار
فیض آثار مرجع روزگار مین نقد حضار سے دولتِ افتخار اور شرف بار سے
سرمایۂ وقعت واقتدار حاصل کرتے اور برآمد کار سے مفتخر اور کامگار ہوکر آپ کی
ولایت کرامت عنایت شفقت کے ہزار ہزار دل وجان سے شکرگذار ہوتے
اور شغل باذکار خُلق اور حلم اقدس اور فضل تاثیر ورو اسم مقدس سے لیل ونہار
شاہدِ گلعذار مقصود سے ہمدوش وہم کنار رہتے اور مضامین اِن اشعار خوشگوار
نتائج طبع کجفتار ذرۂ بے مقدار سیہ کار بدترین روزگار مسکین یقین غفرہ اللہ
العزیز کے اپنی گفتار مین بصد عجز وانکسار بار بار تکرار کرتے **غزل**

مدد ای صدر سلطانی مدد ای قطب گیلانی
مدد ای فخر انسانی مدد ای شاہ جیلانی

مدد ای کعبۂ ایمان مدد ای قبلۂ ارکان
مدد ای منبع ایقان مدد ای بحر عرفانی

خوشا محبوب ربانی خوشا مطلوب رحمانی
خوشا محبوب سبحانی خوشا فرخندہ جانانی

زہی سر دفتر خوبان زہی سررشتۂ احسان
زہی سرچشمۂ فیضان زہی سرمایۂ جانی

زہی موصول وصلِ حق زہی مفضول فضلِ حق
زہی مشغول شغلِ حق زہی مقبولِ حقانی

تو ئی مشکلکشائی ما تو ئی حاجت روائے ما — تو ئی رحمت ربانی ما تو ئی مفتاح فیضانی
تو ئی سد پناہ ما تو ئی مد نگاہ ما — تو ئی رد گناہ ما تو ئی مصباح احسانی
تو ئی علم الیقین ما تو ئی حصن حصین ما — تو ئی حبل المتین ما تو ئی غمخوار انسانی

غزل

دستگیر دو جہان غوث غریبان مددے — شاہ شاہان مددے ہادی دوران مددے
از دم روز ازل بستہ ام احرام درت — کعبہ جان مددے شاہد یزدان مددے
ظلمت بخت سیہ کرد سیہ روز مرا — مہر ایقان مددے ای مہ عرفان مددے
فصل گل رفت ولی غنچہ خاطر نشگفت — ای بہار چمن گلشن گیلان مددے
تا بکے خار فراق تو کند سینہ فگار — بلبل باغ توام ای گل خندان مددے
لائق دار نیم ہمدم منصور نیم — عاشق زار توام ای شہ خوبان مددے
تشنہ جام زلال لب لعل تو یقین — جان بلب آمدہ اے ساقی جیلان مددے

غزل

در کا ترے گدا ہون اے پیر دستگیر — دل سے ترا فدا ہون اے پیر دستگیر
بے یار و مہربان ہون بے طاقت و توان ہون — جنجال مین پھنسا ہون اے پیر دستگیر
پابند ابتلا ہون مستغرق بلا ہون — محتاج و بے نوا ہون اے پیر دستگیر
تم صاحب عطا ہو ہر درد کی دوا ہو — مین طالب شفا ہون اے پیر دستگیر
در پر ترے پڑا ہون مداح مصطفیٰ ہون — مستوجب عطا ہون اے پیر دستگیر
دل سے یہی یقین ہے حامی جو محیی دین ہے — ہر جرم سے رہا ہون اے پیر دستگیر

پھر یکایک بحکم ایزد تبارک و تعالیٰ یہ کلمہ زبان مبارک سے نکالا کہ قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اور قصیدہ غوثیہ مین اوسکو آپ نے یون نظم فرمایا ہے شعر

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَهُ قَدَمٌ وَاِنِّیْ	عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

اوسوقت تمام اولیاے حاضر وغائب ابعد اور اقرب نے زیر قدم اکرم اپنی اپنی گردنین جھکادین بلکہ جو فَاَمِنَ الرَّدِّ طَمَعًا عَنِ الْمَجْدِ فَھُوَ قُطْبُ الْعَھْدِ وَمَحْبُوْبُ الرَّبِّ وَالسُّلْطَانُ الطَّرِیْقِ وَالتَّصْدِیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حلیہ مبارک

گندم رنگ۔ نازک بدن۔ ابرو پیوستہ۔ لب شگفتہ۔ کشادہ پیشانی۔ رخسارے نورانی۔ قد میانہ۔ چوڑا سینہ۔ کمر پتلی۔ لمبی داڑھی۔ چوڑے چکلے

آواز

پُراعجاز جہر اور سُرعت سے توامان آبعد اور اقرب کی سماعت مین یکسان جسکے سُننے سے جنّ وانس اور حیوان غلبۂ حلاوت اور لذت اور ولولۂ کیفیت اور مسرت سے وجد مین آجاتے اور کیفیون کے مانند بیخود ہوکر غرق بحر سکوت ہوجاتے اور جس کسی سے جس امر کا فرمان ہوتا بدل وجان اوسکو بجا لاتا شعر

بلبل خوش لہجۂ باغ صفا	انبساط آموز طبع نکہت زا

چشم انور

نگاہ روح پرور کا یہ اثر تھا کہ جس وحش وطائر اور جنّ وبشر پر اوسکی نظر پڑتی اگرچہ پتھر سے بڑھکر دل اوسکا سخت تر ہوتا پگھل کر پانی پانی ہوجاتا اشعار

غزالان را ز وحشت باز دارد دیدنِ چشمش	بچرخ آرد زمین را چون فلک گردیدنِ چشمش
میچکد بادۂ ناز از رگِ ابرِ مژہ اش	جلوۂ عالمِ آب است سوادِ نگہش

حُسن وجمال

باکمال کا یہ حال تھا کہ جو امیر فقیر برنا وپیر چرند وپرند دیو وجن اوسکو دیکھتا

پروانہ وار والہ اور بیقرار اور عاشق زار ہو جاتا شعر

زہے برقِ جمالش سبز سازد دانۂ دلہا	زند از آتشِ تر شعلہ در پیمانہ دلہا

اور جس وقت بنفس لطیف مسجد شریف مین تشریف لاتے حاضرین آپ کو وسیلۂ نجات اور اجابتِ دعوات کرکے جناب واہب العطایات مین دست بدعا ہوتے اور طلبِ حاجات کرتے اور کشفِ مطالبات اور برآمد مرادات سے معزز بفخر و مباہات ہوتے اشعار

محیط مرکزِ افضال و آسمانِ جلال	سپہر مہر کرامت مہِ سپہر کمال
ستودہ خصلت و کافی کف و مؤیّدِ ید	خجستہ طالع و فرخ رخ و ہمایون فال

روایت

ایک روز وہ مہر لامع جہان افروز کو مسجد جامع مین چھینک آئی حاضرین کی زبان سے آواز یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَیَرْحَمُ رَبُّکَ کی یکایک اس زور و شور سے بلند ہوئی کہ خلیفہ مستنجد باللہ اپنے قصر معلّے مین بیٹھا تھا یہ شور شغف سُنکر متحیرانہ ارکانِ دولت سے مستفسر ہوا ارکین دولت نے عرض کیا کہ شیخ عبدالقادر کو چھینک آئی ہے اور حاضرین اوسکی تشمیت بجا لائے ہاین شعر

محیٔ دین کہ ازو تازہ شد مسلمانی	ز فضل و بذل وی آفاق گشت نورانی

روایت

آپ کی قوت علمیت اور جودت طبیعت کی یہ کیفیت تھی کہ ایک روز کسی قاری قرآن شریف نے ایک آیۃ سورۂ رحمٰن کی اوس بحر ذخار فصاحت اور بلاغت کے روبرو تلاوت کی اوّل آپ نے اوسکی تفسیر

دلپذیر ہوگیا ربہ طریق سے ارشاد فرمائی جب دوسری طرح کے بیان کی نوبت آئی اوسوقت آپ نے یہ اپنا کمالِ علم ظاہر فرمایا کہ اوسکا بیان چالیس دلیلون کے ساتھ اس طور پہ اختتام کو پھونچایا کہ ہر دلیل کی سند معتمد اور ہر سند کا ثبوت مستند اس شدومد سے دیتے تھے کہ کسی عالم فاضل کا یہ زہرہ اور یارا نہ تھا کہ دم مار سکے شعر

ای طریق علم را عقل تو مصباح آمدہ	مخزنِ تفسیر را ذہن تو مفتاح آمدہ

بعد اوسکے فرمایا کہ چھوڑا مینے قال اور آیا مین بر سرِ حال لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بس اس کلام کا زبان معجز التیام سے نکلنا اور شایقین اور طالبین کا حال متغیر ہونا کوئی مجرد خانۂ زمین پر تڑپنے لگا کوئی فرہادانہ سر پھوڑنے لگا اور کوئی مجنونانہ صحرا کیطرف روانہ ہوا شعر

زہی ضمیر تو روشن زفیضِ ربِ معین	جواہر سخنت گوہر محیط یقین

روایت

مراۃ الضمیر مین مفوض تحریر ہے کہ آپکی ذات ملکی صفات مجموع البحرین علوم نشاتین اور منبوع الفخر علمائے عراقین تھی لہذا شہرون شہرون اور ملکون ملکون سے اکثر مسائل مالاینحل آپکے پاس آتے اور آپ بے مطالعہ کتاب جودت طبع چالاک اور قوت عقل دراک سے ایسا جواب باصواب اوسیر ثبت فرماتے کہ کسی اہلِ علوم کو اوسمین مجالِ قیل وقال نہوتی رباعی

ای تشنگانِ بادیۂ شوق یافتہ	از بحر طبع روشنش آب زلال علم
برداشتہ ضمیر منیرش بدستِ فکر	روزے ہزار بار نقاب از جمال علم

چنانچہ ایکبار یہ مسئلہ بلادِ عجم سے ملکِ عراق مین آیا کہ کیا فرماتے ہین علمائے سادات اور فضلائے عالی درجات اس استفتاء کے جواب مین کہ قسم کھائی ایک شخص نے موکد بسہ طلاق مطلق کہ عبادت کرون مین معبود برحق کی ایسے مقام مین کہ جس جگہہ بنی نوع انسان سے کوئی شخص میرا ہم صحبت اور ہم مکان نہو پس وہ کون عبادت ہے اور کس عبادتگاہ مین

۴ نشاتین
بہ منبع ہمود
دنیا و
آخرت

اوسکو بجا لائے کہ اِس حلف کے حنث سے پاک ہو جاے علماے عراق
یالاتفاق اِس سوال کے جواب سے عاجز آئے جبکہ آپ کے ملاحظۂ اقدس
مین وہ استفتا آیا بے استعانت کتاب یہ جواب باصواب فی الفور اوسپر
ثبت فرمایا کہ یَخْلیٰ لَہُ الْمَطَافُ وَیَطُوْفُ اُسْبُوْعًا وَحْدَہٗ وَیَحِلُّ یَمِیْنُہٗ
یعنی خالی کیجاوے اوسکے واسطے جگہہ طواف خانۂ کعبہ کی کہ طواف کرے
وہ تنہا پس اِس قسم کے گناہ سے پاک ہو جاوے اسواسطے کہ طواف کعبہ
خود عبادت ہے۔ **شعر**

ای بر سریر شرع شدہ مالکِ رقاب	فائق بر اہلِ علم چو بر انجم آفتاب

اور طریق سلوک مین شدتِ ریاضت اور کثرت مجاہدت اور قوتِ
مکالمت اور مواضبت مواعظت اور رقت قلب اور موافقت روح
ونفس اور مصادقت افعال واقوال اور مجاذبت حال وقال اور استعانت
مع اللہ فی کلِّ حال اور مخالصتِ اخلاص وصدق ویقین اور متابعت
کتاب وسنت وشرع مبین اور موانست ظاہر و باطن اور مخاصمت مطاعن
اور ملاعن اور معانقت تسلیم ورضا دفا حیا صفا سخا اور متقاربت باتجرید
وتوحید وتفرید بحضور در موقفِ عبودیت ومحافظت احکامِ شریعت و
طریقت اور مکاشفت اسرار معرفت وحقیقت سے کسی مشائخ ہم عہد
اور ہمعصر کی یہ تاب وطاقت نہ تھی کہ آپ سے مشارکت اور مساہمت کا
دعوی کرے اور ہمسری اور برابری کا دم بھرے **رباعی**

مہر گردونِ ولایت کز ضمیر روشنش	ہر سحر خورشید رخشان میکند نور اقتباس
بحر عرفان را گہر برج حقائق را قمر	تختِ دین را بادشہ قصر ولایت را اساس

خاص خود بدولت سے یہ **روایت** ہے کہ مین پچیس سال علی الاتصال
رہ نورد جادۂ حال اور سرمست بادۂ قال بادل پُر مذاق صحرا ہاے
عراق مین بخور و خواب آتش عشق سے سینہ کباب مستانہ مجردانہ بے آب
و دانہ لیل و نہار سیماب وار بیقرار پھرتا رہا اس صورت اور حیثیت سے
کہ نہ مجکو کوئی جانتا تھا اور نہ مین کسی کو پہچانتا تھا اور اکثر طوائف
رجال الغیب اور بیشتر صنائف بنی الجان سے بیشمار اشخاص میرے پاس
ہر وقت حاضر اور موجود رہتے اور تعلیم علم معرفت اور حقیقت سے بہرہ ور
ہوتے اور چالیس سال یہ حال رہا کہ عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتا
اور پندرہ سال یہ اشتغال رہا کہ بعد از فراغ نماز عشا ایک پاؤن سے
کھڑا ہوتا اور ایک ہاتھ میخ سے کہ دیوار مین نصب کی تھی باندہ دیتا۔
اور ایک قرآن مجید ختم کرتا تین تین دس دس بیس بیس تیس تیس
چالیس چالیس روز بے آب و دانہ بسر کرتا اور بعبادت اور ریاضت
مشغول رہتا اور گیارہ سال باین منوال برج قلعۂ بغداد مین مصروف
طاعت ایزد بیہمال رہا اسی سبب سے اوس برج کو برج عجمی کہتے تھے
اور ہزار ہا فاضل جاہل عاقل کامل صدہا مراحل اور ہزار ہا منازل سے
بعقیدت کامل حاضر ہو کر اوسکی زیارت سے مفاخرت دوجہانی حاصل
کرتے تھے اور وسیلۂ نجات دنیا اور آخرت جانتے تھے اور ہنوز وہ
برج مذکور اوسیطرح مشہور اور زیارت گاہ جمہور خاص و عام ہے۔ پھر
مین نے اپنے معبود واحد سے یہ عہد کیا کہ نہ کھاؤن گا اور نہ پیون گا جبتک
کوئی شخص دوسرا اپنے ہاتھ سے مجکو نہ کھلائے اور پلائے گا اور چالیس روز

برابر یون ہی گذر گئے اتفاقاً ایک شخص آیا اور کھانا اور پانی ہمراہ لایا
اور میرے روبرو رکھدیا اور مجوز ہوا اور کہنے لگا کہ اسکو تناول کرو اور
نفس کو تسکین دو لیکن مین عنت بخوردنی اور جراءت بعہد شکنی کی
پھر نفس سے شور الجوع الجوع کا بلند ہوا مین نے معلق اوسپر خیال
کہ کیا ناگہان شیخ ابو سعید مخزومی کا اسطرف گذر ہوا اور اس حال سے بکشف
باطنی آگاہ ہوکر مجھسے فرمایا کہ اے عبد القادر کیا حال ہے مین نے کہا اگرچہ
نفس کو شدت گرسنگی سے اضطرار تمام ہے مگر روح کو حضرت ملک العلام
کے ساتھ قرار اور آرام ہے فرمایا کہ میرے ہمراہ آؤ غریب خانہ مین قدم رنجہ
فرماؤ یہ کہکر وہ چلے گئے اور مین نے اپنے دل سے کہا کہ جبتک کوئی شخص مجکو
اس جگہہ سے نہ لیجائے گا ہرگز نہ جاؤن گا یکایک خضر علیہ السلام تشریف
لائے اور مجکو ہمراہ لے کر شیخ ابو سعید کے مکان پر آئے دیکھا کہ شیخ صاحب
دروازے پر منتظر کھڑے ہاین مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے عبد القادر تم میرے
کہنے کا خیال نہ لائے آخر خضر علیہ السلام کے ہمراہ آئے پھر مجکو مکان کے
اندر لیجا کر اپنی مسند خاص پر بٹھایا اور دستِ مبارک سے مجکو کھانا کھلایا
اور بعد فراغت کے مجکو بیعت سے مشرف کیا اور خرقہ مرحمت کرکے رخصت فرمایا
جو اقرار کہ مین نے اپنے پروردگار سے کیا تھا اوسکو بخوبی پورا کر دیا اور ہنگام
سفر مین ایک روز ایک جوان نہایت خوبصورت اور خوش سیرت
صاحب وقار فرخندہ اطوار میرے پاس آیا اور فرطِ رغبت سے میری صحبت
کا خواستگار ہوا اور ایفاے اقرار اور حفظ صبر و قرار اور عدم مخالفت
اور انکار کا مجھسے عہد لیا اور کہا کہ جبتک مین پلٹ کر نہ آؤن زنہار

اس مقام سے نہ ہٹنا اور اپنے عہد کا خیال رکھنا یہ کہکر وہ تو چلا گیا
اور مین اوسکے انتظار مین حسب اقرار اوسی مقام پر کھڑا رہا جبکہ ایک سال
گیا تب وہ شخص پلٹ کر آیا اور مجکو اپنے اقرار پر ثابت قدم دیکھا
کہنے لگا کہ اچھا تو اسی جگہہ ٹھہرا رہ مین لوٹ کر آتا ہون یہ بات کہکر پھر چلا گیا
اور مین اوسی مقام پر کھڑا رہا سال بھر کے بعد پھر آیا اور مجکو بدستور سابق
اوسی مقام پر پایا فرمایا کہ تو اپنے قول و فعل کا بڑا سچا ہے لیکن مین بضرورت
پھر جاتا ہون اور پلٹ کر آتا ہون اس جگہہ سے ہلنا اور اسی مقام پر ملنا
یہ کہہ کر پھر چلا گیا اور مین اوسی جگہہ پر ٹھہرا رہا تین برس پورے گذر گئے
وہ شخص پھر آیا اور نان اور شیر ہمراہ لایا اور فرمایا کہ اے عبدالقادر مین خضر پیغمبر
مشہور ہون اور جناب احدیت سے اس بات پر مامور ہون کہ یہ نان اور شیر
آپ کے ساتھ تناول کرون القصہ جب ہم دونون نے کھا پی کر فراغت پائی
خضر علیہ السلام نے یہ بشارت مجکو سنائی کہ جناب احدیت سے یہ حکم ہے
کہ اب آپ بغداد کو جائین اور وہان کے لوگون کو تعلیم و تلقین و وعظ و پند اور
بیعت سے مشرف فرمائین۔ یہ حکایت زبان مبارک سے سنکر اکثر لوگون نے
عرض کیا کہ یا حضرت اون تین سال مین آپ کا قوت کس چیز سے تھا فرمایا
کہ جو کچھہ جنگل مین خود بخود پیدا ہوتا ہے اور زمین پر بیکار پڑا رہتا ہے۔

روایت

خلاصۃ القادریہ مین حوالہ تحریر ہے کہ شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ فرماتے ہین
کہ شنا مین نے اپنے والد بزرگوار حضرت غوث الابرار رضی اللہ عنہ سے کہ
عالم سیاحی مین قضاء کار ایک بار میرا ایک دشت ناپیدا کنار مین تپ و تاب

بے سایہ و آب مین گذر ہوا جب ایک مہینہ کامل بے آب و دانہ منقضی ہو گیا
حدّت تشنگی اور شدت گرسنگی سے عرصۂ زیست تنگ ہوا بالفضل حضرت
قاضی الحاجات اوس بلا سے نجات کا غیب سے یہ سامان وقوع مین آیا کہ
یکایک پارۂ سحاب پُر آب نمایان ہوا اور تراوش باران سے بقیہ حیات کا
شجر دوبارہ سر سبز اور بارور ہوا پھر ایک روشنی پیدا ہوئی اور اوس سے
ایک صورت عجیب و غریب نمودار ہو کر یون مائل بہ گفتار ہوئی کہ اے
عبد القادرؒ خوش شعار مین تیرا پروردگار اور حاجت روائے روزگار ہون
اے جس چیز کا طلبگار ہو اور کر جس کار کا خواستگار ہے حلال ہین تجھپر وہ
چیزین جو اورون پر حرام ہین کہا مینے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ
دور ہو اے مردود لیئم پس وہ طلعت ظلمت سے دوچار اور وہ صورت
بہیئت دود تیرہ و تار ہو گئی اور اوس تاریکی سے یہ آواز آئی کہ اے عبد القادر
تونے بعنایت کبریائی اس آفت سے رہائی پائی ورنہ مینے ستر ولی باکمال
صاحب حال و قال اسی جال مین پھنسا کر ایسے گمراہ کیے کہ تا دم مرگ
پھر وہ روبراہ نہوے نہین معلوم کہ یہ کون علم بذاہت ہے کہ پروردگار نے
تجکو عنایت کیا ہے مینے اوسکا جواب دیا للّٰہ الفضل والمنۃ ومنہ
الھدایۃ فی البدایۃ والنہایۃ

نقل

اکثر آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجکو اوائل ایام مین سکوت سے کام تھا اور بیجا
گو جبکہ ربط کلام کا غلبہ ہوا ضبط کا یارا نہ رہا اول چند کس معدود گفت و شنود
کے شوق ذوق مین اکثر میرے پاس حاضر اور موجود رہتے اور بعد ستے

معہود اور طالع مسعود تعلیم علم توحید معبود برحق سے سعادتِ دارین اور مفاخرت کونین حاصل کرتے انجام کار بعد چند ایام پھر تو خاص و عام کے اژدحام کی یہ کیفیت ہوئی کہ محفل مین بیٹھنے کی جگہہ نہ ملتی آخر جامع مسجد مین جاتا اور مشغول بوعظ ہوتا۔ کثرت اصاغر اکابر افاضل اسافل سے اوس مسجد رفیع الدرجت کا بھی عرصۂ وسعت تنگ ہو جاتا مجبور ہو کر صحراے زہ؟ کی طرف نکلجاتا اور وہان جلسۂ وعظ قائم کرتا اوسکے حوالی مین بھی اہالی اور موالی سے علاوہ ستر ستر ہزار پیادے و سوار کا مجمع ہو جاتا۔ شعر

ای ز وعظش دیدۂ اسلام روشن میشود	عرصۂ دین تازہ تر از صحنِ گلشن میشود

نقل ہے

کہ آپ کی محفل خلد منزل مین چارسو محرر صاحبِ علم و ہنر قلم دوات لیے ہوئے ہر وقت حاضر رہتے اور جو کلام زبان معجز نظام سے سُنتے بصحت تحریر زیب تحریر کرتے اور آپ سے منقول ہے کہ ابتداے ایّام شباب مین ایک شب عالمِ خواب مین حضرت رسالت مآب صلعم اور جناب ولایت اکتساب میرے پاس تشریف لائے اور لعاب دہنِ مبارک میرے دہن مین ڈالا اور ارشادِ سخن کا قدغن فرمایا خود بخود دریاے سخن میرے دہن سے موج زن ہوا۔

حکایت

منقول ہے کہ جس وقت وہ مقتداے جن و بشر منبر پر جلوہ گر ہو کر سُبحَانَ اللّٰهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکبَرُ ارشاد فرماتے تمامی حاضرین محفل صامت اور ساکت ہو جاتے اور ملائکہ آکر حاضر ہوتے اور شرط آداب بجا لاتے اور سو چند بڑھکر اون سے وہ ہوتے جو نظر نہ آتے اور ہوا پر صف بستہ کھڑے رہتے

نفحات الانس صفحہ ۱۲

حکایت

ایک عامل کامل ناقل ہین کہ ایکدن مینے احضار اجنہ کی دعوت کی کسی جن نے وہ دعوت اجابت نہ کی بروقت ملاقات مین نے اونسے غیر حاضری کی شکایت کی تب اونھون نے یہ کیفیت بیان کی کہ ہم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی اکثر محفل وعظ مین حاضر رہا کرتے ہین اوسوقت حاضر ہونے سے معذور ہوتے ہین اوسوقت کا لحاظ و پاس رہے تا کہ ہماری غیر حاضری کا وسواس نرہے اوسی مقبول انام کے ہم غلام اور اوسی مرجع خاص و عام کے فیضان سے ہم مشرف باسلام اور طاعت گذار حضرت ملک العلام ہین

نقل

منقول ہے کہ آپکے دربار عالیجاہ اور بارگاہ عالم پناہ مین ہزارہا خدانا آگاہ پُر گناہ نامہ سیاہ عاقبت تباہ اور صدہا ارباب الحاد بدنہاد پُر عناد سوء اعتقاد سرمایۂ فساد اور ایک لاکھ سے سوا اہل ہوا و ضل و غوا اور سیکڑون قطاع الطریق واجب التعزیر اور پانچہزار سے افزود نصاریٰ اور یہود جو اوس مرشد ملکی سیر کے دست اطہر پر توبہ سے بہرہ ور اور مفتخر ہو کر مشرف باسلام ہوے تھے اوس مجلس مسعود سرمایۂ فخر او بہبود مین ہر وقت حاضر اور موجود رہا کرتے علاوہ ابرار اور اخیار کے کہ وہ اندازۂ شمار سے غیر محصور اور نا محدود ہوتے

نقل

منقول ہے کہ جس وقت وہ منبع علم و ہنر منبر پہ جلوہ گر ہو کر انواع انواع

علوم مشتہر اور غیر مشتہر سے تکلم فرماتے سامعین رعب عظمت سے ہیبت مین آکر صامت اور ساکت ہو جاتے اور جس وقت یہ کلمہ زبان مبارک سے ارشاد فرماتے کہ مَضَی الْقَالُ وَ عَطَفْنَا بِالْحَالِ ٥ بمجرد استماع اس مقال کے تشنہ لبانِ بادۂ وصال فرط ذوق و شوق سے وجد مین آکر بیخود اور بے حال ہو جاتے کوئی زار زار روتا کوئی بیساختہ آہین بھرتا اور کوئی بیتابانہ نالے کھینچتا کوئی مدہوشانہ سر پٹپتا کوئی بیہوش ہو کر زمین پر گرتا کوئی وحشت سے صحرا کی طرف بھاگتا کوئی فرطِ اضطراب سے مرغ نیم بسمل کی طرح فرش پر لوٹتا کوئی بصد جوش و خروش ولولۂ عشق سے مستانہ وار یہ آگے کے اشعار پڑھتا

غزل

بیحجابانہ درآ از درِ کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز دردِ تو در خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین بکشاے
تابِ زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما

گر بگیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست
گویم آنکس کہ ربود این دلِ ویرانۂ ما

شکر للہ کہ نمردیم و رسیدیم بدوست
آفرین باد برین ہمتِ مردانۂ ما

محیؔ بر شمعِ تجلاے جمالش میسوخت
دوست میگفت زہے ہمتِ پروانۂ ما

اور اکثر دو چار جنازے جانبازان وادیٔ فراق اور سرفروشان کوچۂ اشتیاق کی محفل خلد منزل سے دست بدست اوٹھائے جاتے

اشعار

ہر کسے کشتۂ آن نرگسِ جادو باشد
حلقۂ ماتمش از دیدۂ آہو باشد

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زمان از غیب جانے دیگر ست

واصلانِ صحبتِ دلدار را
ہر دم و ہر لحظہ شانے دیگر ست

اور جو حالات خوارق عادات اور کشف کرامات عجیبہ اور ظہور حالات

اور معاملات غریبہ محفل وعظ شریف سے نقل کیے گئے ہین حیطۂ تحریر و تقریر
سے خارج ہین وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ
اور آپ کے دربار عام ملائک مقام دار السلام بیت الاسلام ملجاے انام مین
جُملہ انبیاے عظام اور اولیا کرام اموات باروح اور ذی حیات باجسام
بانشراح تمام رونق افزا ہوکر علی الدوام محفلِ خلد احترام کا انتظام کیا کرتے
اور فرمایا کرتے

شعر

مرحبا مرحبا محیِّ الدین	بوجود آمد از تو علم یقین

اور اکثر حضرت سید الانام اور جناب خضر علیہ السلام ہر مشائخ وقت کو
تحریص و ترغیب سے شاد کام فرمایا کرتے کہ مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَیْہِ بِمُلَازِمَۃِ ھٰذِہِ الْمَجْلِسِ

نقل

منقول ہے کہ وہ مقتداے انام جس وقت خانقاہ سے برآمد ہوکر منبر پر قیام
فرماتے حاضرین سے یون ہمکلام ہوتے کہ اے غلام عقیدت التیام مت کر
قصور حضوری سے میری خدمت موفور السرور مین کہ یہ جگھہ ولایت
اور کرامت اور اجابت اور سعادت کی ہے ای طالبِ صادق بسم اللہ
اے عاشقِ خالق بسم اللہ اے شائق اختصاص بسم اللہ اے ذائقِ اخلاص
بسم اللہ آ۔ ہر روز ایک بار یا ہفتے مین ایک بار یا سال مین ایکبار
یا تمام عمر مین ایک بار آ اور لے مجھسے اے عزیز ہزار ہزار چیز۔ اے
غلام فرخندہ فرجام قطع کر راہ ہزار ماہ اور سُن مجھسے ایک کلمہ دلخواہ۔
اور جب حاضر ہو تو میرے روبرو نظر مت کر تو اپنے اعمال اور اقوال اور افعال
اور احوال اور اختلال پر اور بے تکلف لے تو جو کچھہ خواہش کرے تو

اور حاضر رہتے ہین میری مجلس مین لطائف ملک اور خواص انسانیان اور اشخاص غیبیان واسطے تعلیم آداب اور کتساب اقتراب جناب رب الارباب کے اور کوئی نبی اور ولی ایسا نہین کہ جسکو خدا نے پیدا کیا اور وہ میری مجلس مین رونق افزا نہ ہوا اور یہی کلام سیرا مردان غیب بے عیب جامع اوصاف سے ہے جو حاضر ہوتے ہین پردہ قاف سے کہ قدم اونکے سطح ہوا پر جذبۂ اشتیاق سے جمے اور دل اون کے آتش فراق سے بھنتے ہین۔

حکایت

راوی کہتا ہے کہ اسی مجلس خاص الخاص مین سرامد اشخاص پُر اختصاص سراپا اخلاص سر حلاق برگزیدہ خلاق درۃ التاج آفاق حضرت سید عبد الرزاق پایۂ اثیر مبہ کے قریب زیر قدم پدر پیشواے جن و بشر جلوہ گر تھے یکایک اوپر دیکھ کر بیخود اور بے خبر ہو گئے اور خود بخود شعلہاے آتشین اون کے بلوس عطر آگین اور موے عنبرین اور اندام نازنین سے بھڑکنے لگے آپ یہ کیفیت عجیب و غریب دیکھ کر اور جلد تر نبر سے اوتر کر دست اطہر سے اوس آتش پُر شرر کو بجھا کر فرمانے لگے کہ اے نور البصر لخت جگر جان پدر یہ کیا سانحہ پیش نظر ہوا اونھون نے دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ جب مین نے سر اوٹھا کر اوپر دیکھا تو مردان غیب سر بسر ہوا پر صف بستہ نظر آئے کہ صامت اور ساکت کھڑے ہین اور آتش تابناک سے اون کے لباس پاک جل رہے ہین اور شعلہاے آتشین اون کے جسمون سے نکل رہے ہین اور کتنے اونمین سے قعود مین اور کتنے سجود مین اور کتنے بجاے خود اور کتنے بے خود زمین پر گر رہے ہین۔

نقل

مشائخ مشہورین سے شیخ صدقہ نام ایک روز بقصد ملازمت در دولت پر
حاضر ہوے دیکھا کہ اکثر مشائخ کبار اور اولیاے ذی وقار اور اخیار نامدار
آپ کی برآمد کے انتظار در بار فیض بار مین حاضر ہین کہ ناگاہ وہ حقائق آگاہ
خلائق پناہ خانقاہ سے نکل کر منبر پر جلوہ گر ہوے نہ آپکی مکالمت
اور نہ کسی قاری کی کوئی آیت یا سورۃ کی قراءت اور تلاوت
کی نوبت آئی خود بخود حاضرین پر وجد کی حالت طاری ہوئی اِس
کیفیت عجیب کے مکاشفہ سے شیخصاحب کی عقل سخت ترعاری ہوئی
دل مین کہنے لگے کہ واعجبا یہ کیا ماجرا بعید از قیاس ہے کہ جسکے اِدراک سے
عقل دّراک پُرحراس اور بدحواس ہے بمجرد اِس خیال کے وہ منبع فضل و
کمال اوس معترض الحال کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ اسوقت میرا ایک
مرید سعید پس از مدت مدید بیت المقدس سے بیک گام وارد اِس مقام کا
ہوکر میرے ہاتھ پر توبہ سے شادکام ہوا خدا یا اوسکی مہمانی کے سرانجام کے
اہتمام مین مصروف ہین یہ کلمات معجز سمات زبان فیض ترجمان سے سُنکر
شیخصاحب کے رہے سہے ہوش و حواس کافور ہوگئے اور دل مین کہنے لگے
کہ جو شخص بیک گام بیت المقدس سے بغداد مین پھونچے آوے توبہ سے
کیا کام اِس خیال کے گذرتے ہی آپ نے اونکی طرف دیکھ کر ارشاد
فرمایا کہ توبہ تو وہ لوگ کرتے ہین جو ہوا پر اوڑتے ہین اور پانی پر دوڑتے
ہین اور چشم زدن مین عرش برین پر پھونچتے ہین اور وہ محتاج ہین
اِسکے سوا کہ سیکھین مجھسے طریقۂ محبت خدا آگاہ ہو کہ شمشیر میری قہر خدا

اور نیزہ میرا بے خطا اور تیر میرا شہباز قضا اور گھوڑا میرا تسلیم ورضا ہے
مین آتشِ جوّالہ ذوالجلال ہون مین سالب کنندۂ احوال ہون مین بحرِ ذخّار
حمایت ہون مین نہنگ دریاے ولایت ہون مین سرچشمۂ آبِ حیات
جان ہون مین سررشتۂ مرگِ مفاجاتِ دشمنان ہون مین ملحوظ ربِّ علا
ہون مین محفوظ از ہر بلا ہون اے نماز گذارو اے روزہ دارو اے
شب بیدارو اے کوہ نشینو منہدم ہوگئے پہاڑ تمھارے اے صومعہ گزینو
منہدم ہوے صومعے تمھارے اور یہ حکم مجھکو خدا کی طرف سے ہے کہ کہتے
ہین اے عبدالقادرؒ کلام کر سنین گے ہم کلام تیرا اے عبدالقادرؒ
کھا اور پی اور پہن اور لے اور دے ہمارے واسطے اور محفوظ کیا تجھکو
مینے ہر رد وکد سے اے ابطال اے ابدال اے اطفال اے اوتاد اے
زہّاد اے نقبا اے نجبا اے ضعفا اے اقویا اے فقرا اے غربا اے یارا اے
اغیار نظر میری لوحِ محفوظ پر ہے مین غوّاص بحرِ وفا اور گوہر درجِ سخا اور حجت
قاطع جنابِ کبریا اور وارثِ انبیا اور نائبِ رسولِ خدا اور قرۃ العین
علی مرتضیٰ اور لختِ جگر فاطمۂ زہرا ہون اور مشائخ ہین آدمیون اور
جنون اور پریون اور فرشتون مین اور مین سب کا شیخ ہون۔

نقل ہے

کہ آپ مرض الموت مین ارشاد فرماتے تھے کہ اے کافہ جنیان واے جماعت
انسانیان کچھ نسبت نہین تمکو مجھسے اور میرے خلق کے درمیان مین تفاوت
ہے زمین وآسمان کا اور قیاس مت کرو مجھکو کسی سے اور کسی کو مجھسے مین جانبدار
امور ہون تمھارے وہم وگمان سے دور ہون یا اَھلَ الاَرضِ غرباً وشرقاً

یا اہل السماء خفا وصل تھا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
یعنی اون مین سے ہون کہ خدا مجھکو جانتا ہے اور تم نہین جانتے اور
ارشاد ہوتا ہے مجھسے ہر رات اور دن مین ستر بار وَاَنَا اخْتَرْتُکَ وَلِتُصْنَعَ عَلٰے
عَیْنِیْ اور ارشاد ہوتا ہے مجھسے کہ اے عبد القادر ساتھ اوس حق کے کہ
ذی حق اوسکا تو ہے میری طرف سے صرف کر اور بے ڈر کیا مین نے مجکو
اسراف سے اور بخدا اے عزوجل کہ نہ کھایا اور نہ کہا اور نہ کیا مین نے کسی چیز
کو کہ مامور ہوا اوسپر اور تصدیق کرو میرے کلام کی کہ پیدا ہوتا ہے یقین سے
ریب وشک کو اوسمین دخل نہین اور گویا کیا جاتا ہون جس کلام سے کہتا ہون
اوسکو اور عطا کیا جاتا ہون جس چیز سے بخش دیتا ہون اوسکو اور مامور
کیا جاتا ہون جس امر سے بجا لاتا ہون اوسکو اور عہدہ میرا اوسپر ہے جو حکم کرتا ہے
مجھکو وَالدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ تکذیب تمھاری تمھارے واسطے زہر قاتل ہے
اور مخصوص تمھارے دین کے واسطے اور وہ باعث زوال دنیا اور آخرت کی
ہے اَنَا سَیَّافٌ اَنَا قَتَّالٌ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ اگر نہوتی لگام شریعت میرے
منہ مین بتا دیتا تمکو اون چیزون کو جو کھاتے اور پیتے اور اپنے گھرون مین
رکھتے ہو اور جانتا ہون مین اون باتون کو جو تمھارے دلون مین ہین
اور تم میری نظرون مین مثل شیشے کے ہو

روایت

منقول ہے کہ آپ نہایت لطیف اور بیش قیمت پوشاک پہنتے اور
تبلاش تمام اوسکو خریدتے ایک روز آپ کا ایک خادم جانباز ہمراز
ابو الفضل بزاز کی دوکان پر گیا اور جامۂ گران بہا اوس سے طلب کیا

کہ فی درعہ قیمت اوسکی ایک دینار مسلّم یعنے پونے اونیس روپیہ سے بیش وکم نہو بزاز نے پوچھا کہ خریدار اسکا کون مالدار ذی وقار ہے خادم نے جواب دیا کہ غوث الابرار قطب الاخیار محبوب سبحانی حضرت عبدالقادر جیلانی ؓ- بزاز نام نامی اور القاب گرامی سُنکر دل مین معترض ہوا کہ شیخ نے یہ کپڑا بیش قیمت خلیفہ عہد کے ملبوس خاص کے لیے بھی نہ چھوڑا بمجرد گذرنے اس خطرے لایعنی کے یکبیک ایک میخ آہنی غیب سے اوس بے ادب کے پیر مین گھس گئی کہ اوسکے تعب سے وہ فی الفور جان بلب ہوگیا لوگون نے اوسکے نکالنے مین بحکمت عملی بہت کوشش کی مگر وہ نکالے نہ نکلی مجبور ہوکر اوس مجروح کو آپ کے حضور فیض گنجور مین لائے آپ نے اوسے دیکھہ کر فرمایا کہ اے رنجور مقہور تو اپنے دل پُر فتور مین مجھہ بے قصور پر ناحق معترض ہوا اور اعتراض کے اغراض بد سے محترز نہوا اب مبتلاے صعوبتِ جان خراش ہے اے قلاّش بد قماش یہ اوسی فعل بد کی پاداش ہے آگاہ ہو کہ نہین پہنا مین نے ایسا کپڑا جب تک مجکو نہ حکم ہوا کہ اے عبدالقادر ؓ ساتھہ اوس حق کے کہ تو مستحق ہے اوسکا پہن اوس کپڑے کو کہ قیمت اوسکی فی درعہ ایک دینار مسلّم کہ بیش وکم نہو اے ابوالفضل یہ کفن میّت ہے اور کفن بہتر دینا چاہیے اور مجکو یہ کفن ہزار موت کے بعد میسر آتا ہے پھر اوس فریادرس نے دست مقدس کو موضع درد پر مس فرمایا اوسکی برکت سے فی الفور وہ گرفتار بلاے حماقت صحیح وسلامت ہوگیا اور اس حرکت بیتذل سے سخت منفعل ہوکر عذرخواہ ہوا آپ نے اوسکا گناہ معاف کیا

غرضکہ جس قدر خوارق عادات اور کشف کرامات ایام حمل سے اختتام عُمر تک دائم الاحوال علی السبیل الاتصال اوس ینبوع الفضل وکمال سے ظاہر و باہر ہوئے حیطۂ تحریر و تقریر سے خارج ہین

روایت

منقول ہے کہ جس روز وہ مہر جہان افروز شرف ولادت سے بہرہ اندوز ہوئے رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور آپ کا یہ قرینہ تھا کہ پہلی تاریخ سے تمام دن غذا کی طرف رجحان نکرتے شام کو افطار کے وقت مان کا دودہ نوشجان فرماتے جب یہ راز طشت ازبام گوشش زد ہر خاص و عام ہوا سب سمجھ گئے کہ یہ قدرتِ خالق جواد ہے بیشک یہ لڑکا ولی مادرزاد ہے اور یہ خصلت خداداد ہے

روایت

لوگون نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ کو کب سے معلوم ہوا کہ مین ولی باخدا ہون فرمایا کہ جب مین پڑھنے کو مکتب کی طرف جاتا ملائکہ کو دیکھتا کہ پیش و پس میرے اہتمام کرتے ہوے چلتے ہین اور جسوقت مکتب مین پھونچتے ہین لڑکون سے کہتے ہین کہ ادب سے بیٹھو اور ولی خدا کو جگھہ دو اور ایک شخص کو دیکھا کہ اوس سے ہر ایک طفل مکتب استفسار کرتا ہے کہ یہ ذی وقار لڑکا کِسکا ہے کہ اِس قدر اِسکی تعظیم اور تکریم کرتے ہو وہ کہتا ہے کہ یہ ولی خدا اور محبوب کبریا ہے ربِ جلیل کے فضلِ جزیل سے عطا سخا رضا وفا تقرب تجذب تصرف تعرف ولایت کرامت تکرم تعظم مین

لاثانی اور بیبدیل ہوگا تب مجھکو معلوم ہوا کہ مین ولی خدا ہون
اور فرمایا کہ یہ رازِ نہان پس از مدتِ مدید مجھپر عیان ہوا کہ وہ
مخاطب بسوال ابدال وقت تھا٭

روایت

آپ فرماتے ہین کہ ایک دن ایامِ طفولیت مین عرفے کے روز
مین تن تنہا صحرا کی طرف تفریحًا چلا گیا اور ایک گاؤ کے پکڑنے کے
فراق مین دوڑتا پھرتا تھا کہ اوس گاؤ نے میری طرف دیکھہ کر کہا کہ
اے عبدالقادر مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ اے عبدالقادر
خدا نے اِسواسطے تمکو نہین پیدا کیا کہ ایسے لہویات مین اپنی اوقات
صرف کرو یہ کلام عبرت التیام اوس گاؤ کی زبان سے سُنکر
ترسان اور لرزان گھر مین آیا اور مادرِ غمخوار کے گوشۂ کنار مین قرار
پکڑا جب وہ خوف جاتا رہا اور ہوش بجا ہوے کوٹھے پر چڑھ گیا دیکھا کہ
حاجیون کا قافلہ بیت اللہ شریف کی طرف جاتا ہے یہ حال دیکھہ کر کوٹھے
سے اوترا اور والدۂ ماجدہ کی خدمت بابرکت مین بصد منت اور
لجاجت عرض رسا ہوا کہ اے مادرِ مہربان اگر آپ کی اجازت پاؤن
تو اِس قافلے کے ہمراہ بغداد کو جاؤن اور تحصیل علوم اور تکمیل لزوم
اور ملازمت علما اور مصاحبتِ فُقرا سے فیضیاب ہون جناب معظمہ
مکرمہ عزم بالجزم میرا دیکھہ کر رونے لگین اور مجبور ہوکر اجازت
دی اور فرمایا اَللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ شعر

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

اور چالیس دینار ترکۂ پدری سے لیکر میرے پیراہن کے گوشۂ دامن
مین سی دیے اور فرمایا کہ مین نے حق مادری اپنا اللہ کے واسطے تجھکو
بخشا مگر یہ وصیت میری بدل و جان یاد رکھنا کہ کبھی کوئی دروغ بات
مُنہ سے نہ نکالنا آور رخصت کرنے کو حتی الباب تشریف لائین اور چلتے
وقت یہ دعا مجکو عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ ہمکو اِس دعا کے
عمل کی اجازت موروثی حاصل ہے جس کسی کو کوئی سخت تر مشکل پیش
آئے اِس دعا کو بصدقِ ارادت و خلوص نیت ایک سو تینس[۱۳۳] مرتبہ
قرأت فرمائے اللہ تعالےٰ کی رحمتِ کامل سے اُمید واثق ہے کہ وہ
مشکل جلد تر آسان ہو جائے اور وہ دعا متبرک یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰہُ کَافِیْ قَصَدَتُ الْکَافِیْ وَجَدْتُ الْکَافِیْ لِکُلِّ الْکَافِیْ کَفَانِیَ الْکَافِیْ
وَنِعْمَ الْکَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ غرضکہ والدہ ماجدہ سے رخصت ہوکر قافلے
کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوا۔ جب ہمدان سے قافلہ آگے بڑھا ساٹھ[۶۰] قزاق
گھوڑون پر سوار سامنے سے نمودار ہوے اور تمام قافلے کو لوٹ لیا
مگر مجھسے کوئی معترض نہین ہوا جب وہ رہزن لوٹ پاٹ کر مطمئن ہوے
ایک قزاق میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آے درویش شکستہ حال
تیرے پاس بھی کچھ مال ہے مین نے کہا ہان چالیس دینار میرے
پیراہن کے دامن مین سیے ہین وہ مجھکو بہ لباس فقیرانہ دیکھ کر اور میری
بات کو واہیات سمجھ کر چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک اور قزاق آیا اور
اوسیطرح مجھسے پوچھنے لگا مین نے وہی بات راست براست بے کم و
کاست اوس سے بھی کہدی اور اوسکو بھی اِس کہنے کا یقین نہوا میرے

پاس سے چلا گیا مگر اپنے سردار سے یہ حال بیان کیا اوسنے مجکو بلایا جب
مین اوسکے پاس گیا دیکھا کہ وہ مال مغروقہ ہر ایک کو بحصۂ مساوی
تقسیم کر رہا ہے جب وہ اس سے فارغ ہوا مجھسے پوچھنے لگا کہ اے
طفل خرد سال تیرے پاس بھی کچھ مال ہے مین نے وہی جواب اوسکو بھی
دیا اور وہ دینار پیراہن کے دامن سے نکال کر اوسکے روبرو رکھدیے وہ
سردار یہ حال دیکھ کر متحیر ہو گیا اور مجھسے کہنے لگا کہ تو نے یہ راز مخفی کس
سبب سے آشکارا کیا مین نے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھسے عہد لیا
ہے کہ کبھی جھوٹ نہ بولنا اور مین اوسی عہد کا پابند ہون جھوٹھ کیونکر بولتا
وہ سردار یہ بات سنکر زار زار اشکبار ہوا اور کہنے لگا حیف ہے کہ تو اپنی
والدہ کے حکم کی ایسی پابندی کرے اور مین خالق دوجہان کے حکم کا
کچھ خیال نہ کرون اور بندگان خدا کو آزار دون تم سب گواہ رہنا مین
بصدق دل اس فعل بد سے اسی لڑکے کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہون اور کل مال و
اسباب مغروقہ قافلہ والون کو واپس کر دیا اور جملہ مورخون کا اتفاق ہے
کہ نام اوسکا احمد تھا بعد توبہ کے مع ہمراہیون آپکی بیعت سے مشرف ہوا
اور آپ کو بمنت و سماجت تمام بڑے احتشام اور احترام سے اپنے گھر لیگیا
اور اپنی دختر نیک اختر سے آپ کا نکاح کر دیا آپ بی بی صاحبہ کو وہین
چھوڑ کر بغداد شریف مین تشریف لے گئے اور بعد چندے اونکو وہین
بلوا لیا اور اول مرید آپ کا بھی احمد تھا اور فرمایا آپ نے کہ جس وقت
قصد کرتا ہون لہو و لعب کا ہمسنون کے ساتھ غیب سے آواز آتی ہے
کہ آ ہمارے پاس اے مبارک انفاس اور مین یہ آواز سنکر متحیر گھر کو بھاگتا

ہون اور گوشۂ دامانِ مادرِ مہربان مین جاکر چھپتا ہون ؎

روایت

شیخ علی بن ہیتی ناقل ہین کہ نہ دیکھا اور نہ سُنا کسی ائمہ اشیاخ کو اکثر الکرامات شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہ ہر وقت اور ہر دم صدہا کرامات اور خوارقِ عادات اون سے ظاہراً اور باطناً قولاً اور فعلاً ظاہر اور باہر ہوا کرتین ؎

روایت

شیخ ابو مسعود بن ابی بکر حنبلی اور شیخ ابو عمر عثمان صریفنی سے منقول ہے کہ نقود کرامات شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ عقد منضود تھے مثل لآلیِ آبدار رشتۂ تحریر مین گندھے ہوے اور شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین کہ کَانَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ سُلْطَانَ الطَّرِیْقِ الْمُتَصَرِّفَ فِی الْوُجُوْدِ عَلٰی التَّحْقِیْقِ وَکَانَتْ لَہُ الْیَدُ الْمَبْسُوْطُ مِنَ اللّٰہِ فِی التَّصْرِیْفِ وَالْفِعْلِ الْخَارِقِ الدَّائِمِ اور امام عبداللہ یافعی کہتے ہین کَرَامَاتُہٗ بَلَغَتْ عَنْ حَدِّ التَّوَاتُرِ وَمَعْلُوْمٌ بِالْاِتِّفَاقِ مَا بَلَغَ مِثْلُھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الشُّیُوْخِ الْاٰفَاقِ ۵ اور ظاہر اور باہر ہونا اقسام اقسام کی کرامتون اور برکتون اور انواع انواع خوارق عادتون کا علی الاتصال اور علی الدوام خاص و عام مین بقصد و ارادۂ مطلق واسطے ظاہر ہونے دعوی برحق کے جیسے تصرف کرنے خلق کے ظاہرون اور باطنون مین اور حکم جاری کرنے جنون اور آدمیون اور حیوانون اور زمان و مکان اور زمین و آسمان مین

اور واقف ہو جانے چھپی ہوئی چیزون اور کامون اور باتون سے
اور آگاہ کر دینے دلون کے وسوسون اور ارادون اور خطرون سے
اور مطلع ہونے مافی البطون ملک اور ملکوت یعنے ماہیت اسماے
اور ظاہر کرنے حقیقتون جبروت کے کہ حقیقت مراتب صفات محمدیہ
ہے اور ظاہر کرنے اسرار لاہوت کے کہ عالم ذات الٰہی میرا مقام
فنا فی اللہ ہے اور عطا ہونے نعمات غیبیہ اور تحفجات لاریبیہ کے
اور سخت گردش اور اولٹ دینے حوادثات اور ہستیات اور ارادات
آدمیون اور طبیعتون اشیا اور اودیات اور ادعیات کے اور
متصف ہونے ساتھ صفتون امانتون اور زندہ کرنے مُردون اور
شفاے کامل اور عاجل دینے جذامیون اور اندھون اور صاحب
امراض مُہلکون کے اور ہوا پر اوڑنے اور پانی پر سیر کرنے اور طلب
کر لینے اشیاے غیبیہ کے اور راست براست خبر دینے زمانہ ماضی اور مستقبل
کے جو آپ سے منقول اور مذکور ہین زبان اوسکی تقریر سے قصور
اور قلم اوسکی تحریر سے مجبور ہے اور کتب مشائخین متقدمین اور
متاخرین خصوصًا تصانیف امام عبد اللہ یافعی اور شیخ شہاب الدین
سہروردی وغیرہم اوس سے مبین اور مزین ہین اور زمانہ خاص اقدس
مین جس مشائخ وقت نے کشفًا یا اعلامًا آپ کے حفظ قعود اور حزم
حدود اور فضائل محمود اور خصائل مسعود کی جو خبرین دی ہین اور
آپ کی عظمت تکریم اور وقعت تعظیم اور رفعت مکان اور شوکت
شان اور طلاقت بیان اور براقت لسان خصوصًا اس کلام معجز نظام کے

قَدَمِی عَلیٰ رَقبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ۵ لفظاً یا معناً جو تشریحین کی ہین اندازہ
افہام اور اقلام سے خارج ہین بالاجمال زبدۃ الابرار منتخب بہجت الاسرار
مین مفوض تحریر ہین آور شرائف اخلاق مین آنحضرت ایک نسخہ تھے
اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور مجموعہ تھے اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ
کے اور باوصف اِس جلالت اور عُلوِّ منزلت کے ضعیفون سے اُلفت
اور فقیرون سے رغبت آور بزرگون کی عظمت آور خردون کی وقعت
آور غریبون کی عزت آور محتاجون کی دعوت اور عاجزون کی خدمت
کرتے آور امیرون اور مغرورون آور دنیا دارون اور بدوضعون اور
خلاف طریقون سے نفرت رکھتے اور آبتدا بسلام فرماتے اور طلبہ سے
ہمکلام رہتے اور اون کے زلاتؔ اور تقصیرات پر صبر کرتے اور اپنے علم
اور کشف کو چھپاتے اور جو شخص آپ کے روبرو جھوٹی قسم کھاتا درگذر فرماتے
اور مہمانون اور ہمنشینون سے خوشخو اور کشادہ رو رہتے آور اہل عصاۃؔ اور
عتاۃؔ سے دُور بھاگتے اور اُمرا اور وزرا کے گھر نجاتے آور حُسنِ خلق اور شرف
خلق اور ضیاے قلب اور صفاے نفس اور ربطِ احباب اور ضبط آداب
اور حفظ حدود اور ایفاے عہود مین کسی مشائخ ہم عہد اور ہمعصر سے
مشابہت اور مشارکت نرکھتے شعر

بیشک وہ ذاتِ خاص ہی اوس غوث پاک کی — بوباس جسمین چھوٹ گئی اشتراک کی

روایت

منقول ہے کہ ایک روز وہ لقمانِ زمان اور عیسیٰ دوران گوشۂ مکان
مین مشغول بہ انتساخ تھے یکایک چھت سے کچھ خاک آپ کے ملبوس پاک پر

گری سر مبارک اوپر اوٹھاکر جو دیکھا تو ایک جوہا نظر آیا کہ چھت کو کھود رہا
ہے برق نظر انور کی خنجر کے اوس بدگہر زشت سیر پر پڑتے ہی ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر زمین پر گر پڑا آپ یہ حال ابتر اوسکا دیکھ کر سخت مضطر
ہوے راوی نے التماس کیا کہ اے اشرف الناس اسوقت آپ کو
کس بات سے ہراس ہے فرمایا مجھکو یہ وسواس ہے کہ کسی برادر حق شناس
کو خدا نخواستہ یہ ضرر نہ پھونچے

روایت

منقول ہے کہ ایک دن وہ قدسی نژاد فرشتہ خو عصر کے وقت لب جو
بیٹھے وضو کر رہے تھے کہ ایک طائر تیز پر نے اوپر سے آپکی دستار اطہر پر
بیخال کر دی آپ نے سر اوٹھا کر جب اوسکی طرف دیکھا فی الفور شمشیر نظر
کے پڑتے ہی وہ طائر دو پارہ ہوکر زمین پر گر پڑا اور دستار کو سر سے
اوتار کر طاہر کیا اور خادم کو دے کر فرمایا کہ اسکو بازار مین بیچ کر فقرا پر
تصدق کر کہ یاداشت اوسکی یہی ہے

حکایت

روایت ہے کہ ایک بار وہ عارف باللہ بقصد زیارت بیت اللہ گھر سے
تشریف لے چلے جب حلیہ مین پھونچے خادمون سے فرمایا کہ اس موضع مین
ایسا مکان ہمارے رفع مایحتاج کے واسطے تلاش کرو کہ اوسکے مالک سے
بڑھکر اس دیہہ مین اور کوئی بشر بے زر اور محتاج نہو اعیان اکابر دیہہ یہ حال سنکر
مضطر خدمت عالی درجت مین حاضر ہوکر عرض رسا ہوے کہ اے والا قدر
اس موضع مین ہم لوگون کے عمدہ عمدہ گھر مین قدم رنجہ فرما کر

اونمین قیام کیجیے اور سعادت ابدی اور مفاخرت سرمدی کا ہمکو انعام دیجیے
آپ نے قبول فرمایا اور خادمون نے بتلاش تمام تر اوسی طرح کا ایک گھر
بہم پہونچایا کہ اوسمین ایک پیر ضعیف مع اپنی ضعیفہ اور ایک دختر نابالغ
بے شوہر محتاج اور بے زر فاقون کا خوگر بحال ابتر گذر اور بسر کرتا تھا اوس
گھر کو آپ نے پسند فرماکر فروکش ہوے اور جس قدر مال اور اسباب اور زر
ارباب دیہہ نے بطریق نذر آپ کے پیشکش کیا سب اوس منبع جود و سخا نے
اوس عاجز اور بینوا کو بخشدیا آپ کی عنایت کی بدولت وہ ایسا تونگر اور دولتمند
ہو گیا کہ جملہ متمولان دیہہ سے گوے سبقت لیگیا شعر

کریم سائل خود را غنی کند یک بار | دوبارہ لب نکشاید صدف بابرہا

روایت

منقول ہے کہ ایکبار ایک تاجر مالدار مشہور روزگار دربار فیض آثار مین دولت
حضار سے مفتخر اور کامگار ہو کر بحضور موفور السرور یہ عرض رسا ہوا کہ اے مقبولِ
کردگار اگرچہ مین مال بیشمار رکھتا ہون مگر اوسکی زکوۃ نہین دیتا ہون اب
چاہتا ہون کہ اوس مال کو تمام و کمال براہ ایزد متعال تصدق کرون لیکن مستحق اور
غیر مستحق کو نہین جانتا ہون فرمایا اگر تو مستحق اور غیر مستحق پر تقسیم کریگا تو خداوند کریم
تجھکو وہ چیزین عطا فرمائیگا کہ جسکا تو مستحق اور غیر مستحق ہے شعر

ای شرع را بگوہر پاک تو افتخار | دین یافتہ ز راے رفیع تو اقتدار

روایت

منقول ہے کہ ایک روز اوس سرچشمہ فضل و کمال نے دیکھا کہ ایک فقیر دلگیر
پریشان حال شکستہ بال گوشہ صحرا مین بیٹھا بے اختیار اشکبار ہے

آپ نے پوچھا کہ اے عاجز ناچار تو کس بلا مین گرفتار اور کون سی چیز کا طلبگار ہے وہ عرض گذار ہوا کہ اے حاجت روائے روزگار آج مین بقصد عبور دریا پر گیا ملاح نے مجھے مفلس دیکھ کر کشتی پر چڑھنے ندیا مین مجبور ہو کر پلٹ آیا ہنوز یہ کلام اوسکا اختتام کو نہ پھونچا تھا کہ ایک شخص باوقار ذی احترام اونیس ۱۹ دینار لیکر اوسی مقام پر پھونچا اور شرفِ ملازمت سے شادکام ہو کر وہ دینار آپ کے نذر کیے اور آپ نے وہ سب اوس بیچارے کو مرحمت فرمائے اور ارشاد کیا کہ انکو لے اور جا کر ملاح کو دے اور دریا پار سے اوتر کر اپنے گھر کی راہ لے شعر

البشش فوارۂ آب حیات ست	زجودش روح را در تن ثبات ست

اور بعض مشائخ عظام آپ کے اوصافِ کرام یون زیب تحریر فرماتے ہین کان الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ طاہر الوضاءۃ دائم البشر کثیر البہاء شدید الحیاء رحب الجناب سہل القیاد کریم الاخلاق طیب الاعراق عطوفا رؤفا شفوقا مکرم الجلیس و بسیط اذا راہ مھموما وما رایت ابین لسانا ولا لفظا منہ اظہرہ اور بعض عرفائے خوش تقریر نے آپ کے اوصاف یون تحریر کیے ہین کان سید الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سریع الدمعۃ شدید الخشیۃ کثیر الھیبۃ مجاب الدعوۃ کریم الاخلاق طیب الاعراق ابعد الناس عن الفحش واقرب الناس الی الحق شدید الباس اذا انتھکت محارم اللہ تعالی لا یغضب لنفسہ ولا ینتصر لغیر ربہ ولا یرد سائلا ولو باخذ ثوبیہ کان التوفیق رائدہ والتائید معاضدہ والعلم مھذبہ والقرب مؤدبہ والخطاب مشیرہ والحظ سفیرہ والانس ندیمہ

وَالْبَسْطُ نَسِيْمُهٗ وَالصِّدْقُ رَابِطَةٌ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتُهٗ وَالْحِلْمُ صَاعَتُهٗ
وَالذِّكْرُ وَزِيْرُهٗ وَالْفِكْرُ سَمِيْرُهٗ وَالْمُكَاشَفَةُ غِذَاؤُهٗ وَالْمُشَاهَدَةُ
شِفَاؤُهٗ وَاٰدَابُ الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرُهٗ وَاَوْصَافُ الْحَقِيْقَةِ سِرُّهٗ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ جَمِیْعِ الصَّالِحِیْنَ وَعَنْ مُحِبِّیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ۵۵

روایت

شیخ ابو عبداللہ ہروی ناقل ہین کہ چالیس سال مین اوس سرچشمہ
فضل وکمال کی خدمت فیضدرجت مین رہا ہمیشہ آپ عشا کے وضوے
صبح کی نماز پڑھتے اور ہر وقت باوضو رہتے اور بعد وضو کے دو رکعت
نماز نفل پڑھتے اور بعد فراغ نماز عشا کے خلوت مین تشریف لیجاتے اور
صبح تک برآمد نہوتے اور اول وقت نماز پڑھتے بعد اوسکے ذکر مین مشغول
ہوتے جب ثلث شب گذر جاتی ارشاد فرماتے اَلْمُحِیْطُ الْعَالِمُ الْحَسِیْبُ
الْفَعَّالُ الْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ اور ہوا مین اوڑتے اور نگاہ سے غائب ہوجاتے
تھوڑی دیر کے بعد نماز مین مشغول ہوتے اوسکے بعد قرآن شریف کی تلاوت
کرتے اور جب ایک حصہ رات باقی رہجاتی سجدے طول وطویل کرتے
اور روے مبارک زمین پر رکھتے اور مراقبہ اور مشاہدہ مین طلوع فجر تک
رو بہ قبلہ بیٹھے رہتے اور نماز صبح پڑھکر دعا اور عجز مین مشغول ہوتے اوسوقت
انوار الٰہی آپ کو ایسا چھپا لیتے کہ اگر کوئی شخص اوسوقت آپکو دیکھتا چھول البصر
ہو جاتا اور اکثر خلوت مین آواز السلام علیک کی آتی اور آپ وعلیکم السلام کا
جواب دیتے اور فضائل اور خصائل واضح الدلائل آپکے مریدون اور معتقدون
کے بیحد اور بیشمار ہین ازانجملہ یہ چند خصائل حمائل گلوے تحریر ہوتے ہین اسواسطے کہ

لآلی دلپذیر خصائل ارباب فضائل کے سامعین کے دلون کو مجلّی اور پُرنور کرتے ہین

حکایت

آپ کے مریدانِ سعید سے ایک مرید نے حضرتِ سرورِ کائنات مفخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ اے حبیبِ خُدا شفیعِ روزِ جزا اس ناسزا اور بینوا کے حق مین دعا کیجیے کہ خاتمہ میرا آپکی رسالتِ والا کی شہادت اور وحدانیت ربِّ علا کی صداقت پر ہو فرمایا ایسا ہی ہو لیکن شیخ تیرا عبد القادرؒ ہے اور یہ حکم اوسی صاحبِ رشد پر صادر ہے اور یہی کلمہ مکرر زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا اگرچہ یہ حکایت طول وطویل نہایت دلپذیر اور بغایت خوش تقریر ہے لیکن اس مقام پر بنظرِ اختصار اِسی مقدار پر مفوضِ تحریر ہے

روایت

ائمہ مشائخ قدس اللہ اسرارہم سے منقول ہے کہ فرمایا آپ نے ضامن ہون مین اپنے مریدون کا قیامت تک کہ نہ مرے کوئی بغیر توبہ کے اور کسی مشائخ نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت جسنے نہ آپ سے بعیت کی ہو اور نہ دستِ مبارک سے خرقہ پہنا ہو لیکن آپ کی ارادت اور عقیدت سے نامزد ہو گیا شمار کیا جاویگا وہ آپ کے مریدون اور اون کے فضائلون مین فرمایا کہ جسنے نامزد کیا اپنے تئین مجھسے اوسکو حق تعالیٰ فائز کرتا ہے توبہ اور اپنی رحمت اور مغفرت سے اگرچہ وہ کسی طریق معیوب پر ہے مگر میرے احباب اور اصحاب مین محسوب ہے اور جناب رب الارباب نے میرے احباب اور اصحاب نیک سرشت سے وعدہ کیا ہی بہشت کا اور فرمایا اَلْبَیْضَۃُ مِنَّا بِاَلْفِ دَالْفَرُوْخ لَا یَقُوْمُ

اور فرمایا کہ معبود احد نے مجھکو ایک سند لکھدی ہے اور جس قدر نام میرے مریدون اور خادمون کے ازل سے ابد تک اوسمین مرتسم اور منقد ہین وہ سب برحمت ومغفرت رب ودود موعود ہین

روایت

منقول ہے کہ ایک روز اوس مہر جہان افروز نے مالک خازن دوزخ سے پوچھا کہ میرے مریدون سے کوئی مرید تیرے پاس ہے اوسنے کہا کہ کوئی نہین اور فرمایا کہ قسم ہے مجھکو ایزد بیہمال کی عزت اور جلال کی کہ دست حمایت میرا میرے مریدون اور معتقدون پر مثل آسمان کے ہے زمین پر اگر مرید میرا جید نہین مین تو جید ہون اور قسم ہے مجھکو معبود مسجود کی کہ نجاؤنگا اپنے خالق برحق کے روبرو سے قیامت کے دن جب تک اوس سند کے مطابق جو میرے پروردگار نے مجھکو لکھدی ہے گن گن کر ساتھ نہ لے لونگا اپنے جملہ مریدون اور معتقدون کو اور اگر مرید میرا مشرق مین ہو اور اوٹھ گیا ہو اوسکی عفت کا حجاب اور مین مغرب مین ہون پس ڈالدون اوسپر پردہ۔

روایت

عدی بن مسافر فرماتے ہین کہ جس مشایخ کا مرید مجھسے خرقہ طلب کرے فوراً حوالہ کرون اور کسی امر کا ملاحظہ نہ کرون سواے مریدان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کہ وہ خود غرق دریاے رحمت ہین اور کوئی دریا کو چھوڑ کر سقایہ مین نہین آتا ہے اور فرمایا آپ نے اگر مین زمانہ منصور حلاج مین ہوتا بیشک اوسکی دستگیری کرتا اور اوس لغزش سے اوسکو باز رکھتا اور وہ اوس نوبت کو نہ پھونچتا اور دستگیری کرتا ہون مین اپنے مریدون کے

مرکبون کی جنکا پاؤن لغزش کرتا ہے اپنی جگہہ سے اور میری طرف سے ایک ایک بادشاہ ہے ہر مملکت مین مخالفت سے پاک اور ایک ایک خلیفہ ہے ہر ولایت مین معزولیت سے بے باک اور فرمایا کہ خدا سے جس چیز کو طلب کرو میرے وسیلے سے مانگو اور فرمایا جو شخص استعانت چاہے مصیبت مین مجھسے دُور ہو جاتی ہے وہ کربت اوس سے اور اگر منادی کرے کوئی میرے نام سے کسی شدت مین سلب ہو جاتی ہے وہ آفت اوسی مین اور جو کوئی وسیلہ کرتا ہے مجھکو جناب احدیت مین رفع حاجت کیواسطے بر آتے ہین جملہ مطلب اوسکے اور فرمایا جو شخص دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار اور درود بھیجے رسول مختار پر گیارہ بار اور پکارے مجھکو میرا نام لے کر گیارہ بار اور گیارہ قدم چلے طرف عراق کے اور عرض کرے حاجت اپنی بارگاہ رب العزت مین بہ لجاجت دُور ہو جاتی ہے کثافت اور بر آتی ہے حاجت اوسکی

روایت

شیخ احمد مغربی ملقب بہ گنج بخش شکر اپنے رسالۂ عربیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ اکثر اوقات وہ سرچشمۂ کرامات یہ شعر زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کرتے شعر

أفلت شموس الأولين وشمسنا	أبدا على أفق العلى لا تغرب

یعنی غروب کیے گئے آفتاب اولیای اولین کے اور آفتاب میرا بلند کیا گیا افق معرفت الٓہی پر کہ قیامت تک نہ غروب ہوگا

روایت

لطائف لطیفہ شیخ کمال الدین مین حوالہ تحریر ہے کہ جب کارگذاران قضا و قدر نے

حسب الحکم خالق لم یزل بروز ازل جملہ ارواح انبیاء عظام اور اولیاے کرام
اور جماعۂ خاص و عام ذریت حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
پیشگاہ بارگاہ خداوند ملک العلام مین حاضر لائے اور اون سے تین
صفین یون مرتب کین کہ صف اولی مین ارواح انبیاء و مرسلین اور صف
ثانی مین ارواح اولیاء کاملین اور صف ثالث مین ارواح مخلوقین
کلہم اجمعین اوسوقت روح پرفتوح حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی صف اولی مین صف ثانی سے بمقتضاے
شرافت ابدی اور نجابت سرمدی بار بار آکر داخل اور شامل ہوتی اور
ملائکہ پھر اوسکو پھیر کر صف انبیاء سے صف اولیا مین داخل کرتے مگر وہ
روح اقدس اس صف مین ہرگز قرار نہ پکڑتی آخرالامر بہ مجبوری تمام تر
ملائکہ کی جانب سے حضور رحمت گنجور حضرت خاتم النبوت مین استغاثہ کی
نوبت آئی آپ نے بہ شفقت پدری اور نسبت جگری اوس رفیع الدرجت
اور وسیع العظمت حق نہاد سے یہ بات ارشاد فرمائی کہ اے چشم چراغ بصر
واے جگر گوشۂ پدر آج تیری جا بحکم خداوند کبریا صف اولیا مین مقرر ہے
فرحہ ہو تجھکو کہ قیامت کے دن جگہ تیری اے فرزند مسعود مقام محمود مین
میرے خاص پہلو مین ہو گی ابیات

اے مظہر شان کبریائی	وے یوسف مصر دلربائی
سویم نگہے کن اے ملک رو	خو کردہ ناز خودنمائی
روے دو جہان ز تو منور	اے شمع حریم مصطفائی
ہر کس کہ ترا بچشم سر دید	دل داد و جگر برو نمائی

روایت

منقول ہے کہ جب حضرت ختم النبوۃ نبی الرحمت شب معراج مین عرش برین کی آغوش قربت مین تشریف لائے اور اوسکی رفعت اور عظمت دیکھ کر تشویش مین آئے فوراً ایک جوان ذیشان کی روح پرفتوح نے بخشوع وخضوع حاضر ہوکر گردن اپنی زیرقدم اکرم جھکا دی اور یون عرضہ گذار ہوئی کہ اے رحمت عالم شفیع امم قدم میمنت توام اپنا اسپر رکھکر عرش پر جلوہ گر ہوجیے اور مفاخرت دوجہانی سے مجھکو مشرف کیجیے

شعر

سرزیر قدمت بہ کہ سر تاج منت ✻ چشم بد دور کہ امشب شب معراج منست

غرضکہ وہ سرور انبیا اور مفخر اصفیا اوس دوش انور پر قدم اطہر اپنا رکھکر عرش برین تشریف لے گئے اور یون ارشاد فرما ہوئے کہ اے روح فرخندہ فرجام تیرا کیا نام ہے اوسنے ادب سے سر جھکا لیا اور کچھ جواب ندیا غیب سے آواز آئی کہ اے سرمایۂ ناز دلربائی یہ فرزند ارجمند تیرا عبد القادر ہی ملقب بہ محی الدین جبکہ دین متین تیرا مشرکین لعین کے مکائد سے مردہ ہو جائیگا اوسکو یہ پسندیدۂ جناب کبریا پھر زندہ فرمائے گا حضرت نے یہ بشارت فیض اشارت بگوش حق نیوش سماعت فرماکر ارشاد کیا کہ آج قدم میرا تیری گردن پر ہے اور کل قدم تیرا تمام اولیا کی گردنون پر ہوگا جو اوسکو بخوشی اقبال کرے گا نعمت کرامت سے مالامال اور جو اہمال کریگا دولت ولایت سے پامال ہوگا۔ اور سفینۃ الاولیا مین یون منقول ہے کہ روح پرفتوح حضرت غوث پاک نے بہ اشتیاق ملازمت صاحب خطاب مستطاب لولاک لما خلقت الافلاک

شب معراج کو اپنے مقام سے پہونچا اور بملازمت حضرت خیر الانام شادکام ہوکر قدم اطہر کو اپنی گردن پر رکھا اور عرض کیا کہ اے افضل البشر اسپر قدم مبارک رکھکر عرش برین پر جلوہ گزین ہو جیئے اوسکے مطابق وہ خیر الخلائق اوسپر قدم رکھکر عرشِ اعلیٰ پر رونق افزا ہوے اوسوقت بارگاہِ خداوند مقدس سے حکم اقدس نافذ ہوا کہ اے باعثِ ایجاد دوکون تو جانتا ہے کہ یہ روح کون ہے اور کیا اسکا نام ہے آپ نے التماس کیا کہ اے الہ الناس تو عالم الغیب اور حقیقت شناس ہے جواب آیا کہ یہ سعادتمند ازلی اولاد حسن بن علی سے ہے عبد القادر نام احیاے دین اسکا کام ہے اور مرتبہ ولایت اور محبوبیت سے شادکام حضرت خیر الانام یہ مژدہ فرحت التیام سنکر شکر خداوند ملک العلام بجا لائے اور اوس روح عالی صفات سے یہ کلمات ارشاد فرمائے کہ تو خدا کا محبوب اور جملہ عالم کا غوث ہے آج قدم میرا تیری گردن پر اور کل قدم تیرا کل اولیا کی گردن پر ہوگا

روایت

منقول ہے کہ جب وہ مقبولِ خدا پیدا ہوئے نشانِ قدم حضرت سید الورا خواجہ ہر دوسرا مثل مہر نبوت کے آپکے دوش سے ہم آغوش تھا رباعی

ای خوشا دم کہ بروے تو نظر باز کنم
خویش را گرم نیازت کنم و ناز کنم
ای خوشا روز کہ در بزم وصال از سر ناز
حالِ من پرسی و من بیخودی آغاز کنم

روایت

حرز العاشقین مین مفوض تحریر ہے کہ شیخ ابوبکر بن ہزار قدس سرہ اکثر اپنی مجلس مین ارشاد فرماتے کہ قرن خامس مین شیخ عبد القادر دار الامان شہر جیلان مین پیدا ہونگے تمام عالم اونکے قدم اکرم اور خلق اعظم سے غیرت گلزار ارم ہو جائیگا

روایت

شیخ الانام فرید العصر وحید الدہر شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مذکور مین لکھتے ہین کہ جب زمانہ آپکی ولادت باسعادت کا قریب پہونچا بڑے بڑے اولیاے کبار اور مشائخ ذی وقار اور فقراے نامدار آپکی ولادت باسعادت کا اپنی اپنی مجلسون مین بوفور بہجت وسرور مذکور کرنے لگے اور لطف قادریہ مین شیخ ابو محمد شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مقبولِ خلّاق مُلکِ عراق مین پیدا ہونگے نامِ نامی اونکا عبد القادر اور مقام گرامی اونکا اشرف البلاد شہر بغداد ہوگا اور صحائف لطائف ابن بخار مین مرقوم ہے کہ شیخ ابو احمد بن علی بن موسی الجونی اپنی صحبت مین یہ کلمات فرحت آیات اکثر ارشاد فرمایا کرتے کہ ایک فرزند ارجمند سرمایۂ سعادت خاندانِ سیادت سے بصد شرافت اور نجابت بہزاران جاہ وحشم قریب تر ملکِ عجم مین پیدا ہوگا اور تمام عالم اوس شمع جمال جہان آرا پر پروانہ وار شیفتہ اور بیقرار رہے گا اور وہ نور البصر خلعتِ قطبیّت اور غوثیّت اور محبوبیت سے مخلع اور زیورِ افاضات اور کمالات اور حسنات سے مجلّی ہوگا

روایت

زبدۃ الابرار مین مذکور ہے کہ ایک دن چند درویش صفا کیش شیخ علی بن وہب کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے شیخصاحب نے اون سے پوچھا کہ تم کسطرف سے آتے ہو اور کس شہر مین رہتے ہو اور کدھر جاتے ہو اونھون نے عرض کیا کہ ہم ملکِ عجم کے غریب بندے اور شہر جیلان کے باشندے ہین فرمایا اِنَّ اللّٰہ نوّر وُجُوھَکُم بِظُھُورِ رَجُلٍ مِّنکُم قَرِیبٌ مِّن فَضلِ اللّٰہِ تعالٰی اِسمُہٗ عَبدُ القادِر وَمَظھَرُہٗ فِی العِراقِ وَمَسکَنُہٗ فِی البَغدادِ یَقُولُ قَدَمِی

هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ اَوْلِيَاءِ اللهِ دِيُقِرُّهٗ اَوْلِيَاءُ عَصْرِهٖ بِاَمْرِ اللهِ تَعَالٰى شَانُهٗ وَجَلَّ جَلَالُهٗ

روایت

مناقب غوثیہ مین شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے منقول ہے کہ جسوقت
وہ محبوب خدا پیدا ہوئے غیب سے یہ پانچ کرامات عجیب وغریب اوس
پاک ذات سے ہویدا ہوئین اوّل یہ کہ اوس رات کو کہ آپ رونق افروز ایں
شش جہات کے ہوئے حضرت سرور کائنات مفخر موجودات باجماعۂ اصحاب و
احباب مع جناب ائمۂ اطیاب بصد فرحت ومسرت آپکے والد ماجد جناب سید ابی صالح
موسی کے پاس عالم خواب مین تشریف لائے اور یہ کلمات معجز آیات بشارتاً ارشاد
فرمائے کہ اے نور البصر تجھکو خالق اکبر نے وہ پسر عالی گہر فرخ سیر عطا فرمایا ہے
کہ تمام خاصان خدا سے گوے سبقت اور شفقت لیجائیگا اور زمرۂ اولیا مین
مجھسا رتبہ دنیا اور عقبیٰ مین پائیگا دوسری یہ کہ جس شب کو وہ مہر انور
بطن مادر سے اس عالم مین ہویدا ہوئے گیارہ سو لڑکے شہر جیلان مین پیدا ہوئے
اور سب ولایت وکرامت سے معزز اور مفتخر ہوئے تیسری یہ کہ مبشر غیب نے
عالم رویا مین آپ کے والدین شریفین کو یہ بشارت فیض اشارت سنائی کہ
تمام اولیاے روے زمین اوّلین اور آخرین اس مقتداے دین متین اور محبوب
رب العالمین کی دل وجان سے اطاعت کرینگے اور اسکا قدم اکرم اپنی اپنی
گردنون پر رکھین گے اور اوسکی برکت سے بانواع مفاخرت معزز اور فائز ہونگے
اور جو اوس سے انکار کرے گا قہر ایزد جبار مین گرفتار ہوگا چوتھی یہ کہ نقش قدم رحمت
توام رسول اکرم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے شانہ مسعود پر مثل مہر نبوت کے
موجود تھا پانچوین یہ کہ آپ شب غرۂ رمضان المبارک کو متولد ہوے دن بھر

روزہ رکھتے افطار کے وقت ماں کا دودھ نوشجان فرماتے

روایت

مناقب معراجیہ مین ہے کہ جسوقت آپ پیدا ہوے روے انور آپ کا ایسا نور تھا کہ کسی فرد بشر کی یہ مجال نہ تھی کہ اوس سے ہمنظر ہوتا اور بے تکلف دیدۂ دیدار طلب کو منور کرتا اور آپ کی ذات مجموع الصفات مین خلق محمدی حسن یوسفی شوکت موسوی اور حکمت عیسوی اور صداقت صدیقی اور معدلت فاروقی اور سخاوت عثمانی اور شجاعت حیدری مجتمع تھی

روایت

فرمایا آپ نے کہ زہے نصیب اوسکے کہ جسنے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور حیف ہے اوسپر کہ جسنے میرے زمانہ حیات مین مجھکو ندیکھا اشعار

وائے محرومی ندیکھا وہ جمال ؎ غم مین جسکے جسم ہے شکل ہلال ؎
مرغ دل کو ہے اسیری کی ہوس ؎ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اُن زلفون کا جال

روایت

انیس القادریہ مین مفوض تحریر ہے کہ جب آپ تولد ہوے سن شریف آپکی والدہ ماجدہ کا ساٹھ برس کا تھا اور یہ زمانہ اولاد کی طرف سے محض یاس کا ہے اور یہ آپکی ذات بابرکات کی تاثیر تھی اور والدہ معظمہ آپکی تمام نسوان عالم مین بڑی عابدہ اور زاہدہ صالحہ اور اکملہ اور بڑی صاحب توقیر اور عدیم النظیر تھین

روایت

بدایۃ الاحوال مین مذکور ہے کہ ایک روز وہ محبوب جناب کبریا دایہ کے کنار مین استراحت فرماتے تھے یکایک مثل شہباز نظر پرواز کر کے ہمسر مہر انور ہو گئے اور

چرخ وار چکر مارنے لگے یہ قدرتِ باری کا تماشا دیکھ کر وہ بیچاری دائی دل
مین سخت گھبرائی اوسوقت بے اختیاری سے کوئی بات اوس سے بجز اسکے
بن نہ آئی کہ جناب مجیب الدعوات مین بتضرع وزاری آپکی واپسی کے لیے
رجوع لائی اور بعنایتِ کبریائی فوراً اوسکی اُمید بر آئی کہ آپنے بخیر و عافیت
وہان سے مراجعت فرمائی اور دایہ نے مصلحتاً یہ بات ہر ایک سے چھپائی کہ
کبھی مذکور اوسکا زبان پر نہ لائی جب آپ جیلان سے بغداد کو تشریف لے گئے
آخر آپ کی مفارقت سے وہ دائی ایسی گھبرائی کہ گھر مین تاب مقاومت کی
نہ لائی اُفتان وخیزان خدمت عالی درجت مین حاضر آئی جب صعوبتِ سفر سے
اوسنے تسکین پائی اوس گلِ خندان گلستانِ رعنائی اور سرو روان چمنستانِ
دلربائی سے ایکروز یہ ذکر درمیان مین لائی کہ اوس رازِ پنہان کی کچھ
حقیقت اور کیفیت کہ آپ میری کنار سے بسوے فلکِ دوّار پرواز کنان
ہوئے تھے بخدا آجتک میری فہم مین نہ آئی اوسکے جواب مین آپ نے یہ بات
ارشاد فرمائی کہ مین اوسوقت صغر سنی سے تحمل تجلیاتِ جمالی ذوالجلالی کا نہو سکتا
تھا بیتاب ہوکر پرواز کرتا تھا اب ربّ متعالی نے مجھکو وہ ظرفِ عالی عطا
فرمایا ہے کہ اگر ہزار تجلیات جمالی اور جلالی مجھپر جالی ہون زنہار اپنی جگہ سے
ہلائے نہ ہلون اور اپنے مقام سے ٹالے نہ ٹلون

روایت

التباس الانوار مین ابو عبداللہ محمد بن خضر قدس سرہٗ اپنے باپ سے نقل
کرتے ہین کہ وہ تیرہ ۱۳ برس کامل اوس سلطان دادرس کی خدمت فیضدرجت
مین بعہدہ خادمیت معزز اور مفتخر رہے مگر کبھی نہ دیکھا کہ مگس پاسپش جسمِ اقدس

یا جامۂ مقدس سے مَس کر جاتی اور آپ لباس عالمانہ زیب تن کرتے اور بہت بیش قیمت کپڑا پہنتے اور اونٹ پر سوار ہوتے اور بلند منبر پر بیٹھکر وعظ کہتے اور جو لوگ قسم طلا اور نقرہ سے کوئی چیز آپ کے واسطے لاتے اوسکو زیر مصلا رکھوا دیتے اور دستِ مبارک سے نہ چھوتے خادمون سے فرماتے کہ اسکو اوس بقال کو دیدو کہ جس سے غلّہ مہمانون کے واسطے قرض لیا کرتے ہم اور کچھہ زمین وجہ حلال سے آپ کے قبضے مین تھی بعض خدما آپکے اوسمین اپنے ہاتھ سے کشتکاری کرتے اور جو غلّہ اوسمین پیدا ہوتا اوسکو بحفاظت تمام آپ کے قوتِ خاص کے صرف کے واسطے رکھہ چھوڑتے اور چار روٹیان ہر روز اوسکی غلّہ کے آٹے سے بطہارت تمام پکا کر آخر دن مین آپکے روبرو لاتے آپ ایک روٹی حاضرین پر تقسیم کرتے اور تین روٹیان خود تناول فرماتے اور جو کوئی قسم نقد وجنس سے کچھہ چیز بطریق نذر آپ کے پیشکش کرتا بخوشی قبول فرماتے اور اوسکے عوض مین آپ بھی کوئی چیز اوسکو دیتے اور بادشاہ اور اُمرا کی ملاقات محض خرافات سمجھتے اور اونکی تعظیم کو نہ کھڑے ہوتے اور نہ کسی جاہ وحشمت والے کے دروازے پر جاتے اور نہ اوسکا بھیجا ہوا کھانا کھاتے اگر کوئی امیر یا وزیر یا بادشاہ آپ کے درِ دولت پر آتا اوسکی خبر آنیکی سُنکر اندر تشریف لیجاتے پھر برآمد ہوکر اوس سے ملاقات کرتے کہ تعظیم دینی نہ پڑے اور اوس سے کلام سخت کرتے اور نصیحت مین از حد مبالغہ فرماتے اور خلیفہ وقت کو یون لکھتے کہ عبدالقادر رح تجھسے یون فرماتا ہے اور یہ فرمان تجھپر نافذ کرتا ہے اور خلیفہ آپ کو یون لکھتا کہ خلیفہ یہ التماس کرتا ہے یا یون عرض کرتا ہے اور جو تحریر آپ خلیفہ کے پاس بھیجتے اوسکو پڑھکر آداب بجالاتا اور خط کو بوسہ دیکر آنکھون سے لگاتا اور کہتا کہ شیخ سچ ارشاد فرماتے ہین اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا

کہ چالیس سیر پختہ آٹے کی روٹیاں اور چالیس سیر پختہ گاؤ کے گوشت کا سالن تناول فرماتے اور بول و براز کی حاجت ہوتی اور کبھی ایسا بھی موقع آجاتا کہ ایک ایک ہفتہ صوم مین گذر جاتا اور یہ بھی عادتِ معہودہ سے تھا کہ ہر نماز پنجگانہ کے وقت غسل اور وضو جدید فرماتے تمام عمر مین ایسا کبھی اتفاق نہین ہوا کہ آپ نے بے غسل اور وضو تازہ نماز پنجگانہ پڑھی ہو اور اوقات شبانہ روز آپ کے معمولی اور مقرری تھے اور اکثر نوافل اور ذکر الٰہی مین مشغول رہتے اور لباس نہایت عمدہ اور پاکیزہ اور بیش قیمت استعمال فرماتے اور ایکروز سے زیادہ آپ کے بدن پر پوشاک نرہتی تھی اور سوداگر اور تجار اقالیم دور و دراز سے پارچجات عمدہ اور ملبوسات گران بہا آپ کے واسطے لایا کرتے اور تمام عمر آپ نے پشت بقبلہ ہو کر اجلاس نہین فرمایا اور خوشبو آپ کو نہایت مرغوب تھی وقت مصروفیت عبادت جسم شریف اور لباس لطیف اور مدرسہ اور خانقاہ سب معطر کیا جاتا اور اکثر یہ شعر زبانِ مبارک پر جاری رہتا۔ **شعر**

ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب	ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

اور بعض اوقات یہ کلمات بھی ارشاد فرمایا کرتے قُوْتُ قُلُوْبِ الْمَسَاکِیْنِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَقُوْتُ قُلُوْبِ الْعَاشِقِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ؎

روایت

لطائف غرائب مین احمد بغدادی آپ کے خادم سے منقول ہے کہ ایک روز ایک شخص اجنبی ناآشنا صورت خدمت عالی درجت مین حاضر ہوا اور کچھ نقد آپ سے پیشکش کیا اور کہنے لگا کہ یہ نقد آپ کے قرضخواہون کے واسطے ہے جب وہ یہ کہکر چلا گیا آپ نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص صبر فی القدر تھا یعنی وہ فرشتہ

جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واسطے ادائے قرض اوسکے دوبندہ ارونکے مقرر ہے

روایت

تشریح الاولیا مین منقول ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شب معراج مین ہمنے متصل سدرۃ المنتہیٰ کے ایک بارگاہ عالیجاہ دیکھی کہ با نوار لاتدرکہ الابصار آراستہ اور بہ تجلیات قدس پیراستہ ہے اور اوسکے اندر دو مرغ نہایت خوش پیکر ہین ایک سبز اور دوسرا سفید مرغ سفید بجاے خود متمکن ہے اور مرغ سبز دمبدم پرواز کرتا ہے اور عرش برین پر جاتا ہے اور وہان سے پھر اپنے مقام پر پلٹ آتا ہے معلوم ہوا کہ یہ مرغ سبز پیام رسان خداوند دوجہان ہے مینے بارگاہ الٰہی مین عرض کیا کہ خداوندا یہ دونون مرغ کون ہین ارشاد ہوا کہ مرغ سفید بایزید بسطامی اور مرغ سبز سید عبدالقادر محبوب سبحانی ہے کہ ان دونون کا ظہور تیری اُمت مغفور مین ہوگا۔

روایت

حیوٰۃ الحیات اور گلشن کرامات مین مفوض تحریر ہے کہ بایام حمل حضرت محبوب سبحانی بی بی فاطمہ آپکی والدہ ماجدہ اپنے دولتخانہ مین تنہا تشریف رکھتی تھین کہ ایک سائل بدخصائل نے آکر سوال کیا اور اتفاق سے اوسوقت کوئی عورت اور مرد گھر مین حاضر تھا اسواسطے بی بی صاحبہ نے بخیال اس بات کے کہ سائل دروازے سے محروم نجائے برقع اپنے اوپر ڈالکر ماحضر اوسکے پیش نظر کیا وہ فقیر بے حیا سمجھ گیا کہ اسوقت گھر مین کوئی شخص دوسرا نہین ہے بے دھڑک گھر مین چلا آیا بی بی صاحبہ نے جب اوس شیطان کو صحن مکان مین

کھڑا ہوا دیکھا گوشہ محفوظ مین تشریف لے گیئین اوریکایک غیب سے ایک
شیر خونخوار نمودار ہوا اور اوس ناہنجار کو چیر پھاڑ کر غائب ہوگیا جب کہ
اِس بات کو سات برس کا زمانہ گذرا اور سن مبارک بھی ابھی مقدار کو پھونچا
قضائے کار آپکی والدہ ماجدہ نے کسی بات کے واسطے ایکدن آپ پر
چشم نمائی کی آپ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ اے والدہ ماجدہ آپ میری امداد کا بھی
حق بھول گیئین تب بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ اے فرزند مقبول وہ کون حق
ہے جو مین بھول گئی فرمایا کہ جب مین آپ کے بطن مبارک مین تھا اور وہ
سائل لئیم جو آپ کے پیچھے گھر مین بیباکانہ گھس آیا تھا اور ایک شیر نے
غیب سے نمودار ہوکر اوس بدشعار کا کام تمام کیا تھا وہ شیر مین ہی تھا

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ عمر حریفی سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوث پاک
رضی اللہ عنہ نے کہ مین پچیس سال علی الاتصال بحالت تجرید و تفرید صحرا
مین بعبادت خداوند مجید مشغول رہا گروہ در گروہ شیاطین خباثت پژوہ
بہ اشکال مہیب میرے قریب آتے اسواسطے کہ خوفناک ہوکر عبادت خالق
پاک بے نیاز سے باز رہون مگر افضال ایزدی شامل حال پایا ہاتف غیب
نے یہ مژدہ سُنایا یا عبدُ القادِر قُمْ ثَبَّتْنَاکَ تَثبیتاً وَاَیَّدْنَاکَ تَایِیْداً
یہ وسواس شیطانی ہین اور حامی تیرا حفظ رحمانی ہے اور وہ مغضوب
اور تو محبوب ہے جب یہ بشارت فیض اشارت مین نے سنی بزجر و توبیخ
متوجہ بشیاطین ہوا وہ لعین سب بھاگ کھڑے ہوے اور فی الفور غیب سے
ایک ہاتھ نمودار ہوا اور جس ناہنجار کے سر پر اوسکا طمانچہ پڑتا زمین مین قدِ آدم

دھس جاتا آخر وہ سب پسپا ہوگئے اور اپنی اپنی سزا کو پہونچ گئے

روایت

انیس القادریہ مین مذکور ہے کہ ایک روز ایک درویش صفا کیش صاحب ولایت
اور کرامت شیر پر سوار اور تازیانہ مار ہاتھ مین لیے اوس محبوب کردگار کے
دربار فیض بار مین تشریف لائے دیکھا کہ ایک گاے دروازے پر بندھی ہے
جب وہ شیر پر سے اوترے تاکیداً اوس شیر سے فرمایا کہ رہنا اس گاے کیطرف
خیال بد نہ کرنا اور اپنی حدِ ادب پر قائم رہنا اور سانپ سے کہا کہ تو اسکو دیکھے
رہنا کہ کوئی گستاخی بیجا نہ کرنے پائے اور آپ خانقاہِ مقدس مین جاکر ملازمت
اقدس سے فیضیاب ہوے جب رخصت ہوکر باہر تشریف لائے دیکھا کہ شیر اور
سانپ دونون غائب ہوگئے پریشان ہوکر ادھر اودھر ڈھونڈھنے لگے کہین
سُراغ اونکا نپایا مجبور ہوکر پھر آپ کے پاس آئے اور حال اونکا بیان کیا آپنے فرمایا
کہ اگر تم اپنا شیر اور سانپ امانتاً ہماری گاے کو سونپ آتے تو بجا تھا نہ کہ اپنے شیر اور
سانپ کو ہماری گاے پر سپرد کرائی یہ حرکت خلافِ طریق تم سے وقوع مین آئی اسی
سبب سے اوس گاے نے اون دونون کو غائب کردیا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا جاکر
اوسی گاے سے اپنا گھوڑا اور کوڑا لے لو حسب الارشاد جب وہ نیک نہاد گاے
کے پاس آئے اوسنے وہ امانت صحیح و سلامت اونکو حوالہ کی

اشعار

زہے اکارم عالم رہینِ اکرامت | زہے اعاظمِ ایام غرقِ انعامت
زہے جنابِ رفیع تو قبلہ آمال | حریم عزّ و جلالِ تو کعبہ اقبال

روایت

سفینۃ الاولیا مین شیخ عمر یکمانی سے منقول ہے کہ ایکدن وہ محبوب سبحانی

عین محفلِ وعظ مین غرقِ بحرِ حال ہو گئے اور اوسی جوش و خروش مین عمامہ حسبرک
مبارک سے کھل کر زمین پر گرا اوسوقت تعظیماً اور تبرکاً ہر ایک حضار عقیدت و نثار نے
اپنے اپنے سرون سے عمامے اور دستار اوتار اوتار کر زیر منبر رکھدیے جب وہ دولہ
فرو ہوا آپنے عمامہ کو زیبِ فرقِ مبارک کیا اور شیخ ابو القاسم علیہ الرحمۃ سے ارشاد
فرمایا کہ ہر ایک کے عمامے اون کے سرون پر بندھوا دو جبکہ سبکے سرون پر عمامے
بندھ گئے ایک عصابہ زنانہ فاضل پڑا اوسوقت کوئی عورت بھی حاضرِ محفلِ
اقدس نہ تھی متحیر ہو کر شیخصاحب نے جنابِ عالی مین عرض کیا کہ ایک عصابہ زائد ہے
آپنے وہ عصابہ دستِ اطہر سے اوٹھا کر دوشِ مقدس پر رکھ لیا اور یک بیک وہ
عمامہ سبکی نظرون سے غائب ہو گیا فرمایا کہ ایک عورت صاحب عرفان اصفہان مین
رہتی ہے اور اپنے مکان سے ہمارا وعظ سنا کرتی ہے جب حضار دربار نے اپنے اپنے
عمامے اور دستار سرون سے اوتار اوتار کر رکھدیے اوسنے بھی اپنا عصابہ سر سے
اوتار کر یہان رکھدیا اور ہمنے وہ عصابہ جب اپنے دوش پر رکھا اوسنے اوسکو وہین سے لے لیا

روایت

لطف قادریہ مین شیخ حسین بن فضل سے منقول ہے کہ ایک روز مین نے
قصد کیا کہ آج شمار کرون کہ کس قدر آدمی آپکی محفلِ فیض منزل مین مشرف باسلام
ہوتے ہین مگر مجھسے شمار اونکا نہو سکا مجبور ہو کر ایک رشتہ مین گرہین دینے لگا
آپنے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے شیخ حسین ہم گرہین کھولتے ہین اور تم
دیتے جاتے ہو

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ حسین بغدادی ؒ سے منقول ہے کہ ایکروز وہ قبلہ اوتاد

شیخ حمادکی ملاقات کے واسطے تشریف لے چلے اثنائے راہ مین ارشاد فرمایا کہ جب مین بغداد مین آیا تو شیخ حماد سے بہت اُلفت اور صحبت رہی چنانچہ ایکدن مین اپنے مقام مالوف سے اور شیخصاحب موصوف مع دو چار احباب متحد بقصد نماز جمعہ جامع مسجد کو چلے جب ہم متصل حوض کے پہونچے شیخصاحب نے براہ خوش طبعی مُجھکو ایسا دھکّا دیا کہ مین حوض مین گر پڑا اور موسم سردی کا تھا سخت مجھکو تکلیف ہوئی جبکہ شیخصاحب نے اس جہانِ فانی سے دار الامانِ جاودانی کو انتقال فرمایا ایکروز مین اون کے مزار پر گیا دیکھا کہ شیخصاحب حُلۂ بہشتی پہنے اور تاج جنتی سر پر رکھے ہوئے بیٹھے ہین مگر دستِ راست اونکا محض بیکار ہے عند الاستفسار معلوم ہوا کہ جس ہاتھ سے مُجھکو دھکّا دیا تھا وہی ہاتھ اونکا بیکار ہو گیا مین نے جنابِ کبریا مین دعا کی ہاتھ اونکا بدستور جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو گیا۔

روایت

بہجت الاسرار مین شیخ محمد رجب بن منصور قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ ابو غالب فضل بن اسماعیل تاجر بغدادی کا اکلوتا بیٹا مرض فالج کا مارا اور اوسکی صعوبت سے وہ بیچارہ قریب بہ ہلاکت تھا وہ تاجر اطبّا کے علاج سے ہار کر اوسنے دل مین یہ قصد کیا کہ سب فقرائے شہر کو بحیلۂ دعوت اپنے گھر بلوا کر اوس رنجور معذور کو دکھلاؤن یقین ہے کہ بفضلِ ربّ العالمین اونکے انفاس متبرکہ کی برکت سے اوسکو صحت کامل اور شفائے عاجل حاصل ہو چنانچہ دل سے یہ عزم مُصمّم کر کے اوسنے تمام سامانِ ضیافت کا تیار کروایا اور جملہ درویشان اشرف البلاد بغداد کو اپنے گھر بُلایا ازانجملہ حضرت محبوب سبحانی بھی تشریف لائے اور اوس تاجر نے اوس طفل مریض کو ایک ٹوکرے مین رکھکر ایک کپڑا اوسپر ڈالدیا

اور اوسکو مجلس مین لاکر رکھدیا ناگاہ آپ کی نظر کیمیا اثر اوسپر جا پڑی راوی روایت ہذا سے فرمایا کہ کپڑا لڑکے کے اوپر سے اوٹھائے حسب الارشاد جب اوس عقیدت نہاد نے وہ کپڑا اوٹھا لیا آپ نے اوس طفل جان بلب کی طرف دیکھکر فرمایا اوٹھ کھڑا اوٹھ کھڑا ہو فوراً وہ رنجور معذور صحیح وسالم ہوکر اوٹھ کھڑا ہوا گویا کہ بیمار ہی نتھا اور حاضرین سے شور واہ رشداً و غوثاً بلند ہوا

روایت

اقتباس الانوار مین شیخ عبداللہ بن احمد بغدادی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ ایک شب آپ بعد آدھی رات کے حجرۂ شریف سے باہر تشریف لائے اور آگے بڑھے جب مدرسے کے دروازے پر پہونچے وہ دروازہ خودبخود کھُل گیا وہان سے شہر کے دروازے پر آئے وہ دروازہ بھی خودبخود وا ہوگیا پھر شہر سے مغرب کی طرف روانہ ہوے چند قدم چلے ہونگے کہ ایک شہر مین جا پہونچے اور ایک مکان مین تشریف لیگئے دیکھا کہ چھہ درویش ملائک کیش اوس مکان مین بیٹھے ہین آپنے بھی بعد سلام علیک کے وہان اجلاس فرمایا وہ سب بکمال ادب شرائط تعظیم و تکریم بجالائے ناگاہ گوشۂ مکان سے آواز رونے کی آئی بعد اوسکے ایک شخص ایک لاش کندھے پر دھرے گوشۂ مکان سے باہر نکلا اور سلام علیک کرکے باہر چلا گیا اتنے مین ایک مرد فربہ اندام طویل القامت خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا اور آپنے مشرف باسلام اسکو کیا اور محمد اوسکا نام رکھکر اون لوگون سے ارشاد فرمایا کہ بجائے اوس شخص کے یہ رفیق تمھارا مقرر ہوا اونھون نے عرض کیا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا بعد اوسکے وہانسے مراجعت فرماکے دولتخانہ مین تشریف لائے اور مجھسے بقدغن بلیغ اور بتاکید مزید ارشاد فرمایا کہ اے ابوسعید وہ شہر نہاوند تھا اور وہ چھہ ابدال وقت تھے اور ساتوان ابدال بیمار تھا جب وہ انتقال کرگیا اوسکی لاش کو

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام اپنے کندھے پر اوٹھا کر صحرا لوے گئے ادھر یہ شخص جو مشرف بہ اسلام ہوا ایک بیچارہ نصرانی تھا ہمنے اوسکو اوس ابدال کے قائم مقام کردیا خبردار جبتک مین زندہ ہون یہ راز کسی پر افشا نہ کرنا۔

روایت

تحفۃ الاسرار مین شیخ بقا قدس سرہٗ سے مذکور ہے کہ ایک بار خود بخود میرے دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ کسی ولی کی مردانِ غیب سے زیارت کیجیے اوسی شبکو مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے متصل ایک مرد سو رہا ہے اور روضۂ مبارک سے آواز آرہی ہے کہ یہ وہی ہے وہی ہے کہ جسکے دیکھنے کی تجھکو آرزو تھی علی الصباح خواب سے بیدار ہوکر مزار شریف پر پھونچا دیکھا تو فی الواقع ایک شخص قریب مرقد شریف کے سو رہا ہے میری آہٹ پاکر نیند سے چونکا اور روضۂ اطہر سے باہر آیا اور صحرا کی طرف روانہ ہوا جب دریا پر پھونچا دونون کنارے اوسکے آپسمین مل گئے یہ کرامت اوس ولی صفا ولایت کی دیکھ کر مین نے اوسکو قسم دی کہ برائے خدا ایک دم ٹھہر جاوہ ٹھہر گیا پھر مین نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولا حنیفًا مسلمًا اور نظرون سے غائب ہوگیا جب مین حضرت کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا فرمایا کہ تمام روے زمین کے فقط یہی ایک شخص مردانِ غیب سے ولی حنفی المذہب ہے

روایت

گلزارِ معنی مین شیخ ابو الحسن علی بن ابی القاسم سے روایت ہے کہ شیخ ابو بکر حمامی اگرچہ صاحبِ باطن تھے مگر سماع سے اون کو نہایت ذوق و شوق تھا جناب غوثیت مآب ہر چند اونکو ممانعت فرماتے مگر وہ اپنی حرکت سے باز نہ آتے

ایک دن جامع مسجد مین آپ نے اون سے فرمایا کہ اے ابوبکر شریعت محمدی تری شکایت کرتی ہے اور تو اپنی حرکت سے باز نہین آتا اب تو سزاوار اسکا ہے کہ سزا پاوے اور ولایت سے ہاتھ اوٹھاوے یہ فرماکر بنظرِ سیاست اونکی طرف نگاہ کی ساری کیفیت اور ولایت اونکی سلب کرلی آخرکار اونکی یہ نوبت ہوئی بغداد شریف سے بھاگ کر قرقف مین پھونچے جب وہان سے شہر مین آنیکا قصد کرتے مدہوش ہوکر زمین گر پڑتے آخر جب اپنی سزا کو بخوبی پھونچ گئے اور اپنے فعل بد سے تائب ہوے تب اون کے والد بزرگوار نے حضرت رسولِ مختار صلی اللہ علیہ و علی آلہٖ و اصحابہ الکبار کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اب ابوبکر نے اوس عادتِ مذموم خلافِ شریعت سے توبہ کی تو ہماری طرف سے فرزند ارجمند محبوب سبحانی سے جاکر کہہ کہ اب ہمنے اوسکی تقصیر معاف کی تم بھی خطا اوسکی عفو کرد اونھون نے مطابق ارشاد ہدایت بنیاد حضرت خیر الانام کے یہ پیام آپکو پھونچایا اور آپنے اونکو روبرو طلب کرکے قصور اونکا معاف فرمایا اور نعمتِ ولایت سے پھر اونکو مالامال کردیا

روایت

سفینۃ الاولیا مین شیخ عبداللہ محمد شریف بن خضر حسینی موصلی سے منقول ہے کہ ایک رات کو آپ مزار شریف حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تشریف لے چلے اور یہ خاکسار بھی ہمراہِ رکاب آنجناب تھا اور اسقدر تاریکی شب کی طاری تھی کہ راستہ چلنا سخت دشوار تھا مینے خدمتِ عالی درجت مین عرض کیا کہ یا حضرت آج رات نہایت تاریک ہے آپنے یہ کلمہ میری زبان سے سُنکر ایک درخت کیطرف انگشتِ مبارک سے اشارہ کیا فوراً وہ درخت مثل شمع کے روشن ہوگیا جب آپ اوس درخت سے آگے بڑھے دوسرا درخت اوسی طرح روشن ہوگیا غرضکہ اسیطرح

جو درخت آگے آتا روشن ہو جاتا یہان تک کہ روضۂ مقدسہ تک پھونچگئے جب آپ وہان سے فارغ ہو کر چلے اوسی طرح سے دولتخانے مین تشریف لائے۔

روایت

مناقبِ غوثیہ مین شیخ ابوالقاسم شریف حسینی سے منقول ہے کہ ایک خادم عقیدت شعار آپ کا ایک رات مین ستر بار عورات مختلف الاشکال سے محتلم ہوا علی الصباح جب آپکے روبرو آیا آپنے اوسے دیکھکر فرمایا کہ تیرے مقدر مین یہ لکھا تھا کہ تو اپنی تمام عمر مین ستر عورتون فلان فلان سے زنا کرے ہمنے جنابِ باری مین التجا کر کے اونکو حالتِ بیداری سے بعالمِ خواب مُبدّل کرادیا

روایت

اخبارالاولیا مین صاحبزادہ عالی وقار سید عبدالجبّار سے منقول ہے کہ ایک دفعہ بروز جمعہ آپ مسجد جامع کو تشریف لیے جاتے تھے اثناے راہ مین دیکھا کہ پیادگان سلطانی تین مشکیزے پُرشراب بیلون پر لادے ہوے لیے جاتے ہین آپ نے اون سے فرمایا کہ کھڑے رہو وہ بدخصال آپ کے حکم کو کچھ خیال مین نہ لائے بیل آگے بڑھائے آپ نے بیلون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ خبردار آگے نہ بڑھنا قدم نہ اوٹھانا وہ بیل حسب الحکم کھڑے ہو گئے اور پیادے حرامزادے ہرچند اون بیلونکو ہکاتے اور مارتے تھے مگر وہ ہرگز قدم نہ اوٹھاتے تھے جب آپنے یہ شرارت اون بدذاتون کی ملاحظہ فرمائی بنظر غضب اون بے ادب کمظرف کیطرف دیکھا یکایک وہ سب کے سب مرض فالج مین گرفتار ہو گئے اور بحس و حرکت ہو کر بلائے عظیم مین پھنس گئے جب سخت ناچار ہوے رو رو کر بعذر خواہی بے شمار وہ بدکردار اوس مقتداے روزگار کی خدمتِ عالی درجت مین عرضہ گذار ہوے کہ اے محبوب کردگار

ہم گنہگار خلیفہ وقت کے تابعدار اور اوسکے حکم سے ناچار ہین براے پروردگار ہم خطا کارون کا قصور معاف کیجیے اور اس مصیبت سے رہائی دیجیے جب آپنے اونکی گریہ وزاری حد سے زیادہ ملاحظہ کی براہ شفقت فرمایا ہمنے تمھاری خطا معاف کی اور وہ شراب ساری خود بخود سرکہ ہو گئی جب وہ پیادے اس آفت سے مہلت پاکر خلیفہ کی خدمت مین پھونچے اور جو واردات کہ اونپر گذری تھی بے کم وکاست اوسکو بیان کیا خلیفہ یہ حال سُنکر ترسان ولرزان خباب ملا تک تا مین حاضر آیا اور میخواری سے تائب ہوا۔ شعر

ای بذاتِ اشرفت اہلِ جہان را افتخار	داده ایزد در کفِ قدرت زمام اختیار

روایت

خلاصۃ المفاخر مین شیخ ابو المظفر رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ ایک روز آپ شیخ علی قدس سرہ کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اونکے مکان مین دو درخت خرمہ کے مدت سے خشک لگے ہوے تھے آپنے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر وضو کیا اور دوسرے کے نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ درخت فوراً خدا کی قدرت سے سرسبز اور شاداب ہو گئے

روایت

تحفۃ القادریہ مین شیخ ابو العباس آپکے رکابدار خاص سے منقول ہی کہ آپنے قحط سالی مین ایکبار ایک پیمانہ گیہون کا مجھکو دیا اور فرمایا کہ اسکا مُنہ بند رکھنا اور ایک سوراخ اوسمین کر دینا جس قدر حاجت ہو گیہون اوس سے نکال لینا کبھی گیہون اِسکے کم نہو نگے قسم خدا کی پانچ برس کامل اوس پیمانے سے جتنے گیہون میرا جی چاہتا نکال لیا کرتا شامتِ اعمال سے ایکروز میری اہلیہ نے اوسکا مُنہ کھولدیا فوراً وہ برکت جاتی رہی اور وہ پیمانہ خالی ہو گیا

روایت

تحفۃ القادریہ مین شیخ سید معالی لاہوری سے مذکور ہے کہ جناب مستطاب سید عبد الوہاب
آپکے صاحبزادے بلند اقبال کے پانچ فرزند والاجاہ تھے از انجملہ شیخ جمال اللہ
سرچشمۂ فضل وکمال منجملۂ ابدال سبعہ سے ایک ابدال ہین سراپا ہمصورت اورہمسیرت
اپنے جدّ امجد رضی اللہ عنہ کے اور آپکی دعاسے اوس سرمایۂ لطف ربّانی کو زندگانی
جاودانی بارگاہ یزدانی سے عنایت ہوئی کہ آجتک وہ ہفت اقلیم کی حفاظت
کرتے ہین اور شہر بسطام مین اقامت رکھتے ہین ایک بزرگ نے اون سے پوچھا
آپکی کتنی عمر ہوگی فرمایا مجھکو اسقدر تو معلوم ہے کہ حضرت محبوب سبحانی مجھکو دیکھکر
ارشاد فرماتے تھے کہ اے جمال اللہ تیری بڑی عمر ہے تو زمانہ عیسیٰ علیہ السّلام کو پائیگا
اور اونکی صحبت کا حظ اوٹھائے گا ہمارا سلام اوس روح القدس کی خدمت اقدس مین پہنچانا

روایت

ملفوظ غیاثی مین شیخ احمد بن صالح جیلانی سے منقول ہے کہ ایکروز جناب محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ محفل مین وعظ فرمارہے تھے اور قضا وقدر کے باب مین بڑی دھوم دھام
سے کلام کررہے تھے کہ یکایک ایک مار خونخوار غیب سے نمودار ہوا اہل محفل اوسے
دیکھکر سخت بدحواس اور پُرہراس ہوے آپنے فرمایا مت ڈرو توکّل بخدا کرو یہ بھی ایک
بندہ بندگان خدا سے ہے بے حکم پروردگار یہ کسی کو آزار نہ دے گا اور وہ اژدرا ادھر
اودھر تمام محفل مین پھرکر منبر پر آیا پھر پُشت اطہر پر چڑھ کے دوش مبارک پر
جاکر ٹھہرا اور وہان سے بڑھکر گوشۂ گریبان مین در آیا اور چند ساعت وہان ٹھہرکر
پھر باہر نکل آیا اور جسم لطیف پر پھرتا رہا بعد اوسکے جسطرح سے جسم مبارک پر چڑھا تھا اوسی طریق
سے اوترکر زیر منبر آیا اور آپ کے روبرو پھن پھیلا کر کھڑا ہوا اور اپنی زبان مین

کچھ آپ سے کہا اور آپ نے بھی اوسی کی زبان مین اوسکے سوال کا جواب دیا
جب وہ سانپ چلا گیا آپ نے حاضرین محفل سے ارشاد فرمایا کہ یہ کالا بڑی عمر
ور رسالہ رکھتا ہے اور ہمسے کہتا تھا کہ مین نے بہت اولیاء اللہ کو اسی ہیئت
کذائی سے آزمایا مگر واللہ آپ کے مانند کسی کو محکم دل نپایا کہ باوصف میری اسقدر
حرکات اور سکنات کے آپکی پیشانی مبارک پر سر مو بل نہ آیا

روایت

اور اسی کتاب مین راوی مذکور سے منقول ہے ایک روز آپ جامع منصور مین
نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مار سیاہ آیا اور عین سجدے کی جگہہ مین پھن
پھیلا کر بیٹھا جب آپ نے سر مبارک سجدے کے واسطے جھکایا وہ سانپ
پھنکارین مارنے لگا اور اوس جگہہ سے نہ ہلا تب آپ نے مجبور ہو کر اوسے
بائین ہاتھ سے ہٹا کر سجدہ کیا اسیطرح سب سجدون مین یہی معاملہ پیش آیا
جب آپنے قعدۂ اخیر کا جلسہ کیا وہ سانپ جسم اطہر پر چڑھ کر گلوے مبارک مین
لپٹ گیا اور پھن نکال کر چہرۂ انور کے روبرو زبان نکالنے لگا جب آپ
نماز سے فارغ ہوے وہ بھی غائب ہو گیا دوسرے دن پھر آپ وہان تشریف
لے گئے تو ایک شخص نا آشنا صورت آپکے پاس آیا اور شرائط تعظیم اور تکریم
بجا لایا اور التماس کیا کہ مین وہی سانپ ہون جو کل وہ حرکات بے ادبانہ
آپ کی جناب عالی مین امتحاناً کرتا تھا اور مین نے اسیطرح سے بہت اولیاء
اللہ کو آزمایا مگر باللہ العظیم آپ کے مانند کسی کو ثابت قدم نپایا اور مین ایک
جن ہون قوم اجنہ سے اب آپ مجھکو اپنا خادم بنائیے چنانچہ آپ نے
اوسکو دین اسلام سے مشرف کر کے خادمیت سے سرفراز فرمایا۔

روایت

اور انھین راوی موصوف سے اوسی کتاب مین مذکور ہے کہ ایکروز آپ
جامع منصور کو تشریف لیے جاتے تھے اثناے راہ مین ایک شخص بدہیبت
آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ مین ابلیس ہون اور شب و روز آپکی فکر مین
غلطان اور پیچان رہتا ہون آپ نے اور آپ کے مریدون نے مجھکو اور
میرے تابعینون کو سخت عاجز کر رکھا ہے آپنے فرمایا بخیریت یہان سے چلا جا۔
اوس مردود نے اصلا خیال نہ کیا کہ یکایک ایک ہاتھ غیب سے پیدا ہوا اور اس
زور سے اوسکے مُنہ پر طپانچہ مارا کہ وہ انجس قارون کے مانند سار از مین مین
دھس گیا اور جان بچا کر بھاگ کھڑا ہوا پھر چند دنون کے بعد ایک نیزہ آتشین
ہاتھ مین لیے ہوے دفعتہً آپ کے سامنے آیا اور معًا اوسکے آنے کے بعد ایک سوار
نقابدار غیب سے نمودار ہوا اور ایک شمشیر آبدار خونخوار آپکو دی اوس تلوار جگر فگار
کو دیکھتے ہی وہ نابکار بھاگ کھڑا ہوا پھر تیسری بار آیا اور آپنے دیکھا کہ دُور سے
کھڑا سر پر خاک اوڑا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے عبدالقادر افسوس تو نے مجھکو
مایوس رکھا فرمایا کہ اے منحوس پُر فسوس انشاء اللہ تعالے تو ہمیشہ یونہی مایوس
رہے گا اور کچھ تیرا بس نہ چلے گا

روایت

مناقب غوثیہ مین ہے کہ شیخ ابو العباس آپ کے رکابدار خاص بیان کرتے
ہین کہ ایکبار وہ مقبول کردگار سوار ہوکر جامع منصور مین تشریف لے گئے جب
وہان سے مراجعت فرما کر مکان پر رونق افزا ہوے عمامہ سر مبارک سے اوتارا
اوسمین سے ایک بچھو زمین پر گر پڑا اور اوسنے بھاگنے کا قصد کیا آپنے فرمایا ہلاک ہو

اے موذی فوراً وہ مرگیا اور آپنے مجھسے ارشاد کیا کہ اسنے جامع منصور سے یہانتک
ساٹھ بار میرے سر پر پیش مارا ہی اللہ اللہ کیا صبر اور تحمل تھا کہ عقل اوسکے ادراک سے عاجز ہے

روایت

بدایۃ الاحوال مین شیخ الاسلام ابو عبداللہ بن ابو الفتح سے منقول ہے کہ ایکروز
مین آپ کی محفل وعظ مین حاضر تھا اور آپ اوسوقت غرق بحر استغراق تھے
عین جوش وخروش مین یہ کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر معبود برحق چاہے تو ابھی
ایک طائرِ اخضر کو خلق کرے اور وہ ہماری محفل مین حاضر ہو کر ہمارا کلام سُنے
کہ یکایک ایک جانور سبز رنگ نہایت خوبصورت آیا اور آپ کے دستِ مبارک
پر بیٹھا اور بعد چند ساعت کے غائب ہوگیا اور اوسکے غائب ہو جانے کے بعد
ہزاروں ویسے ہی طائرِ سبز رنگ آکر موجود ہوے کہ تمام محفل اون سے بھر گئی

روایت

خلاصۃ المفاخر مین شیخ ابو الحسن بن احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ جب زُبدۂ
اہل عرفان شیخ عبدالرحمان بغدادی قدس سرُہ کا وقت وفات قریب پھونچا
تب اوٗھون نے اپنے فرزند ارجمند سے یہ وصیت کی کہ اگر تو میری رحلت کے بعد
حضرت محبوب رب العزت کی خدمت مین حاضر ہوگا تو آپ تجھکو اپنی یکجہتی سے
سرفراز فرماوینگے اور مراتبِ اعلےٰ پر پھونچا دینگے چنانچہ اونکے انتقال کے بعد
وہ فرزند عالی قدر حسب وصیت پدر بزرگوار جناب غوث الابرار مین حاضر ہوا
آپ نے براہ مہربانی اوسکو خرقہ سلطانی مرحمت فرمایا اور اپنی صاحبزادی سے
منعقد کر دیا ایک روز وہ صاحبزادہ مدرسے مین جامۂ علمائی پہنے ہوے بیٹھے تھے
کہ سامنے سے ایک فقیر مجذوب تشریف لائے اور دامن اونکے جامے کا پکڑ کر فرمانے لگے

کہ میان ایسی پوشاک امیرون اور وزیرون کو مزیب ہوتی ہے پس یہ تقریر اوس
فقیر کی اون کے دل پر ایسی تاثیر پذیر ہوئی کہ فوراً وہ لباس علمی اوتار کر اور جامۂ
چرمی زیب بر فرما کر بیابان کی طرف نکل گئے لوگون نے ہرچند اونکو اِدھر اودھر
تلاش کیا مگر کہین اونکا سُراغ نہ ملا مجبور ہو کر حضور موفور السرور مین حال اونکا
عرض کیا آپنے فرمایا کہ وہ فلانے بیابان مین رہتا ہے اور آٹھوین دن وضو
کرنے کو دریاے عیادان کے کنارے پر آتا ہے تم وہان جاکر ٹھہرو جسوقت تمکو
وہ دیکھ لے گا پھر نہ بھاگے گا اور تمھارے ساتھ چلا آے گا چنانچہ حسب الارشاد
جب وہ لوگ اوس مقام پر پھونچے اور اوسکی آمد کے منتظر تھے کہ دفعتاً جنگل سے
شور مچاتے اور نعرۂ اِلَّا اللّٰہ کا مارتے ہوے مے خوشگوار عشق الٰہی سے سرشار دریا پر
آپھونچا جب اِن لوگون کو دیکھا کہنے لگا کہ ہمارے لیجانے والے آئے چلو حکم
حضرت محبوب سبحانی سے مجبور ہون غرضکہ جب مکان پر آئے اور آپکی قدمبوسی سے
مشرف ہوے وہ لباس چرمی آپنے اونکے بدن سے اوتروا کر خرقۂ صوفیہ پھنایا
اور گھر مین جانے کا اذن دیا۔

روایت

مناقب غوثیہ مین ہے کہ آپ ایامِ طفولیت مین ایکروز ہمسنون کے ساتھ کھیل
رہے تھے کہ ہاتفِ غیب نے یہ مژدہ سُنایا کہ اے عبدالقادرؓ عاشقی اور معشوقی کی
تجھکو کون شئے پسندِ خاطر ہے اوسکی درخواست کر تب آپ نے اپنی والدہ ماجدہ
کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو کر اس راز نیاز کی کیفیت سے اونکو ماہر کیا اور
فرمایا کہ جو آپ اِس مقدمہ مین ارشاد کرین اوسکو بجا لاؤن اوتھون نے فرمایا کہ
معشوقی کی درخواست کرو۔ یہ کلمہ آپ اونکی زبانِ مبارک سے سُنکر متبسم ہوے

اور فرمایا کہ اے مادرِ مہربان مجھ عاجز بے لیاقت کی کیا تاب و طاقت جو ایسی نعمت اور دولت کی خواہش مین مبادرت کرون اور ایسے خالق کو اپنا عاشق بناؤن شعر

راضی ہون مین اوسی سے جو کچھ رضا ہو اسکی	شایان ہو لین اسی کا جو کچھ عطا ہو اسکی

آپکی والدہ ماجدہ یہ تقریر پسندیدہ سنکر اور نہایت محظوظ اور مسرور ہو کر جناب ارحم الراحمین مین بصد خشوع و خضوع دست بدعا ہوئین اور ہنوز دعا سے فارغ نہوئین تھین کہ ہاتفِ غیب نے عالمِ جاوید سے یہ نوید دی کہ ہمنے وہ دونون نعمتین اسکو عنایت کین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

روایت

خلاصۃ القادریہ مین مفوض تحریر ہے کہ ایک روز وہ پیر دستگیر سرمایۂ فضل و شرف تفریحًا دریا کی طرف تشریف لے گئے دیکھا کہ چند عورتین پانی لینے کو دریا پر آئین اور اپنے اپنے سبوچے بھر بھر کر اپنے گھرون کو چلی گیئن مگر ایک ضعیفہ نود سالہ نے اپنا گھڑا پانی سے بھر کر دریا کے کنارے پر رکھدیا اور چادر منہ پر ڈال کر ایسی بے اختیار زار زار رونے لگی کہ جسکی بیقراری اور گریہ وزاری سے جانوران دریائی کا زہرہ آب آب اور وحشیان صحرائی کا سینہ کباب ہوتا تھا اور بزبان حال یہ اشعار پر ملال پڑھتی تھی اور دل پر اضطراب کی بیتابی سے مثل ماہی بے آب خاک پر تڑپتی تھی

اشعار

کون کہتا ہے کہ میرا زخم کاری دیکھیے	خنجرِ مژگان کی اپنی آبداری دیکھیے
دردِ فرقت کے الم سے اپنی عاشق کی ذرا	آہ و زاری دلفگاری بیقراری دیکھیے
گر ہے آنا آپ کو بہرِ خدا جلد آئیے	بسمل ابرو کی اپنے جان نثاری دیکھیے
غلبۂ رنج و محن کی دل سے آمدی ہے گھٹا	دیدۂ پرنم کی میرے اشکباری دیکھیے

دیدۂ بیدار کی اختر شماری دیتے تھے	دن تو بیدتے مین کٹا آکر اندھیری رات مین

جبکہ اوس پیرِ کہن سالہ کی واویلا کی صدا گوش والا مین پھونچی فرمایا کہ لامحالہ کسی ظالم اظلم نے اس مظلومۂ مغمومہ پر دست تظلم دراز کیا ہے جو اسطرح بلک بلک کر روتی ہے اور سسک سسک کر جان کھوتی ہے نہین معلوم کہ یہ خود فراموش کس جفائے ہمدوش اور کس بلاسے ہم آغوش ہے خدمائے ہمراہ سے ایک دو تنخواہ نے عرض کیا کہ مین اس حال سے بخوبی آگاہ ہون کہ اس بڑھیا کا ایک بیٹا تھا اکلوتا صورت سیرت مین یکتا اوسکی خانہ آبادی کے واسطے اسنے شادی کی بڑے احتشام اور دھوم دھام سے تیاری کی اور بڑے کروفر سے بارات لیکر دولھن کے گھر گئی جب دولہ عقد سے فارغ ہوا دولھن کو ہمراہ لیکر اپنے گھر چلا اور کشتی پر سوار ہوا اوس دریاے پرآشوب مین مع ساری بارات ڈوب گیا باوجودیکہ اس واردات کو بارہ برس کا عرصہ گذرا ہے لیکن یہ ضعیفہ آجتک اوسکے حزن و ملال مین گرفتار ہے اور ہر روز بلاناغہ بادل بیقرار اس دریاے خونخوار پر آتی ہے اور شور و قیامت مچاتی ہے ولولہ محبت فرزندی کا اسکے دل مین غلبہ ہے اور اوسکا یہ شور و شغف اور واویلا ہے۔

مثل مشہور ہے

شعر

اوسکو راحت کہان سے حاصل ہو	جسکا دل اوس صنم سے مائل ہو

جسوقت اوس بحرِ ذخار قطبیت اور محبوبیت نے یہ حقیقت اوس سراپا مصیبت کی بگوش حق نیوش اصغا فرمائی دریاے غوثیت جوش و خروش مین آیا خادم سے ارشاد فرمایا کہ جلد جا اور اوس بڑھیا کو ہماری طرف سے تشفی دے اور رونے پیٹنے سے ممانعت کر اور کہہ کہ اللہ کے صبر کر تیرا مطلب بر آئیگا دلی مقصد

غوث اعظم
بسبب نیاز

حاصل ہو جائیگا جبکہ اوس نیمجان کو آپکا یہ فرمان پہونچا اوسکے دل کا اطمینان ہوا
پہلے سے بڑھکر شور و فغان کا طوفان بپا کیا پھر آپکی طرف سے اوس خادم کو وہی
فرمان واجب الاذعان نافذ ہوا کہ جا کر کہہ کہ اے نیکخو تیرا بیٹا اور بہو جس سامان
سامان سے کہ ڈوبا تھا اوسی طرح تیرے روبرو اس دریا سے برآمد ہوتا ہے تو
صبر کر اور دیکھہ کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جبکہ دوبارہ یہ مژدہ اوس پژمردہ
خاطر کو پہونچا خاموش ہوگئی اور آپ نے دستِ مبارک کو اوٹھا کر جناب
احسن الخالقین مین دعا کی کہ اے احکم الحاکمین تو اِس عاجزِ مسکین دلِ حزین کی آرزو
پوری کردے جب دو چار ساعت کا عرصہ گذرا اور اثرِ اجابت ظاہر نہوا تب آپنے
گستاخانہ بطرزِ محبوبانہ جنابِ ارحم الراحمین مین عرض کیا کہ اے کارساز بندہ نواز
اِس حقیر پر تقصیر کے کام مین اتنی تاخیر بارگاہِ ربِّ قدیر سے یہ ارشاد ہوا
کہ اے محبوبِ دلپذیر یہ تاخیر خلافِ تقدیر اور تدبیر نہین اسواسطے کہ ہمارے
کام بسہولت انجام پاتے ہین اگر ہم چاہتے تو زمین و آسمان کو بیک آن
بلفظ کُن فیکان پیدا کرتے مگر بمقتضاے حکمت چھہ دن مین ہویدا کیے اور اِس
معاملہ کو عرصہ بارہ برس گذرا ہے کہ وہ کشتی غرقِ بحرِ فنا ہوئی تھی اور اہلِ کشتی کا گوشت
پوست رگ پٹھا استخوان طعمۂ جانوران دریائی ہوگیا ہے اور اکثر اون
جانورون سے دامِ قضا مین پھنسکر اور جانورون کی غذا ہوگئے ہین ریزہ ریزہ
اونکے اجزاے جسم کا مجتمع کروا کر پھر کسوتِ حیات اونکو از سرِ نو پہنایا جاتا ہے اب
اونکے برآمد کا وقت قریب آتا ہے ہنوز یہ کلام اختتام کو نہ پہونچا تھا کہ یکایک وہ دریا
بڑے جوش و خروش سے تلاطم مین آیا اور اوسی گرداب سے وہ کشتی مع اسباب اور
ہاتھی اور گھوڑے اور اونٹ چھکڑے اور دولہا اور دولھن بعافیت تمام اوسی

مقام سے کہ جہان وہ کشتی ڈوبی تھی باہر نکل آئی وہ ضعیفہ اِس اعجاز عجیبہ غوثیت
اور قدرتِ کاملہ حضرت رب العزت کی کیفیت مشاہدہ کرکے اور بہو اور بیٹے کی
صحیح اور سلامت صورت دیکھکر آپ کے قدمون پر گر پڑی اور بخوشی تمام آپ سے
رخصت ہوکر مع بارات اوسی دُھوم دھام سے اپنے گھر پھونچی سارے شہر مین
آپ کی اِس کرامات کا شور مچگیا اور بیدینون کے دلون مین زلزلہ پڑگیا اور
کئی ہزار اہلِ اصنام اوسی دن دولت اسلام سے مشرف ہوے شعر

اے بذاتِ اشرفت اہلِ جہان را افتخار	داوہ ایزد در کفِ قدرت زمامِ اختیار

روایت

رسالۃ الاولیا مین مذکور ہے کہ ایک عورت صاحبِ عفت کے بطن سے بیس
لڑکیان پے درپے پیدا ہوئین شوہر اوسکا کثرت بیٹیون سے گھبرا گیا اور مجبور
ہوکر اوسنے یہ قصد کیا کہ بی بی کو طلاق دیدے وہ بیچاری آفت کی ماری جب
اِس بات سے آگاہ ہوئی گھبرا کر بارگاہِ عالم پناہ مین حاضر ہوکر دادخواہ ہوئی
کہ اے محبوبِ الٰہ مجھ بیگناہ کو للہ اوس گمراہ کے اِس ظلم جانکاہ سے بچایئے اور
میرے حالِ زار پر بنہایت نگاہ فرمایئے جب آپنے اوس پرمصیبت کی بیقراری اور
عجز و انکساری ملاحظہ کی بہ فرط شفقت ارشاد فرمایا کہ اے عفت شعار تو خاطر جمع رکھ
کہ ابکی بار تیرے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا اور شوہر تیرا تجھکو طلاق بھی ندیگا وہ
بدحواس پُرہراس یہ کلام شفقت التیام آپ کا سُنکر دل مین سوچی کہ جبتک بیٹا
پیدا ہوگا شوہر میرا طلاق دینے سے کاہے کو باز رہیگا شاید کہ آپ نے میری
تسلّی کے واسطے یہ کلمہ ارشاد فرمایا ہے اور آپ کشفِ باطنی سے اِس رازِ نہانی پر آگاہ
ہوگئے فرمایا کہ اے مضطرب الحال سجدۂ شکر ایزد متعال بجالا اور شادان و فرحان

اپنے گھر کو جا تیرا مقصد پورا ہو گیا وہ نیکبخت آپ سے رخصت ہو کر اپنے گھر گئی دیکھا کہ وہ سب بیٹیان بیٹے ہو گئے ہین اور دروازے پر کھیل رہے ہین اس کرامت عجیبہ اور غریبہ کی کیفیت دیکھکر وہ میان اور بی بی پھولے نہ سماتے تھے اور بار بار سجدے شکر الہی بجا لاتے تھے اور زبان حال سے یہ رباعی بار بار پڑھتے تھے رباعی

دلا ورد زبان کن نام پاک غوث جیلانی	کہ باشد ذات پاکش منبع اسرار حقانی
اگر ہستی مسلمان نقد جان و دل فدایش کن	کہ بے ایمان چہ داند قدر آن محبوب سبحانی

روایت

مناقب غوثیہ مین شیخ ابو محمد عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ ایکروز آپ نے خادمان محرم سے ایک خادم ہمدم کو سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے خواہر زادے کے پاس بھیجا اور اوسکی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ ما العشق یعنے عشق کیا چیز ہے سید صاحب نے یہ کلمہ سنکر اور ایک آہ جگر سوز دل سے کھینچکر فرمایا کہ العشق نار یحرق ما سوی اللہ یعنی عشق وہ آگ ہے کہ جلا دیتی ہے سبکو سواے اللہ کے اور اسی آہ کی تاثیر سے پہلے وہ درخت کہ جسکے نیچے سید صاحب استراحت فرماتے تھے جلکر خاک سیاہ ہو گیا پھر وہ آگ جسم مبارک سید صاحب سے مشتعل ہوئی اور سارا بدن اونکا جلکر خاکستر ہو گیا پھر وہ خاکستر پانی پانی ہو کر مثل برف اوسی مقام پر جم گیا وہ خادم یہ سانحہ عجیب و غریب دیکھکر سخت مضطر ہوا اور بدحواس آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور جو کچھ کہ دیکھا تھا آپ سے بیان کیا فرمایا کہ جلد واپس جا اور اوس جگہ کو اور اوس برف منجمد کے اطراف کو عطریات اور بخورات سے خوب معطر کر کہ وہ جسم اطہر صورت اصلی کی طرف عود کرے حسب الارشاد وہ خادم پھر اوس مقام پر پھونچا اور جسطرح آپنے فرمایا تھا مطابق اوسکے عمل مین لایا ایک ساعت نہ گذری تھی

کہ اوس آپ متجرد بے عنا فی اللہ اور موتوا قبل ان تموتوا کے عالم سے صورتِ جسمانی
پکڑ کو حالتِ اصلی رجوع کی اور سید صاحب کلمہ توحید پڑھتے ہوے اوٹھ بیٹھے
اور یہ بھی واضح ہو کہ سید صاحب آپ کے خواہر زادہ حقیقی نہ تھی اونکی والدہ ماجدہ
کو حضرت محبوب سبحانی ہمشیرہ کہکر پکارا کرتے تھے مگر سید صاحب مخلص قدیم اور
محب صمیم آپکے تھے اور جس قدر نعمتین اونکو آپ سے حاصل ہوئین اور کو عشر عشیر
اوسکی نہین نصیب ہوئین اور فرمایا آپنے کہ جو ولی اس مقام فنا در فنا مین پہونچتا ہے
پھر قالبِ عنصری کی طرف رجوع نہین کرسکتا سوائے دو اولیا کے ایک یہ سید صاحب
اور دوسرا ولی زمانہ سابق مین گذرا ہے اور اکثر آپ یہ شعر سید صاحب کی مدح مین پڑھا کرتے شعر

لئن ابن الرفاعی کان منی	یسلک لی طریقی و اشتغالی

روایت

اخبار الاولیا مین مذکور ہے کہ شیخ علی بن محمد عربی بڑے مالدار غنی و دولت و دنیا سے
مستغنی مگر نعمت اولاد سے محروم اور اسی رنج سے ہمیشہ مغموم رہتے اور جس امصار و
دیار مین کسی مجذوب یا سالک یا ولی کامل کی خبر پاتے قطع مسافت کرکے
اوسکی خدمت مین جاتے اور برآمد حاجت کیواسطے التجا کرتے وہ درویش اوس
دلریش کی صورت دیکھکر یہی کہتا کہ تیری لوحِ قسمت مین قلمِ تقدیر نے یہ حرف ہی
تحریر نہین کیا ہے تیرے نصیب مین نہ بیٹی ہے نہ بیٹا ہے اور نہ کسی اولیا اتقیا کی دعا
تیرے حق مین مقبولِ جناب کبریا ہے وہ یہ جواب ناصواب سنکر مایوس اپنے گھر چلے آتے
جبکہ شہرۂ قطبیت اور آوازۂ غوثیت حضرت محبوب سبحانی اونکے گوش حق نیوش مین
پہونچا فوراً سامانِ سفر مہیا کرکے وہ راسخ الاعتقاد طالب اولاد اشرف البلاد
شہر بغداد مین جا پہونچے اور درِ دولت پر حاضر ہوے اور بصد ارادت و عقیدت

شرفِ ملازمت سے فائز ہو کر اپنی لاولدی اور فقرا کی بیدست رسی کا حال تمام و
کمال اوس ینبوع المجد والافضال سے مفصل بیان کیا اور بصد منت اور التجا
یہ عرض رسا ہوے کہ اے افضل الناس اکرم الانفاس یہ عقیدت اساس سخت
پُر ہراس اور بدحواس بحالتِ یاس آپ کے پاس اِس اُمید سے حاضر ہوا ہے
کہ دربار ملائک بار مرجع روزگار سے ناشاد اور نامراد نہ پھر جاے اور زندہ درگور
ہو جاے جب یہ جزع و فزع اوس خوش وضع کی اوس غوثِ صمدانی محبوبِ سبحانی
کے حدِ سماعت مین آئی آپنے اون سے بکمال شفقت و عنایت یہ بات ارشاد
فرمائی کہ اے علی بہ ارادت دلی میری پیٹھ سے اپنی پیٹھ رگڑ اور دلشاد بامراد اپنے
گھر کا رستہ پکڑ ایک فرزند ارجمند ہماری صلب مین باقی ہے وہ اب تیرے
نطفے سے پیدا ہو گا نام اوس مقبول العالمین کا محی الدین رکھنا اور وہ فرزند یگانہ
قطبِ وقت اور ولیِ زمانہ ہو گا شخص صاحب یہ بشارت فیض اشارت زبان معجز بیان
سے سُنکر شادان اور فرحان اپنے وطن کو روانہ ہوے اور جس روز مکان پر پہونچے
اوسی شب کو بصد عیش و طرب بی بی سے ہم بستر ہوے اور نطفے نے اپنے مقام
مین قرار پکڑا بعد انقضاے مدتِ حمل کے حضرت محمد محی الدین پیدا ہوے اونکو انکی
والدہ ہمراہ لیکر خدمتِ عالی درجت مین حاضر ہوئین جبکہ آپ کی نگاہ انور اونکے
چہرۂ منور پر پڑی فرمایا سبحان اللہ کیا فرزند رشید اور مرید سعید پیدا ہوا کہ جو جو
اسرار اولیاے نامدار نے پوشیدہ کر رکھے ہین یہ اونکو آشکارا کریگا اور حضرت
شیخ محمد برہانپوری فرماتے ہین کہ دو ولی کامل اکمل اُمتِ مصطفویہ مین پیدا ہوے
کہ جنکا نظیر ربِّ قدیر نے روے زمین پر آجتک خلق نہین کیا اوّل قطب العالم
حضرت غوث الاعظم دوسرے حضرت شیخ محمد محی الدین عربی کہ صد ہا کتابین

اونھون نے علم توحید مین تصنیف کین منجملہ اونکے فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ ہے

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ ابو الفضل بن قاسم رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ آپ ایکبار
ایام سفر مین ایک شہر مین وارد ہوے اور خراماں خراماں بازار مین پھونچے دیکھا
کہ ایک طباخ بھنے ہوے انڈے دوکان پر بیچ رہا ہے آپنے فرمایا کہ اگر بیضے
بھنے ہوے نہوتے تو اون سے چوزہ ہاے مرغ پیدا ہوکر پرواز کرجاتے ہنوز آپکا یہ کلام
ختم نہوا تھا کہ یکایک اون بیضون مین سے بچے پیدا ہوگئے اور بیضون کو توڑ کر باہر
نکل آئے اور پر فشانی کرنے لگے اس کرامات کے ظاہر ہونے سے آپکی تمام شہر مین
دھوم مچگئی اور سیکڑون آدمی دولتِ خادمیت سے مالامال ہوگئے۔ اور ایک
درویش صاحب ولایت بھی اوس شہر مین رہتے تھے جبکہ اونھون نے آپکی کرامتون کا
شہرہ سنا دل مین گھبرائے اور ایک خادم کی زبانی آپ کو یہ پیام بھیجا کہ آپ
مسافرانہ اس شہر مین وارد ہوے ہین چندروز ٹھہر کر چلے جائین گے اور جو آپ
خودبخود لوگون کو اپنی کرامتین دکھاتے ہین اور اونکو اپنی خادمیت مین داخل
کرتے ہین تو اِس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ میری ولایت مین دست اندازی
کرتے ہین اور لوگون کو میری طرف سے پھیرتے ہین بہتر یہ ہے کہ جلدتر اِس
شہر سے تشریف لیجائیے جب یہ پیام حماقت التیام اوس درویش بدکیش کا آپکے
پاس پھونچا فرمایا کہ مالک الملک وہی وحدہٗ لاشریک ہے کہ جسکے قبضۂ قدرت مین
ملک دنیا اور آخرت کا ہے اور کسی کی طاقت نہین کہ اوسکے ملک کو اپنی ملک
سمجھے اسواسطے کہ کسی کو اپنی جان کا بھی اختیار نہین جسوقت پیکِ اجل اوسکی
روح کے قبض کرنے کو پھونچے گا اوسوقت اوسکو بحکم اذا جاء اجلہم لا یستاخرون

سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ دم مارنے کی مہلت نہ لینے دیگا جب یہ جواب پڑھتا
اوس درویش کو پہونچا فوراً ملک الموت نے اوسکی جان قبض کرلی
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

شعر

ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد | چنان اُفتد کہ تا محشر نخیزد

روایت

بدایۃ الاحوال مین ابن طیال سے منقول ہے کہ ایک روز محمد عبد اللہ سہروردی
کی بی بی نے خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے جامع فضل و
کمال خداوند ذوالجلال نے اپنے افضال لایزال سے اسقدر مال و منال مجھکو
عطا کیا ہے کہ بجز اولاد کے اور کسی چیز کی مجھکو تمنا نہین امیدوار ہون کہ آپ
میرے واسطے دعا کرین کہ ایزد برحق مجھکو ایک فرزند سعادتمند مرحمت فرمائے
آپ یہ التجا اونکی سُنکر بجناب کبریا دست بدعا ہوے کہ اے خالق دوسرا
تو اپنی قدرتِ کاملہ سے اس سائلہ کی صدف مراد کو گوہرِ اولاد سے حاملہ کردے
اور ایک فرزند ارجمند اسکو بخشدے غیب سے یہ آواز آئی کہ اے محبوب قدسی نژاد
یہ نیک نہاد نعمتِ اولاد سے محض نامراد ہے کاتبِ قدرت نے یہ حرف اسکے
صفحۂ قسمت پر تحریر ہی نہین کیا آپ یہ جواب صاف سُنکر مکرر دست بدعا ہوے
کہ اے خالق اکبر بطفیل سید البشر اس خستہ جگر کے حال زار پر اور میری خاطرِ فاتر
کے اعتبار سے نظر کر کہ یہ مضطر میرے در سے بہرہ ور ہو کر اپنے گھر جاوے مُلہم غیب نے
پھر وہی جواب ناصواب سنایا آپ کو عنایت رب الارباب سے کمال استعجاب
آیا کہ اس خوکردہ ناز و نیاز کی دُعا ابتک مستجاب نہوئی بیتاب ہو کر عمامہ اوتار کر

برہنہ سر خالقِ بحر و بر کی جنابِ اطہر مین سر گرِ بقصد التجا دستِ بدعا ہوے کہ اے رب بے نیاز بندہ نواز اس عاجز جانباز کی التجا ہنوز پیش انداز بگاہِ اجابت ہوئی اور عالمِ غیب سے بشارت کی آواز دلنواز نہ آئی بس یکایک روحِ مطہر حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہر کی آکر جلوہ گر ہوئی اور فرمایا کہ اے لختِ جگر ادب کر ادب کر اور عمامہ سر پر دھر رب البشر نے تیری دُعا مستجاب کی اور وہ مضطر اپنے مقصد سے کامور ہوئی آپنے یہ مژدۂ جان پرور بگوش حق نیوش اصغا فرماکر اوس طالبِ اولاد کو مبارکباد دی کہ تو بفضلِ رب العباد اپنے مقصد سے دلشاد اور بامراد اور قید لاولدی سے آزاد ہوئی وہ خوش سیر یہ خبر فرحت اثر سُنکر اور آپ سے رخصت ہوکر شادان اور فرحان اپنے گھر کو گئی اور اوسی شب کو اپنے شوہر کے ہم بستر ہو کر خداوند تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ سے حاملہ ہوئی اور بعد انقضاے ایام حمل کے ایک دختر نیک اختر اوس سے پیدا ہوئی ایکروز اوسکو ہمراہ لیکر آپ کے پاس آئی اور بصد یاس التماس کیا کہ ای اشرف الناس یہ بیٹی ہے اور مجھکو اُمید واثق تھی کہ میرے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا فرمایا کہ اے بی بی مسکین اسکے روے انور رشک قمر پر نظر کر کہ یہ دختر نہین پسر عالیقدر ہے اس فرخندہ فرجام مقبولِ انام کا نام ہمنے شیخ الشیوخ شہاب الدین رکھا ہے اور یہ بڑا طویل العمر ہوگا اور اسکے موے ابرو دراز اور چھاتیان بہت گداز اور دراز ہونگی وہ بی بی آپکے اس اعجاز پُر اسرار کا یہ تماشا دیکھکر بے تحاشا آپکے قدمون پر گر پڑی اور سجدۂ شکر الٰہی بجا لائی اور مدت العمر ہزار دل و جان سے آپ پر قربان رہی

منقول ہے

کہ چھاتیان شیخ شہاب الدین سہروردی کی نہایت لمبی اور موے ابرو اوسی بس دراز تھے کہ وہ اون چھاتیون کو کندھون پر ڈالتے اور مُوے ابرو کو سر پر رکھتے

اور اونکے خاندان عالی شان مین ایسے ایسے اولیاے نامدار ذی وقار پیدا ہوئے
کہ بدرجہ قطبیت پھونچ گئے از انجملہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین
ناگوری ہین اور مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی بھی اونھین کے مریدانِ
خاص سے تھے اور مراتب اور درجات اِن حضرات کے تمام عالم مین
مشہور ہین اور خاندانِ عالی نہاد سہروردیہ آپ ہی سے ایجاد ہوا

روایت

تحفۃ القادریہ مین شیخ ابو الحسن رفاعی سے منقول ہے کہ ایکروز ایک ضعیفہ
آپکی خادمہ روتی پیٹتی خدمتِ عالی درجت مین حاضر ہوئی اور عرض
کرنے لگی کہ اے خداوند میرا فرزند دلبند آج مجھکو تنہا چھوڑکر اور اِس جہان
فانی سے منہ موڑکر راہگراے عالمِ جاودانی ہوگیا اور مجھ نیمجان کو زندہ درگور
کر گیا اُمیدوار ہون کہ آپ میرے حق مین دعا کرین کہ خداوند کردگار مجھ مہجور کو
بھی اِس دارِ ناپائدار سے اوٹھاے اور اوسکے دیدار فرحت آثار سے میرے
دل کو مسرور کردے اوسکی مفارقت کی طاقت نہین رکھتی ہون مُرغ نیم بسمل
کی طرح خاک پر تڑپتی ہون جب اوس محبوب باری نے اوس بیچاری آفت
کی ماری کی یہ گریہ وزاری اور بیقراری بچشم شفقت ملاحظہ فرمائی دریاے
غوثیت موج زن ہوا عالم مراقبہ مین ملک الموت سے ملاقات کرکے اوس
ضعیفہ کے فرزند کی روح کی درخواست کی ملک الموت نے کہا کہ یا حضرت
مین بدون حکم رب العزت کے نہ کسی ذیحیات کی روح قبض کرتا ہون اور
نہ اوسکو واپس دیسکتا ہون جبکہ فیمابین قیل وقال کی نوبت حدکمال کو
پھونچی آپنے بزور محبوبیت اوسدن کی ارواحون کی زنبیل جو اوٹھون سے

قبض کی تھین لپک کر اونکے ہاتھہ سے چھین لی اور کُل ارواحین اوس زنبیل سے نکال کر چھوڑ دین اور اون سے فرمایا کہ قسم ہے تمکو اوسکی عزت اور جلال کی کہ قبضہ قدرت مین جسکے تمام عالم کی جان ہے تم اپنے اپنے قالبون مین گھسکر پھر اوسکو زندہ کردو چنانچہ اوسدن جس قدر آدمیون اور جنون اور جانورون کی روحین قبض ہوئی تھین سب حی القائم ہوگئے اور اپنے اپنے مدفنون سے نکل کر اپنے اپنے گھرون مین پہونچے اور ملک الموت آپکی عدول حکمی کا یہ نتیجہ دیکھہ کر جناب احدیت مین مستغاثی ہوئے حکم ہوا کہ اے ملک الموت اگر تو بپاس خاطر ہمارے محبوب کے ایک روح سے درگذر کرتا تو یہ خفت نہ اوٹھاتا اور ہم ہرگز رنجیدہ خاطر نہوتے اسواسطے کہ فرمان برداری محبوب کی عین تابعداری محب کی ہے

غزل

یہ اوس محبوب حق کی داستان ہے
جو قطب دہر اور غوث زمان ہے

ازل سے اوس ولی کبریا کا
خدائی مین مچا شور و فغان ہے

اوسی کی غوثیت کے دبدبے سے
شیاطین کی زبان پر الاَمان ہے

وہی ہے قرۃ العینین حسنین ؓ
دو عالم کا وہی روح روان ہے

وہی ہے محیئ دین محمد ﷺ
ثنا خوان جسکا ہر پیر و جوان ہے

وہی ہے باعث تنظیم تکوین
وہی فرمانروائے انس و جان ہے

وہی ہے دستگیر جن و آدم ؑ
وہی پشت و پناہ بیکسان ہے

جہان مین جسکی عظمت کا ہے شہرہ
وہی فرزند شاہ مرسلان ہے

دل و جان جسکی صورت پر فدا ہین
وہی محبوب خلاق جہان ہے

تجسس مین ہے جسکے قمری دل ؑ
وہی سرو روان باغ جنان ہے

اوسی کے خارِ فرقت سے تنِ زار
مدد سے اوسکی ہوگا پار بیڑا
کرے محبوبیت کی اُسکے توصیف
یقین یہ آرزو ہے مجھکو رب سے

اوڑاتا دامنون کی دھجیان ہے
وہی ہم عاصیون کا پشتبان ہے
دلِ نادان کی یہ طاقت کہان ہے
وہین پہونچا دے وہ دلبر جہان ہے

روایت

مرآۃ الفیضان مین امامِ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد بیان کثرت اور تواتر کرامات اور خوارق عادات آنحضرت کے لکھا ہے کہ ایک بُڑھیا کے بیٹے کو آپ سے نہایت محبت تھی اور وہ ہر وقت آپ کے دربار مین حاضر رہتا دنیا کے کاروبار سے مطلق سروکار نرکھتا ایک روز وہ ضعیفہ اوسکو ساتھ لیکر آپ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ مینے یہ بیٹا اپنا آپ کو دیا اور للہ حق اپنا اِسے معاف کیا آپ اسکو علم معنی کی تعلیم فرمائیے اپنا خادم خاص بنائیے اور وہ بڑھیا یہ کہہ کر اور اوسکو اوسی مقام مرجع خاص وعام مین چھوڑکر اور آپ بخوشی تمام رخصت ہوکر اپنے گھر آئی اور آپنے اوسکو ایک گوشہ مین بٹھلایا اور ریاضت باطنی مین مشغول فرمایا بعد چند دنون کے ایکروز وہ بُڑھیا خدمتِ عالی مین حاضر ہوئی دیکھا کہ بٹیا ایک گوشے مین بیٹھا چنے چبا رہا ہے اور نہایت حقیر اور لاغر ہوگیا ہے اور آپ بیٹھے ہوے مُرغی کا گوشت تناول فرمارہے ہین اوسنے عرض کیا کہ یا حضرت آپ مُرغی کا گوشت تناول فرماتے ہین اور میرے بیٹے کو خُشک چنے چبواتے ہین یہ کلام اوسکا سُنکر آپنے مُرغی کی ہڈیون پر دست مبارک رکھکر فرمایا قُومِی بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ فوراً وہ مرغی زندہ ہوگئی فرمایا اے بُڑھیا جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائیگا

تب جو اوسکا جی چاہے گا کھائے گا

روایت

خلاصۃ القادریہ مین شیخ داؤد ولی پنجاب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص لاولد اولاد کی خواہش مین آپ کے پاس آیا اور اپنی لاولدی کا حال عرض کیا آپنے اوسکے لیے جناب احدیت مین دعا کی اور فرمایا کہ دعا میری مستجاب ہوئی خداوند کریم تجھکو بیٹا عطا کرے گا وہ شخص یہ خوشخبری سُنکر اپنے گھر گیا اور اپنی زوجہ سے ہم بستر ہوا چنانچہ اوسی شب کو بی بی اوسکی حاملہ ہوئی اور نو مہینے کے بعد ایک بیٹی اوسکے بطن سے پیدا ہوئی جب وہ لڑکی دو چار مہینے کی ہوئی ایک روز اوسکو گود مین لیے ہوے آپکے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ تیرے بیٹا پیدا ہوگا مگر میری بدنصیبی سے یہ بیٹی پیدا ہوئی فرمایا دیکھ یہ بیٹا ہے بیٹی نہین آپ کے فرمانے سے فوراً وہ بیٹی بیٹا ہوگئی وہ شخص آپ کی اس کرامت کی کیفیت دیکھکر دنگ ہوگیا اور سجدہ شکر الٰہی بجالایا اور آپ سے رخصت ہوکر خوشی بخوشی اپنے گھر آیا

روایت

جواہر الاسرار مین ابو العباس آپکے رکابدار سے مذکور ہے کہ ایک بار ایک تجار انواع انواع طرح کے ملبوسات اور عمدہ عمدہ قسم کے تحفہ جات منجملہ اوسکے سات گز کپڑا نایاب زمانہ نہایت نفیس اور بیش قیمت ہمراہ لیکر اس تمنا سے کہ یہ کپڑا فی درعہ بقیمت ہزار دینار خلیفہ وقت کی سرکار مین بیچونگا اور قیمت سے دو چند انعام لونگا اشرف البلاد شہر بغداد مین آیا اور خلیفہ کے دربار مین حاضر ہوکر وہ کپڑا ملاحظے مین گذرانا اور عرض کیا کہ قیمت اس پارچہ نایاب روزگار کی

فی درعہ ہزار دینار ہے خلیفہ نے اوسکو گران قیمت سمجھ کر خرید نہ کیا وہ سوداگر
مایوس ہوکر اوسیوقت رنجیدہ خاطر آپ کے دربار فیض بار مین حاضر آیا اور
وہ پارچہ گران بہا آپ کو دکھایا اور سارا ماجرا اپنا خدمت فیضدرجبت
مین عرض کیا آپنے ایک خادم سے ارشاد فرمایا کہ یہ کپڑا اس سے لے
اور قیمت اسکی اوسکو دلوادے اور جلد اس کپڑے کا پیراہن ہمارے واسطے
سلواکر تیار کروادے جب وہ سوداگر زر قیمت لیکر اور آپ سے رخصت ہوکر
چلا گیا خادم نے فی الفور خیاط کو بلواکر پیراہن مبارک قطع کروایا تھوڑا کپڑا اوسمین
کم پڑا اوسکی اطلاع آپسے کی فرمایا کہ جس قدر کپڑا کم ہوا ہے اوتنا ہماری گلیم
کہنہ کا پیوند اوسمین لگادو خیاط نے حسب الحکم اوسی طرح سے سی کر جلد تر تیار
کردیا جب یہ خبر خلیفہ بدگہر کو پھونچی آتش رشک سے بھنکر کباب ہوگیا اور
وزیر کو بلواکر اوسکی معرفت یہ پیام خجالت التیام آپ کو بھیجا کہ مین نے اس
کپڑے کو بنظر اسراف کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ط خرید
نہ کیا اور آپنے اسراف کا کچھ لحاظ نفرمایا اور وہ کپڑا بیش قیمت خرید لیا اور علاوہ
اسکے وہ سوداگر اپنے دل مین کہتا ہوگا کہ خلیفہ تہیدست ہے یا خسیس جب وزیر
یہ پیام لیکر در دولت پر پھونچا اور دور سے اوسنے دیکھا کہ آپ اوسی کپڑے کا
پیراہن پہنے ہوے بیٹھے ہین اور جس قدر کپڑا اوسمین کم پڑا ہے اوس مقام پر کالے
پرانے کنبل کے ٹکڑے کا پیوند لگا ہی دل مین خیال کیا کہ بیشک جناب محبوب
سبحانی کی نگاہ پاک مین یہ کپڑا بیش قیمت اور کنبل کہنہ بے حقیقت دونون یکسان ہین پس
اس امر لاطائل مین آپ سے گفتگو کرنا محض خلاف عقل اور بے سود اور ترک ادب ہی وہین
سے پلٹ کر خلیفہ کے پاس گیا اور جو حال دیکھا تھا مفصل بیان کیا اوس خام خیال کو

وزیر کی گفتگو سے دونا ملال پیدا ہوا اپنے بیٹے کو بلوا کر اوسکی زبانی وہی پیام
حماقت التیام کہلا بھیجا جب خلیفہ کا پسر کرّو فر سے درِ دولت پر پھونچکر روبرو آیا
آپنے مراقبے سے سر اوٹھایا اور بچشم عبرت اوس بدقسمت کی طرف نگاہ کی ہنوز
کچھ گفت و شنود کی نوبت نہ آئی تھی کہ موکلانِ حاضر الوقت نے اوس بدبخت
کو مع اوسکے تمام ہمراہیون اور ساز و سامان کے اوس مقام سے اوٹھا کر ایک
دشت پُر خار مین گرفتار کیا جب یہ راز طشت از بام ہوا سارے گھر مین کہرام پڑگیا
اور خلیفہ یہ خبر وحشت اثر سُنکر سخت متحیر اور مضطر ہوا اور قصد کیا کہ آپ کی خدمت
عالی درجت مین جاؤن اور اپنی حماقت کی عذرخواہی کرون مگر ملال خاطرِ اقدس
سے یہ خیال کیا کہ کسی اور بلائے ناگہانی مین پھنس نجاؤن اس سے بہتر یہ ہے
کہ پہلے مرشد کی خدمت مین حاضر ہون اور یہ حال عرض کرون اور وہ حضرت
جس طرح ارشاد فرمائین مطابق اوسکے عمل مین لاؤن یقین ہے کہ مطلب دلی
برآئے اور اوس محبوس کی مخلصی ہو جائے غرضکہ وہ پُر ہراس بدحواس اپنے مُرشد کے
پاس پہونچا اور اس واقعۂ جانکاہ سے اونکو آگاہ کیا اوس درویش صفا کیش نے
یہ حال سُنکر ایک نقش لکھ کر اوسکو دیا اور فرمایا کہ آج اسکو زیر سر رکھ کر سونا جو
شخص تجکو خواب مین نظر آوے اوس سے یہ حال کہنا خلیفہ وہ نقش لیکر گھر آیا اور
چار شب متواتر اوسے زیر سر رکھ کر سویا پہلی شب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
اور دوسری شب کو حضرت فاروق اعظم رض اور تیسری شب کو حضرت ذی النورین رض
اور چوتھی شب کو حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ خواب مین نظر آئے
اور فرمانے لگے کہ سید عبد القادر رض جسکو باندھتے ہین وہی اسکو کھولتے ہین
جب پانچوین شب کی نوبت آئی حضرت رسالت مآب کی صورتِ پاک نظر آئی

اور وہی بات اوس سرورِ کائنات نے بھی ارشاد فرمائی کہ فرزند احمد بند
محی الدین کے قیدی کو کوئی چھڑا نہین سکتا اونھین کے پاس جاکر حاضر ہو
تیرا مقصد برآئے گا وہ قیدی رہا ہو جائے گا انجام کار وہ سراسیمہ بحالِ تباہ
اپنے مرشد کے ہمراہ بارگاہِ عالم پناہ مین حاضر ہوا اور بصد عجز و انکسار اشکبار
ہو کر دست بستہ یون عرض کرنے لگا غزل

اَے شہنشاہِ کشورِ توقیر
وہ ہین اللہ کے پیارے آپ
آپ کی وہ جنابِ عالی ہے
جس طرف آپکی نظر پڑ جاے
اپنے افعالِ بد سے ہو کے خجل
اس گنہ گار کی براے خدا
ہجرِ فرزند سے لبون پہ ہے جان
کچھ بنائے مرے نہین بنتی
کسکا مقدور ہے چھڑائے اوسے
اوس بلا سے اوسے رہا کیجے
جسپہ پڑجائے آپ کا سایہ

خاکِ پا آپ کے ہین شاہ و وزیر
کہ نہین دو جہان مین جنکا نظیر
جس سے ہین بہرہ ور امیر و فقیر
ذرہ ذرہ ہو رشکِ مہرِ منیر
در پہ آیا ہے آپ کے یہ حقیر
عفو کر دیجیے شہا تقصیر
بخدا جلد کیجیے تدبیر
ہائے ایسی پلٹ گئی تقدیر
آپ کے حکم سے ہوا جو اسیر
تا کہ ہو جائے شاد یہ دلگیر
خاک گر ہو یقین بنے اکسیر

جبکہ گریہ وزاری خلیفہ کی حد سے زیادہ آپ نے ملاحظہ فرمائی براہِ شفقت
ارشاد فرمایا کہ قصور تیرا معاف کیا پھر ایسی حرکتِ ناشائستہ نکرنا آفت مین
نہ پڑنا اور سر مبارک اوٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا ایک لمحہ کا حل نہ گذرا تھا
کہ وہ پسر مفقود الخبر مع ہمراہیان اور کل سازوسامان سے آکر روبرو حاضر ہوا

اونکو ہمارے روبرو لانا جو اونمین سے ہمارے پسند آئیگا خرید کیا جائیگا اور جو ناپسند
ہوگا واپس کیا جائیگا وہ بیچارا آفت کا مارا آرے بلے کرکے اوس جفا گر سے پیچھا
چھوڑا کے گھر آیا اور خدمتِ عالی مین حاضر ہوکر تمام و کمال حال اپنا عرض کیا اور
سختانِ بیجا کی پاداشس کا خواستگار ہوا آپنے فرمایا اے بابا ہم تم دونون فقیر ہین
اور فقیر کو ذاتِ خاص کے لیے غصہ کرنا اور بدلا لینا خلافِ طریق فقر ہے وہ حلقہ بگوش
حق کوش یہ کلمہ زبانِ معجز بیان سے سنکر خاموش ہوگیا بعد دو چار روز کے پھر عرض کیا
آپنے وہی جواب دیا مجبور ہوکر چپ ہو رہا بعد چند روز کے وقت جذبہ جمال اور جلال
اوس محبوب ایزد متعال کے موقع پاکر عرض کیا کہ اے جامع فضل و کمال جبتک اوس
بدسگال کی تنبیہ کلی نہوگی غلام کو تشفی اور تسلی نہوگی آپ نے جب اوسکا استبداد حد سے
زیادہ ملاحظہ فرمایا ایک مٹی کا پیالہ سامنے رکھا تھا اوسپر کچھ لکھکر اوس خستہ جگر کو عنایت
کیا اور فرمایا کہ اسکو اپنے گھر لیجاکر کسی گوشے مین اوندھا کر رکھدینا موافق ارشاد کے
اوس نور باف نے وہ پیالہ گھر لیجاکر ایک گوشہ مین اوندھا کر رکھدیا فی الفور اوس
صاحب کشور کا مال و لشکر اوس پیالے کے نیچے بند ہوکر خلائق کی نظر سے مستتر
ہوگیا اور والدہ اوس بادشاہ کی بیت اللہ شریف کی زیارت کو گئی تھی
جب وہان سے لوٹ کر اوس مقام پر پہونچی دیکھا نہ پسر ہے نہ شہر ہے نہ ملک ہے
نہ لشکر نہ انسان نہ حیوان فقط ایک کف دست میدان ہے یہ قدرت الہی کا
تماشا دیکھکر سخت گھبرائی جب اوس سے کوئی تدبیر بن نہ آئی مجبور ہوکر ایک درویش
کے پاس کہ اوسی گرد و پیش مین رہتے تھے گئی اور اس واقعہ عجیب و غریب کی کیفیت
اونکو سنائی اوس درویش نے اوسکے حال پر ملال پر ترحم فرماکر ایک نقش لکھدیا اور تاکیدا
کہدیا کہ آج رات کو اسے زیر سر رکھکر سونا جو شخص خواب مین نظر آوے اس سے یہ حال کہنا

خلیفہ اوسکو صحیح اور سالم دیکھ کر آپ کے قدمون پر گر پڑا اور جناب خداوندیگانہ
مین شکرانہ ادا کیا اور آپ سے خوشی بخوشی رخصت ہوکر اپنے دولت سرا
مین آیا اور مدت العمر آپ کا ممنون اور مشکور رہا

روایت

رسالۃ الاولیا مین شیخ ابوالمظفر سے مذکور ہے کہ ایک بار ایام سفر مین آپ
ایک موضع مین تشریف لے گئے اور اسمین ایک نورباف رہتا تھا اپنے
کار مین ہوشیار یکتاے روزگار سال بھر مین ایک تھان منسجہ بزرگ کا
بنکر اپنے ملک کے بادشاہ کے ہاتھ بیچتا اور اوسی کے منافع سے سال بھر
بخوبی اوقات بسر کرتا ہے۔ آپکی تشریف آوری کی خبر سنکر خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوا اور خلعت بیعت سے مخلع ہوکر زمرۂ خدام عالی مقام مین منسلک ہوگیا
اور اوس موضع سے بود و باش ترک کرکے اشرف البلاد شہر بغداد مین آیا اور
آپ کے ہمسایہ مین ایک مکان خرید کرکے رہنے لگا اور اپنے کار مین مصروف ہوا
اور یہ وطیرہ اختیار کیا کہ سال بھر مین دو تھان بناکر تیار کرتا ایک تھان ملبوس
خاص کے واسطے خدمت عالی مین پیشکش کرتا اور دوسرا تھان بادشاہ کے ہاتھ
بیچتا اور اوسکے منافع سے اوقات بسر کرتا آخرکار کسی مخبر ناہنجار نے یہ بات بادشاہ
کے گوش گزار کی کہ اب وہ نورباف خلاف دستور سال بھر مین دو تھان بنکر
تیار کرتا ہے جو تھان عمدہ اور قیمت مین بڑھکر ہوتا ہے اپنے مرشد کی نذر کرتا ہے
اور جو اوس سے مالیت مین گھٹ کر ہوتا ہے اوسکو آپ کے ہاتھ فروخت کرتا ہے
بادشاہ کو اس حال کے سننے سے کمال رنج اور ملال ہوا اور اوسیوقت اوس نورباف
کو طلب کرکے بکلمات سخت پیش آیا اور بتاکید تمام یہ حکم دیا کہ جب وہ دونوں تھان تیار ہون

چنانچہ وہ مضطرب الحال اوس صاحبِ کمال سے وہ نقش لیکر اپنے مقام پر آئی اور شب کو اوسکو زیرِ سر رکھکر سُو رہی جب نصف شب گذر گئی حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الاطہر کو خواب مین دیکھا اور یہ حال آپسے عرض کیا آنحضرتؐ نے جناب ربّ العزت مین التجا کی کہ بارالٰہا وہ کون ایسا عظمت اور مرتبے والا ہے کہ جسنے اِس عاجزہ کے پسر کو مع مال و مُلک ولشکر تہ و بالا کرڈالا ہے ارشاد ہوا کہ وہ ہمارے محبوب اور تمھارے فرزند مرغوب قُرّۃ العین حسنینؓ غوث الثقلین ہین اوس ناعاقبت اندیش سے اونکے خادم عقیدت کیش کی نسبت کچھ بے ادبی واقع ہوئی تھی اوسکی یہ سزا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اوس مقہور غوثیہ کا حال سُنا بمقتضائے رحمتِ کاملہ اوس سائلہ کو ہمراہ لیکر آپ کے پاس تشریف لائے اور اوس معتوب کا حال آپ سے استفسار کیا آپنے اوس نورباف کو روبرو حاضر کردیا اور عرض کیا کہ یہ حال اپنا بیان کرے گا اوسنے جو سانحہ گذرا تھا مفصل گزارش کیا حضرتؐ نے حال اوسکا سُنکر فرمایا کہ اے نور العین وہ نا سزا اپنے فعلِ بد کی جزا کو پہونچگیا اب اوسکی خطا معاف کیجیے آپنے نورباف سے فرمایا کہ تو جاکر اوس پیالے کو سیدھا کر دے حسب الارشاد اوسنے جب گھر جاکر وہ پیالہ سیدھا کر دیا فوراً وہ غائب شدہ مع مال وملک و لشکر روبرو حاضر ہوگیا اور اوس خوش قسمت نے بیٹے کو صحیح اور سلامت دیکھکر جناب ربّ العزت مین سجدہ شکریہ ادا کیا اور بعد چند روز کے وہ بادشاہ خلعتِ خادمیّت سے مشرف ہوکر سعادتِ ابدی اور دولتِ سرمدی سے بہرہ ور ہوگیا غزل

یہ خاصانِ الٰہی جسکو دل سے پیار کرتے ہین
نکالیک بحرِ غم سے اوسکا بیڑا پار کرتے ہین

اِنھین گلہائے گلزارِ جہان کے یہ شگوفے ہین
دلِ پُرخار کو رشکِ گل و گلزار کرتے ہین

اِنھین مقبولِ درگاہِ الٰہی کی یہ خصلت ہے
نظر سے خفتگانِ مرگ کو بیدار کرتے ہین

یہی مہرِ منیرِ مشرقستانِ جلالت ہین
جو ذرّے کو گھہ سے مطلعِ انوار کرتے ہین

یقین اپنے وہی محبوب ایزد پیر مرشد ہین | جو ادنے اکو ولی حضرت جبار کرتے ہین

روایت

تلخیص القلائد مین شیخ ابو مسعود احمد بن ابو بکر حریمی سے مروی ہے کہ شیخ احمد جام
زندہ فیل خادم خاص الخاص ابو سعید ابو الخیر بڑے ولی دلیر شیر پر سوار ہر امصار
و دیار کی سیر کرتے پھرتے اور جس شہر اور دیہ مین وارد ہوتے وہانکے باشندے
اونکا یہ جاہ و جلال دیکھہ کر تھرا جاتے اور شیر کی خوراک کے واسطے فوراً ایک
گاے موٹی تازی ڈھونڈ ڈھانڈھ کر بہم پہونچاتے اور بے درخواست بھیجدیتے
قضا را ایک شہر مین وارد ہوے اور وہان کے صاحب ولایت سی حسب عادت
ایک گاے طلب کی اونھون نے گاے تو بھیجدی مگر یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ کے
بغداد شریف مین پہونچنے کی نوبت آئیگی تو آپ کے شیر کی بخوبی ضیافت ہو جائیگی
یقین ہے کہ پھر اوسکو غذا کی حاجت نرہے اور آپ کو ہر روز یہ دقت اوٹھانی نہ پڑے
شیخصاحب یہ کلام ظرافت التیام اوس صاحب ولایت کا سُنکر از خود رفتہ ہو گئے
اور علی الصباح وہان سے بغداد شریف کو تشریف لیگئے اور حسب دستور خادم کی زبانی
حضرت محبوب سبحانی کے پاس کہلا بھیجا کہ احمد جامی ولی نامی آج اس شہر مین
رونق افروز ہوئے ہین اونکی سواری کے شیر کے واسطے جلد ایک گاے موٹی تازی
بھیجدیجیے آپنے اوس خادم سے فرمایا کہ تو چل ہم گاے بھیجے دیتے ہین وہ خادم
واپس گیا اور جو کچھہ آپنے فرمایا تھا اون سے کہدیا وہ جواب باصواب سُنکر
کہنے لگے اگرچہ یہ امر مراتب عُلیا شیخ عبد القادر رضہ سے خلاف تھا کہ وہ ہمارے شیر
کی خوراک کے لیے گاے بھیجنے کا اقرار کرتے مگر یہ ہماری ولایت کا زور و شور ہے

اور قبل اس سے کہ شیخصاحب بغداد شریف مین تشریف نہ لائے تھے آپنے
باورچی مطبخ خاص سے فرمایا تھا کہ شیخ احمد جام ہمارے شہر مین آنے ہین
اونکے شیر کی ضیافت کے واسطے ایک گاے خوب فربہ تلاش کر رکھو غرضکہ
بعد جانے خادم کے آپنے ایک گاے عمدہ اونکے شیر کی خوراک کیواسطے بھیجدی
جس وقت وہ گاے روانہ ہوئی ایک کتا بردی نہایت ضعیف اور لاغر کہ شہ
دردولت پر پڑا رہتا تھا خود بخود اوس گاے کے ہمراہ ہو لیا جب وہ گاے
شیخصاحب کے روبرو پہونچی شیر کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ لے اپنی خوراک اور وہ
یہ بات سنکر گاے پر جھپٹا ہنوز اوس تک پہونچنے نہ پایا تھا کہ کتے نے لپک کر
شیر کا ٹینٹوا لیا اور اوسکے حلقوم کو چبا کر کاٹ دیا وہ شیر بیجان ہو کر زمین پر گر پڑا
کتے نے جھپٹ کر اوسکے شکم کو ناخون سے چاک کر ڈالا اور اوس گاے کو
ہکاتا ہوا دردولت پر پہونچا اشعار

آن سگے کو گشت در کویش مقیم	خاکپائیش بہ ز شیران عظیم
وان سگے کو باشد اندر کوے او	من بشیران کے دہم یک موے او

اور شیخصاحب یہ حرکت اپنے مرکب کی دیکھکر بحر خجالت مین غرق ہو گئے
اور عذر خواہی کے واسطے خدمت فیضدرجت مین تشریف لائے آپ ان سے
بغلگیر ہوے اور بہ تعظیم پیش آئے اور اونکی دعوت کی تیاری کا حکم دیا غرضکہ
دو چار روز باہم خورد و نوش کی صحبت رہی پھر شیخصاحب آپ سے خوشی خوشی
رخصت ہو کر اپنے وطن کو تشریف لے گئے ۵

روایت

عارف کامل ولی اکمل شیخ عبد اللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ خوارق العادات کے

پچیسوین باب مین لکھتے ہین کہ مین نے خواجہ سرمست بخاری قدس سرہ الباری سے سُنا ہے کہ ایک روز جناب محبوبِ سُبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بالائے بام تشریف لیجا کر اور بخارا کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ جب ہم اِس جہان فانی سے رہگرائے عالمِ جاودانی ہو نگے اوسکے ڈیڑھ سو سال کے بعد ایک صاحب کمال بخارا مین آشکارا ہونگے اور بہاءالدین نقشبند اونکا نام ہوگا ہمارے خوان نعما سے انواع اقسام طرح کے نعمات عظمیٰ حاصل کرینگے اور مفصل کیفیت اس حکایت کی یہ ہے کہ جب خواجہ بہاءالدین نقشبند خواجہ امیر کلال کی بعیت سے مشرف ہوے امیر صاحب نے اونکو نہایت شفقت اور مہربانی سے حکم دیا کہ تم اسم ذات کا شغل کیا کرو آپ بحسب ارشاد مرشدِ کامل ہر وقت بجان ودل اوسی شغل سے شاغل رہتے تھے مگر تصور کامل اوس اسم اعظم کا جیسا کہ چاہیئے آپ کے صفحہ خاطر پر نہ جمتا تھا آخر سخت مضطر اور پریشان خاطر ہوے اور مُرشد سے رخصت ہوکر آوارہ دشتِ غُربت ہو گئے ناگاہ ایک روز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی ملازمت سے مشرف ہوے اور اپنی آوارگی اور بیچارگی کا حال تمام و کمال اون سے مُفصل بیان کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسم اعظم مجھکو حضرت قطب العالم غوث الاعظم سے حاصل ہوا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ کسی کو اِس سے آگاہ نہ کیجیو تم اگر جنابِ غوثیہ مین رجوع لاؤ تو یقین کامل ہے کہ آپ تمھاری دستگیری فرمادین اور جملہ مقاصد دلی اور مآربِ قلبی تمھارے حاصل ہو جاوین چنانچہ اوسی شب کو حضرت خواجہ صاحب الغیاث الغیاث یا محبوب السبحانی کہتے کہتے سو گئے اور عالمِ خواب مین آپ کی ملازمت سے مُشرف ہوے اور آپنے بکمال اخلاص

حسب درخواست دست راست خواجہ صاحب کا دست مبارک سے پکڑ کر
انگشت شہادت سے اسم اعظم اونکے کف دست پر نقش کردیا خواجہ صاحب اِس نعمت
غیر مترقبہ کے حاصل ہوجانے سے ہزار ہزار جان و دل سے آپ کے ممنون اور
مشکور ہوے اور اوسی کی برکت اور عظمت سے بدرجہ علیہ ولایت مفتخر اور ممتاز
ہوکر پیشواے اصحاب طریقت اور مقتداے ارباب شریعت اور حقیقت ہوگئے
اور وہ اسم اعظم عطیہ حضرت غوث الاعظم اونکے صفحہ خاطر عاطر پر ایسا منقش
ہوگیا کہ جب وہ ذی وقار تھان کمخواب کا بنکر تیار کرتے بجاے گلہاے
رنگین اور نقشہاے زرین وہی اسم اعظم اومنین منقوش ہوجاتا اور خواجہ صاحب
بالقاب نقشبند اسی سے مشہور ہین

غزل

لوحِ دل پر نقش ہے تصویر اپنے پیر کی
فرش سی جسنے منور کردیا ہے تا بعرش
بارگاہِ حضرتِ معبود مین باعزّ و قدر
فرطِ استحکام سے رفعِ حوائج کے لیے
دامنِ دل کو دُرِ مقصود سے کرتی ہے پُر
ایک ہی حملہ مین ہوتی ہے صفِ اعدا دو نیم
گردبادِ کثرتِ عصیان کا طوفان دیکھکر
عالمِ ایجاد کو جسنے مسخر کرلیا

خاک کو کرتی ہے زر اکسیر اپنے پیر کی
لمع شمع طور ہے نور اپنے پیر کی
ہی ملائک سے بڑھی توقیر اپنے پیر کی
قطب سے ہے لاتجم تدبیر اپنے پیر کی
منبع اعجاز ہے تقریر اپنے پیر کی
برق سے ہے تیز تر شمشیر اپنے پیر کی
ہوگئی یہ خاک دامنگیر اپنے پیر کی
کیا محل ہے یقین تسخیر اپنے پیر کی

روایت

لطائف الغرائب مین سید محمد گیسو دراز نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہین کہ ہمنے
شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہٗ سے سُنا ہے کہ جب مرتبہ غوثیت اور محبوبیت

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو بارگاہ رَبّانی سے مرحمت ہوا
جمعہ کے دن آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ پر
طاری ہوئی اوسی حال مین زبانِ صدق مقال پر یہ کلمہ جاری ہوا
قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلیٰ رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ جملہ سالکانِ طریقت نے اپنی اپنی
گردنین جھکادین اور بجان ودل اس ارشاد واجب الانقیاد کو قبول کیا
اوسوقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا عالم شباب تھا ملک خراسان کے
پہاڑون مین بعبادت اور ریاضت مشغول تھے بمجرد استماع اس ارشاد کے
گردنِ انقیاد ایسی جھکائی کہ پیشانی مبارک زمین سے مل گئی اور فرمایا قَدَمَکَ
عَلیٰ رَاسِیْ وَعَیْنِیْ اور آپ پر یہ حال کشفِ باطنی سے منکشف ہوگیا فرمایا کہ پسر
غیاث الدین چشتی رح رقاب اولیا سے گردن جھکاتے ہین تمام اولیاے ہمعصر سے
سبقت لیگیا یقین ہے کہ جلد وہ فرزند ارجمند ملکِ ہند کا شہنشاہ ہو اور مولانا
جمال الدین سُہروردی سیر العارفین مین تحریر فرماتے ہین کہ خواجہ
معین الدین چشتی رح نے چوبیس۲۴ برس کی عمر مین حضرت محبوب سبحانی کو
ملک عراق کے پہاڑون مین سیر کرتے ہوے پایا اور پانچ مہینے اور ساتھ دن
صحبت اکسیر خاصیت مین تشریف رکھکر انواع انواع افاضات اور افادات
صوری اور معنوی سے بہرہ ور ہوے اور عمر خواجہ صاحب کی ننانوے ۹۹ یا
اٹھانوے ۹۸ برس کی ہوئی اور سنہ ۶۳۲ چھ سو بتیس ہجری مین آپنے انتقال فرمایا
اور سید آدم دینوری نقشبندی نکات الاسرار مین لکھتے ہین کہ شیخ فرید الدین
گنج شکر ارشاد فرماتے تھے کہ اگر مین عہد دولت عہد غوثیہ مین ہوتا آپ کے
قدمِ مبارک سر پر رکھتا اور آنکھون سے لگاتا اسواسطے کہ ہمارے مرشد ارشد

جناب خواجہ معین الدین چشتی نے ایسا ہی کیا۔ اور شیخ نور اللہ نبیرہ شیخ
فقیہ الحسن قدس سرہٗ لطف قادریہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت
خواجہ معین الدین چشتی آپکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوے ولایت ملک
عراق کی درخواست کی آپنے فرمایا کہ وہ ولایت شیخ شہاب الدین سہروردی کے سپرد
ہوگئی اور ولایت ملک ہند تمکو عنایت ہوئی اوسوقت عمر حضرت خواجہ معین الدین
چشتی رح کی چوبیس برس اور عمر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی بائیس برس کی تھی

روایت

خلاصۃ القادریہ مین شیخ ابوالنجیب سہروردی سے مذکور ہے کہ جب عالم ارواح
مین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ کو ہاتف غیب نے یہ خبر فرحت اثر سنائی
کہ اے بایزید ہمارے محبوب سعید نے یہ کلمہ جو اپنی زبان سے کہا ہے کہ قدمی
ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اور اوسکی تعمیل کے واسطے ہر صاحب ولایت پر
ہماری بارگاہِ عالم پناہ سے جو حکم نافذ ہوا ہے وہی حکم تمپر بھی جاری ہے حضرت
بایزید نے یہ ارشاد واجب الانقیاد بگوش جان سنکر بمزید استعجاب جناب
رب الارباب مین عرض کیا کہ اے احکم الحاکمین تیرا فرمان والاشان واجب
الاذعان ہے مگر یہ بندہ درگاہ آگاہ ہو کہ شیخ عبدالقادر رح کو کونسی خصوصیت
مجھسے زیادہ تر حاصل ہے ارشاد ہوا کہ اے بایزید اوس محبوب کو تین خصوصیتین
ایسی حاصل ہین کہ اور کسی ولی کو نصیب نہین ہوئین اول یہ کہ وہ فرزند مصطفےٰ
اور قرۃ العین مرتضےٰ اور جگر گوشہ فاطمۃ الزہرا ہے دوسرے یہ کہ تو فارغ
مشغول تھا اور وہ مشغول فارغ ہے تیسرے یہ کہ وہ ہمارا محبوب مرغوب ہے
پس جو ولی اوسکے حکم کو تسلیم کرے گا سعادت دوجہانی سے فائز ہو جائیگا اور

اذعان
ماننا
گردن نہادن
فرمانبرداری
۱۲

اگر انحراف کرے گا مرتبہ ولایت سے گر جائے گا اِس کلام کے سُنتے ہی اوس
ذی احترام نے گردن جُھکا دی اور عرض کیا سَمِعنَا وَ اَطَعنَا وَ قَدَمہٗ عَلٰی

رَاسِیْ وَ اَبِیْ وَ جَدِّیْ غزل

عجب شانِ جنابِ مُستطابِ غوثِ عالم ہے
کہ جنکے نامِ نامی مین خواصِ اسمِ اعظم ہے

کیا ہے جسکی تیغِ ناز نے مجروح عالم کو
قبولِ بارگاہِ حق وہی محبوبِ اکرم ہے

وہی غوّاص ہے بحرِ کمالِ فضل و حدّیت
کہ وصلِ شاہدِ مقصود سے ہر لحظہ ہمدم ہے

وہی عقدہ کشائے سرِّ مکتوم ولایت ہی
وہی خلوت سرائے قدس کا ہمراز و محرم ہے

شکستہ جسکی ہیبت سے دلِ ناپاک شیطان ہے
شگفتہ جسکی صورت سے گلِ گلزار آدم ہے

یقین مطلق نہین نفسِ لعین کے مکر کا ڈر مجکو
محافظ اور نگہبان اپنا وہ پیرِ معظم ہے

روایت

خلاصۃ المفاخر مین شیخ عبد القادر شامی قدس سرّہٗ سے منقول ہے کہ جب بارگاہ
خالقِ رازق سے یہ حکمِ ناطق نافذ ہوا کہ کل اربابِ ولایت اور اصحابِ کرامت
ہمارے محبوب مرغوب کا قدمِ مبارک اپنی اپنی گردنون پر رکھین اور سعادت
دارین حاصل کرین چنانچہ حسب الارشاد تمامی اولیاے عالی نہاد نے اپنی اپنی
گردنین جُھکا دین مگر پیرِ اصفہان شیخ صنعان نے اوس حکمِ ناگزیر ربِ قدیر کا
براہِ تحقیر یہ جواب دیا کہ قَدَمہٗ عَلٰی رِقَابِ الخَنَازِیر پس یہ تقریر
اوس بد تقدیر کی سخت ناگوار جناب پروردگار ہوئی فوراً پیشگاہ حضرتِ باری سے
حکمِ انتقام جاری ہوا اور شیخصاحب اپنے معتقدانِ ذی وقار سے چالیس
مریدانِ خوش شعار کو از انجملہ شیخ محمد مغربی اور شیخ فرید الدین عطار تھے
ہمراہ لیکر بقصد زیارت بیت اللہ شریف کو تشریف لے چلے رفتہ رفتہ بعد

قطع منازلِ کثیر ایک شہر دلپذیر مین پھونچے دیکھا کہ ایک کافر بدگہر زشت سیر ذمیم الانجام کے
بام پر ایک نازنین گلفام سمن اندام مہر پیکر رشکِ قمر پروعنبرین گیسو و شکیب دم فریب جلبے منی
دربر وعصابہ چینی برسر کرسی زرّین پر بیٹھی ہے شیخصاحب اوس غارتگر فریب کے خدنگِ نگاہ
سے ہا منظر ہوتے ہی مجروح جگر ہوکر مرغِ نیم بسمل کے مانند خاک پر لوٹنے اور بیساختہ
زبانِ حال سے دیوانہ وار یہ اشعار پڑھنے لگے رباعی

غضبِ غارتگر جان ست روے آن پریروئے	عجب لعبت فرنگی زادہ زُنّار گیسوئے
رُخ چون مہر بو چون گل معاذ اللہ غلط گفتم	ندارد مہر چنین روئ ندارد گل چنین بوئے

غرضکہ شیخصاحب ایسے اسیر گیسوے خمدار اور ہدفِ ناوکِ مژگانِ خونخوار اوس لعبت
طرّار نگارستان فرخار کے ہوے کہ مطلق دین و ایمان اور تن و جان کی خبر نرہی
جس وقت غشی سے ہوش مین آتے خوشی خوشی یہ شعر ارشاد فرماتے شعر

دل کہ دربندِ سرِ زلفِ چلیپا کردم	خوش زر قلب بشب بُردم و سودا کردم

اور دن بھر اوس کافر کے گھر کو بیت الحرام حرام سمجھکر طواف مین مشغول رہتے اور تمام شب
آہ وزاری اور اختر شماری مین بسر کرتے جبکہ جذبۂ دلی اور ولولۂ قلبی حد سے تجاوز کر گیا بمصداق
القلبُ یھدِی اِلَی القلب کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اوس ستمگر کے دل مین بھی کچھ کچھ
اثر پیدا ہوا اکثر اٹھکھیلیون سے درپردہ رمز و کنایہ اور کنِ انکھیون سے علانیہ نظارے اور اشارے
ہونے لگے اور اوسکے شکریہ مین شیخصاحب ہزار جان مرہون منت ہوتے اور یہ شعر ارشاد فرماتے شعر

چہ نامے کہ سواے نامِ تو ام	درم ناخریدہ غلامِ تو ام

انجام کو جبکہ یہ راز طشت از بام ہوکر زبان زد ہر خاص و عام ہوا کسی مخبر صعت سیر نے
یہ خبر ذلّت اثر من وعن اوس دختر سیمتن بر کے پدر بدگہر کو پھونچائی وہ بدذات
یہ بات واہیات سُنکر سخت گھبرایا اور اُسی وقت دل سے سوچکر اوس بے تمیز نے یہ بات

تجویز کی کہ مقتضاے عقل یہی ہے کہ اس امر مین غیرت اور ذلت کو مطلق دخل ندون اور جلد تر اِس مرد مسلمان کو بحکمت عملی اپنے دین مین لا کر اِس ہرن دین و ایمان سے ہم وصل کر دون کہ اِس مرض لادوا کی سریع التاثیر بجز اِس دوا کی اور کوئی دوا نہین پس اوس فرشتہ خو کو اس زشت رو نے روبرو بلوا کر دوبدو یہ گفتگو کی کہ اگر تمکو اس گلرو کی ہمبستری کی آرزو ہے تو جو کچھ ہم حکم دین اوسکو بجان و دل بجا لاؤ اور بخیر وصل دلبر کے مزے اوٹھاؤ وہ برشتہ جگر یہ بات اوس بدذات پر فطرت کی زبان سے سنکر فرط مسرت سی ایسے بیخود ہوی کہ جامہ سے باہر ہو گئے اور فرمانے لگے اٰمنّا وصدّقنا نعوذ باللہ منہا مجکو بجا آوری ارشاد واجب الانقیاد سے کیا عذر ہے جلد اوسکو ارشاد فرمائیے بسر و چشم بجا لاؤن اور مقاربت طرفین حاصل کرون شعر

زفرط لطف و اشفاق تو از دل آرزو دارم	ہران کاریکہ فرمائی بجان و دل بجا آرم

تب اوس پلشت نے اوس نیک سرشت کو یہ حکم دیا کہ چھ مہینے برابر گھر سے پیشتر جنگل مین جا کر اور ہمارے خوکون کے گلے سے دو خوک موٹے تازے باورچیخانہ کے صرف کیواسطے اپنے سر پر اوٹھا لایا کر اگر تو اِس کام کو بخوبی تمام انجام دیگا تو بیشک شاہد مراد سے شادکام ہوگا مثل مشہور ہے کہ خدمت سے عظمت حاصل ہوتی ہی شعر

ندیدی بندہ ناچیز انسان	زطاعت میشود مقبول رحمان

غرضکہ شیخصاحب بلاناغہ ہر روز علی الصّباح جنگل کو جاتے اور وہان سے دو خوک خوب فربہ سر پر لاد کر دوڑتے ہوے تشریف لاتے اور اون خوک خورون کے راتب خاص کو اونکے باورچیخانہ مین پہونچایا کرتے اور جو مریدانِ حق آگاہ اونکے ہمراہ تھے پیر روشنضمیر کا یہ حال خراب دیکھ کر بیتاب اور پُر اضطراب بجناب رب الارباب اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکْشِفُ السُّوْءَ داد خواہ ہوکر یون عرض رسا ہوے کہ اے عالم الغیب و الشہادہ نفس سرکش کی شرارت تجھپر ہویدا اور تیرا نام رحیم کریم ستار و غفار ہے بتصدق حضرت سید البشر

اِس معتوب کی خطا سے درگذر غیب سے آواز آئی کہ تمھارے پیر سے بے ادبی
لا یعنی محبوب سبحانی کی جناب مین ہوئی ہے اوسکی معافی بھی اوسی کی ذات
خاص سے متعلق ہے اور یہ مغرور ہمارے حکم سے فرار کرکے بر سر انکار آیا اور مقہور ہوا
اور تم ہماری بارگاہِ عالی لاوبالی سے اوسکے عفو تقصیر کے طلبگار ہو جب یہ
خطاب پُر عتاب اون مریدون نے بگوشِ جان سُنا خجالت سے سر در گریبان
ہو کر خاموش ہو رہے - القصہ جب میعاد اوس کام کے اختتام کو پہونچی اوس
نا فرجام نے زبانی اوس گل اندام کے اوس پیر ناکام کو شادی کا پیام دیا
اور خود درستی سامانِ کتخدائی مین مصروف ہوا جب اسباب ضروری مُہیّا
ہو گیا تب اوسنے شیخصاحب کو بُلوا کر کہا کہ اب مجکو شادی کر دینے مین بجز
اِسکے اور کوئی عذر نہین کہ تم مسلمان تابع دینِ اسلام ہو اور ہم مطیع مِلت
مسیح علیہ السلام بس کیونکر رشتۂ مناکحت فیما بین منعقد ہو اگر تم اپنے دین سے
انکار اور ہمارے دین کا اقرار کرو تو ایفاے وعدے مین مجکو اور کوئی عذر
نہین اوس مسلوب الحواس نے یہ جب یہ کلام خباثت التیام اوس خنّاس نحبت اساس
کا سُنا دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ یہ بندہ بسر و چشم حاضر ہے مطابق اوسکے
اوس دیُّوس منحوس نے اوس دخترِ پری پیکر کو زیور اور لباس پُر زر سے آراستہ
اور پیراستہ کرکے اور شیخصاحب کو غسل صحت دے کر مسند دامادی پر
جلوہ گر کیا اور اوس قوم لیئم مین یہ رسم قدیم سے جاری تھی کہ پہلے دولہ کو مسند پر
بٹھا کر دولھن کے ہاتھ سے کباب خنزیری گزک کے ساتھ شراب انگوری پلواتے
اور بعد اوسکے اون دونون کو منعقد کرتے چنانچہ اوسی آئین کی پابندی کے مطابق
اوس نازنین نے اپنے دست رنگین سے ایک جام بادۂ گلفام سے بھر کر بصد ناز و انداز

شیخصاحب کے روبرو گیا اور کہا شعر

بنوش بادہ کہ ایّامِ غم نخواہد ماند	چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند

پس شیخصاحب یہ شفقت اور عنایت اوس دشمن دین اور ملت کی دیکھکر جامے
سے باہر ہو گئے اور فرمانے لگے شعر

مریضِ زادم آخر چہ جاے پرہیز است	بیار بادہ کہ مینائے عمر لبریز است

اور بصد ذوق اور شوق مستعد اور آمادہ ہوے کہ اوس قتالہ کے ہاتھ سے
وہ پیالہ لیکر بیخوف و خطر نوش کر جائین اور غم دنیا و مافیہا فراموش فرمائین
اس حالت پُر آفت کو دیکھکر شیخ فریدالدین عطار زار زار اشکبار ہو کر
با دلِ بیقرار اور سینہ فگار یہ اشعار پڑھنے لگے شعر

المدد اے غوث جیلان المدد	المدد اے پیرِ گیلان المدد
المدد اے مقتدائے دو جہان	المدد اے شاہِ شاہان المدد
المدد اے دستگیرِ بیکسان	المدد اے قطبِ دوران المدد
المدد اے کعبۂ دل المدد	المدد اے قبلۂ جان المدد
بر تو مخفی نیست حالِ زارِ ما	المدد اے بحرِ فیضان المدد

اور اُسوقت وہ محبوبِ خدا واسطے نماز عشا کے بیٹھے وضو کر رہے تھے دستِ مبارک
مین تھوڑا پانی لیکر ہوا پر پھینکا اور وہ پانی مدد محبوب سبحانی قدرتِ یزدانی سے
چشم زدن مین اوس پیر صنعان کے مُنہ پر اس زور سے جا کر پڑا کہ تمام اعضا مین اوسکے
آپ کی عظمت اور ہیبت سے رعشہ پڑ گیا اور ایسا خوفِ خدا اوسکے دل مین پیدا ہوا
کہ فوراً پیالہ شراب کا ہاتھ سے پھینک گریان و نالان اوس دشمن دین و ایمان کے
مکان سے بھاگ کر بیابان کا رستہ لیا اور ایک صحرا مین پہونچکر ہفتہ بھر سجدے مین

پڑا رو یا گیا در آیجاب اشکون سے مُنہ دھویا گیا جب نوبت بجان اور کارد
بہ استخوان آئی ہاتف غیب نے یہ خبر سُنائی کہ اے معتوب جتبک تو اوس
محبوب مرغوب سے قصور اپنا معاف نہ کرائے گا ہماری بارگاہِ عالم پناہ مین بار نپائیگا
جب اِس ارشاد واجب الانقیاد سے شیخصاحب آگاہ ہوے وہ مقہور الٰہی مع خادمان
ہمراہی اشرف البلاد شہر بغداد کو راہی ہوے اور بہزار جانکاہی پیادہ پا قطع مسافت
کر کے دربار فیض بار مین دولتِ احضار سے کامگار ہوے اور بصد عجز و
انکسار عفو تقصیر کے خواستگار ہو کر زبانِ استعذار سے یون گہربار ہوے

غزل

دست بستہ درِ دولت پہ سیہ کار آیا
جرم کا اپنے مُقر ہو کے خطاوار آیا

در بدر خاک بسر سخت پریشان ہو کر
آپ کے در پہ شہا یہ جگر افگار آیا

زخمی تیر عتابِ نظرِ قہرِ خدا
بے نوا بانہ شفاعت کا طلبگار آیا

کیجیے جلد شہا بہر خدا اسکو رہا
سرنگون دامِ مصیبت کا گرفتار آیا

منفعل ہو کے خطا سے یہ گنہگار یقین
آپ کے لطف و عنایت کا سزاوار آیا

جب شیخصاحب کی یہ بیقراری اور عجز و انکساری اوس مقبول باری کے ملاحظہ
اقدس مین آئی فرمایا ہمنے تمھاری تقصیر معاف فرمائی اور بفرط اخلاص دلی
اوس ولی کو مصافحہ اور معانقہ سے ممتاز اور خلعتِ ولایت سے دوبارہ سرفراز کیا

غزل

جنابِ غوث الاعظم وہ حبیبِ پاک یزدان ہین
کہ از سر تا بپا ابرِ کرم دریای فیضان ہین

وہ محبوبِ خُدا ہین وہ کہ جنکے حکم ناطق کی
دد و دیو و بشر جن و ملائک زیر فرمان ہین

نہین ایسا ہوا کوئی ولی مخلوقِ عالم مین
کہ جیسے وہ قبولِ بارگاہ خاص سبحان ہین

نہو کیونکر جناب پاک اونکی قبلۂ عالم
ہزارون ہوتے ہین اہلِ حوائج بہرہ ور اونسے
وہی ہین قطبِ اعظم اور وہی غوثِ دو عالم ہین
شرِ اعدای دین سے کچھ نہین خوف و خطر اونکو

کہ وہ شاہنشہ اقلیم فقر و فخر و عرفان ہین
کہ وہ سر دفتر اربابِ فضل و جود و احسان ہین
ہزارون جان سے جنپر دل و جان دونون قربان ہین
یقین وہ قرۃ العین جنابِ شاہ مردان ہین

بعد اوسکے شخص صاحب چندروز خدمت عالی مین رہے جب مقاصد دلی سے بخوبی فیضیاب ہوے آپ سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو تشریف لے گئے

روایت

لطائف غرائب مین حضرت اشعار

خواجۂ خواجگان اہلِ یقین
مرشدِ چشتیان اہلِ بہشت
خسرو ہند والی اجمیر

سرورِ جملہ اولیاے امین
رہبر طالبانِ صدق آئین
شہِ دین خواجۂ معین الدین

رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک روز ایک خادمِ جان نثار جناب قطب روزگار حضرت غوث الابرار کا مع چند یار غمگسار بعزم سیر فصل بہار ایک گلزار رشک فرخار مین پہونچا اور عروسانِ چمن کے نقش و نگار کی لطافت اور نزاکت کی کیفیت دیکھتا ہوا ایک سبزہ زار مین آیا دیکھا کہ ایک مار سیہ ریشہ ہاے گیاہ مین چھپا ہوا بیٹھا ہے بیک ضرب عصا کام اوس موذی کا تمام کیا جس وقت وہ مار خونخوار فی النار ہوا فوراً ایک غبار آندھی کا سامنے سے نمودار ہوا اور چشم زدن مین تمام دشت اور صحرا کو تیرہ و تار کردیا اور اس زور و شور سے طوفان ہوا کو وہ ریا کا برپا ہوا کہ اوس خادمِ باوفا کو بہو پرکاہ رفقا کی نگاہ سے مثل عنقا غائب کردیا ہر چند ہمراہیون نے چارسو دوڑ دھوپ کرحتی الامکان خوب جستجو کی مگر کہین سراغ اوسکا نہ ملا

عاجز ہوکر بیٹھ رہے دو گھڑی کے بعد کیا دیکھتے ہین کہ وہ یار وفادار خلعتِ خسروانہ
دربر کیے اور تاج شاہانہ سر پر رکھے باد پاے باد رفتار پر سوار جنگل سے نمودار ہوکر
ہمراہیون کے پاس آکر موجود ہوا یارون نے اوسکو جب اِس حیثیت سے دیکھا
ماجراے گذشتہ کی کیفیت پوچھی اوسنے بیان کیا کہ جسوقت مینے اوس سانپ
کو مار ڈالا اور گرد و باد طوفان بپا ہوا اور اِس دشت و صحرا کو تیرہ و تار کر دیا
اوسی تاریکی مین کچھ لوگ مہیب صورت مجھپر ظاہر ہوے اور میرے دونون ہاتھ
رسی سے خوب مضبوط باندھ دیے اور ہاتھون ہاتھ اوٹھا کر مجھکو ایک مکان عالیشان
مین لے گئے وہان کیا دیکھتا ہون کہ ایک بادشاہِ عالیجاہ تختِ مرصع پر پُر غضب شمشیر
برہنہ ہاتھ مین لیے بیٹھا ہے اور ایک لاش کسی جوان تناور کی خون مین تربتر
زیرِ تخت فرش پر پڑی ہے اور اوس بادشاہ نے بچشم قہر میری طرف دیکھکر
فرمایا کہ اے روسیاہ کس راہ سے تو نے اِس بیگناہ کو مار ڈالا مینے کہا کہ اے بادشاہ
ذیجاہ بظاہر یہ خطا مجھسے سرزد نہین ہوئی اِسواسطے کہ ہر فرد بشر اِس فعلِ بد سے
بخوبی آگاہ ہے کہ قتلِ عمد سے بڑھکر کوئی گناہ نہین مخبرون نے عرض کیا کہ بیشک
قاتل اِس مقتول کا یہی نامعقول ہے کہ آلۂ ضرب خون آلود اِسکے پاس موجود ہے
یہ کلام خصوصیت التیام اونکا سنکر مین نے جواب دیا کہ البتہ اِس آلہ سے مینے
ایک کالا سانپ بمصداق حدیث پیغمبر رب الارباب کہ اُقتلوا المُوذِی قَبلَ الاِیذَا
مارا ہے اوسکے قصاص کا شرعًا حکم نہین اوسکے جواب مین بادشاہ نے کہا کہ اے
نامعقول وہی میرا فرزند مقتول ہے کہ بصورت مار اوس سبزہ زار مین
بسیر و شکار مشغول تھا تو نے بیکار اِس پسر عالی تبار کو مارا اور خود دار کا سزاوار ہوا
اور فی الفور قاضی کو بلوا کر کہا کہ اِس خونی کے حق مین شرعًا کیا حکم ہے کہ اِس

بدخواہ نے ناحق اس بے گناہ کو مارا ہے قاضی نے حسب الحکم بادشاہ کے پہلے
میرا اور اون گواہون کا اظہار لیا بعد اوسکے یہ فتویٰ دیا کہ اِس قاتل کو قتل
مقتول سے ایک گونہ اتصال ہے اور آلہٴ قتل بھی اسکے پاس موجود اور رویت
کے گواہ معتبر حاضر ہین بیشک یہ قاتل واجب القتل ہے بادشاہ نے اوس قاضی
بجبر راضی کے کہنے سے جلادون کو بلوا کر حکم دیا کہ بیدریغ اس خونی کو تہ تیغ کرو
مطابق اوسکے جلاد مجھکو پکڑ کے قتل گاہ مین لائے اور مستعد قتل ہوے اوس وقت
مین نے اپنے تئین سخت مصیبت اور آفت مین گرفتار پایا اور بچشم ظاہر مجھکو
کوئی طریقہ رہائی کا نظر نہ آیا مجبور ہوکر بجناب حضرت غوث الابرار رجوع لایا
اور یون عرض رسا ہوا کہ اے دستگیر روزگار و اے پیر غمگسار مجھ ناکردہ گناہ کو
یہ عاقبت تباہ ناحق بر سر دار کرتے ہین ایسی مصیبت اور آفت مین سوائے آپکے
اور کون ایسا عالیجاہ ہے کہ جو مجھ دادخواہ کی دستگیری فرمائے اور اس
بلائے جانکاہ سے چھڑائے **ابیات**

شہ کون و مکان مدد کیجے	سیدِ مہربان مدد کیجے
اپنے خادم کی قدردانی سے	دستگیر جہان مدد کیجے

بمجرد اس التجا کے ایک سوار ننگی تلوار ہاتھ مین لیے غیب سے نمودار ہوا اوسکی
صورت دیکھتے ہی جلادون کے جی چھوٹ گئے گویا جیتے جی مر گئے پھر اوسنے
ایک نعرہ اس زور و شور سے مارا کہ اوسکی ہیبت سے بادشاہ کا دل دہل گیا اور
اوس مکان عالی شان مین ہل چل پڑ گیا وہ بادشاہ گھبرا کے تخت سے نیچے اوترا
اور میرے قدمون پر گر پڑا اور پوچھنے لگا اے شخص تو کون ہے مین نے کہا کہ
مین خادمِ خاص حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا ہون

وہ بادشاہ تام نامی قطبِ ربانی غوثِ جیلانی کا سنکر کہنے لگا کہ مینے بتصدق محبوبِ خالقِ بیچون اپنے فرزند سعادت مند کا خون تجھکو معاف کیا اور یہ تاج مُرصع کار اور خلعتِ شاہوار اور اسپ باد رفتار مع سازو عراق زرنگار تجکو عنایت کیا اور بوقعت وحرمت تمام رخصت فرمایا اور اونھین لوگون سے جو مجھکو یہان سے پکڑے گئے تھے حکم دیا کہ اسکو اوسی مقام پر بصد عزت اور احترام پہونچا دو جب مین رخصت ہو کر چلا اوس بادشاہ سے پوچھا کہ آپ حضرت محبوب سبحانی کی بڑی توقیر اور قدردانی کرتے ہین کہا کہ مجھہ تنہا کی کیا اصل اور حقیقت ہی جسوقت وہ مقتدائے جن وبشر مُراقبہ سے سر مبارک اوٹھا کر اطرافِ عالم کی طرف نظر کرتے ہین تمام جہان مین اونکی عظمت اور شان کی ہیبت سے زلزلہ پڑجاتا ہے اور آسمان تھرّا جاتا ہے

غزل

خالقِ عالم نے کیا رتبہ بڑھایا آپ کا
عرشِ اعلیٰ سے کہین برتر ہے پایا آپکا

ظلِ فیضِ غوثیت کیونکر نہ پہونچے عرش تک
منزلوں طوبیٰ سے بھی بڑھکر ہے سایا آپکا

ہوگیا فائز وصالِ شاہدِ مقصود سے
وقت حاجت جو زبان پر نام لایا آپکا

رحمتِ جاویدِ یزدانی سے فائز ہوگیا
دوش پر اپنے قدم جسنے اوٹھایا آپکا

ہو نہ کیونکر غرق دریائے فنا فی اللہ وہ
زندہ جاوید ہے یا رو جلایا آپ کا

ما و مَن کی قید سے آزاد ہے وہ بایقین
صدق دل سے جسکے دلمین دھیان آیا آپکا

روایت

شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی اپنے مکتوبات مین اور شیخ داؤد قیصری دیباچہ شرح نصوص مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت محبوب سبحانی دار الامان جیلان سے اشرف البلاد بغداد مین تشریف لائے اکثر خاص و عام کی زبان سے

اوصاف حضرت تاج العارفین شیخ ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ کے سنکر مشتاق
ملاقات کے ہوے اور بغداد شریف سے موضع قلمینا مین پہونچکر اونکے مکان پر
تشریف لے گئے اور حضرت تاج العارفین کشف باطنی سے آپکی تشریف آوری
سے مطلع ہوے اور خادم کو حکم دیا کہ جلد جاکر دروازہ مکان کا بند کرے ایک جوان
عجمی باہر کھڑا ہے اندر نہ آنے پائے حسب الارشاد جب وہ خادم دروازے پر آیا دیکھا
کہ ایک شخص کم سن دروازے پر کھڑا ہے اور اجازت آنے کی طلب کرتا ہے خادم
لوٹ کر جب مکان مین گیا دیکھا کہ شیخصاحب کونون مین مکان کے دیکھتے پھرتے ہین
اور رعشہ اونکے تمام اعضا مین پڑا ہوا ہے اوسنے کہا کہ آپ ایسا کیون خوف کرتے
ہین اسواسطے کہ وہ شخص ابھی کم سن ہے اور ریش اور بروت کا بھی نشان اوسکے رو
تاباں پر نہین اور بشرے سے غربت اور شرافت ہویدا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ
کسی خاندان عالی شان سے ہے اور بہ لجاجت آپ کے پاس حاضر ہونیکی درخواست
کرتا ہے اور بظاہر کچھ خوف بھی اوسے معلوم نہین ہوتا ہے یہ کلام خادم کا سنکر
فرمایا بہتر ہے اندر بلالے اور خود بہ نفس نفیس دروازے تک استقبال کے واسطے
تشریف لائے اور آپ سے بغلگیر ہوے اور اندر لیجا کر اپنی مسند خاص پر بٹھایا
اور بہ تعظیم اور تکریم پیش آئے اور معذرت کرنے لگے کہ یہ امر فقط آپ سے رعب اور
خوف سے تھا نہ کسی اور خیال فاسد سے اور آپ کا تشریف لانا خالی برکت سے نہین
کہ آپ کریم ابن الکریم ہین بالفرض اگر آپ کچھ لے بھی لیتے تو آپکے فیض جلی سے
اُمید کلی تھی کہ پھر آپ اوسکو واپس کر دیتے آپنے اوسکے جواب مین فرمایا کہ ایسا
خیال میری طرف سے دل مین نہ لائیے گا اور مجھکو اپنا مخلص خاص تصور فرمائیے گا
غرضکہ دو چار گھڑی اون دونون اولیاے عالی منزلت مین باہم خوب ذوق شوق سے

صحبت رہی پھر آپ اون بزرگوار سے رخصت ہوکر مکان پر تشریف لائے۔
اور یہ بھی روایت ہے کہ جب آپ رخصت ہوے شیخ صاحب نے فرمایا کہ ای صاحب
سلطنت اقلیم محبوبیت آپ کی ذاتِ شریف سے یہ آرزو ہے کہ اس ضعیف کو
گوشۂ خاطرِ عاطر سے فراموش نفرمائیے گا اور ایک خرقہ اور عصا آپ کو دیا اور
کہا کہ یہ نشانی میری براہ مہربانی اپنے پاس رکھیے اور دعائے خیر سے اس دردِ
دلریش کو یاد شاد فرمایا کیجیے۔

روایت

خلاصۃ القادریہ مین آپ کے خادم خاص احمد بغدادی سے مذکور ہے کہ ایکبار
وہ غوث الابرار بیت اللہ شریف کی زیارت کو تشریف لے گیے جب حج سے
فارغ ہوکر وہ مقتدائے زمن بجانبِ وطن مراجعت فرما ہوے رفتہ رفتہ ناگاہ
ایک جنگل مین وارد ہوے دیکھا کہ ایک قزاق فن قطاع الطریقی مین طاق
مشہورِ آفاق مسافرون کے فراق مین برسرِ راہ کھڑا ہے اوس حق آگاہ نے
اوس بدخواہ کی طرف نگاہ کرکے فرمایا کہ اے سفاک بیباک تو کس تاک جھانک
مین ہے اوس ناپاک نے جواب دیا کہ مین کاشتکار ہون اپنی زراعت کی
محافظت کرتا ہون آپ یہ گفتگو اوس بدخو کی سُنکر آگے بڑھے اور پیچھے سے اوس
بدچلن پُرفن نے اس قصد سے خرقۂ مبارک کا دامن لپک کر دست کثیف سے پکڑا
کہ ملبوس لطیف جسم شریف سے اوتار لے اور وہ ولایت پناہ کرامت دستگاہ
اوس خوست مقسوم کی اس حرکتِ مذموم کے سرِ مکتوم سے آگاہ ہوکر بجناب خالق
ارض وسما دست بدعا ہوے کہ اے خداوند کبریا اس بیحیا بدطینت کو دل کی چشم
باطن کو اپنی رحمت سے پُرضیا کردے تاکہ یہ انجان بخوبی مجھکو پہچان لے ہنوز

آپ دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ اوس بدگہر نے آپ کے روے انور کی طرف سر اوٹھا کر دیکھا اور ششدر ہو کر آپ کے قدمون پر گرا اور معذرت کرنے لگا کہ اے قطبِ ربّانی محبوب سُبحانی اس بے ادبی لایعنی کی سزا جو اس گنہگار شرمسار کے حق مین آپ تجویز فرمائین اوسکا سزاوار ہے وہ محبوب الہی یہ عذر خواہی اوسکی مسموع فرما کر پھر بارگاہِ خداوند ذوالجلال مین دست بدعا ہو کر عرض رسا ہوے کہ اے ایزدِ بے ہمال تو اس بدافعال کے حال سے بخوبی واقف اور ماہر ہے کہ جس خیال محال سے اسنے مجھپر دست درازی کی تھی لیکن جب نیک انجام نے میرا دامن پکڑ لیا تو تیری رحمت اور میری شفقت سے بعید ہے کہ دولتِ ولایت سے ناکام رہے فوراً پیکِ جانبازو عا شاہد اجابت سے واصل ہوا اور وہ رہزن چشم زدن مین ولی کامل ہو گیا اور آپ نے اوسکو وہین چھوڑ کر اپنا راستہ لیا رباعی

کیا فضل و کیا کمال ہے ای غوث آپ کا قزاق لوٹتے ہین ولایت کی دولتین	کیا عدل و کیا جلال ہے ای غوث آپ کا کیا بذل و کیا نوال ہے اے غوث آپکا

روایت

مناقبِ غوثیہ مین ابن طبّال سے مذکور ہے کہ ایک ولی کسی خطا سے مقہور خدا ہو کر دربدر خاک بسر پھرا کرتا اور جس طرف جاتا کوئی مارتا کوئی گالی دیتا کوئی کہتا کہ یہ بیحیا راندۂ درگاہِ کبریا ہے اسکی صورت دیکھنا ناروا ہے اور جب وہ آوارۂ دشت قہر خدا کسی اولیا یا اصفیا کے پاس جاتا وہ اوسکی صورت دیکھکر فرماتا کہ اے معتوبِ کبریا تیرا نام جریدۂ اشقیا مین درج ہو گیا اور حیطۂ اختیار بشر سے خارج ہو گیا اور کسی اولیا اتقیا کی یہ مجال اور طاقت نہین کہ بے حکم اوسکے قدم رکھ سکے

اور اوسکے کارخانہ قدرت مین دم مار سکے وہ یہ جواب ناصواب سنکر محروم اور
مغموم چلا آتا اتفاقاً ایک روز جنابِ غوثیہ مین حاضر ہوا اور یون عرض کرنے لگا
کہ اے دستگیر بیکسان واے ظہیر بیچارگان برائے رب العزت میرے حال زار پر
بچشم شفقت نظر کیجیے اور جلد مجھ برگشتہ تقدیر کی خبر لیجیے کہ لکد خوردہ قہر
جباری آور رد کردہ درگاہِ غفاری ہون جب یہ بیقراری اور گریہ وزاری بصد
عجز وانکساری اوس معتوب قہاری کی اوس محبوبِ باری نے مسموع فرمائی
دریائے غوثیت موجزن ہوا فوراً جناب ارحم الراحمین مین دست بدعا ہوکر التجا
کرنے لگے کہ اے غافر الذنوب یہ معتوب مغضوب تیری رحمت اور میری محبوبیت
اور غوثیت کی فریادرسی کا امیدوار ہے اور آمرزش تیرا کام اور ستار اور غفار
تیرا نام ہے طرفۃ العین مین تو مقبول کو مردود اور مردود کو مقبول کرتا ہے باوجودیکہ
نام اسکا تو نے بجریدۂ اشقیا التسطیر کیا ہے مگر میرے دفتر مین زمرۂ اولیا تحریر
ہے ہنوز آپ نے اس مسلت سے مہلت نپائی تھی کہ ملہم غیب نے یہ بشارت سنائی
کہ ہمنے تیری محبوبیت کی توقیر کے طفیل سے تقصیر اوسکی معاف فرمائی آپنے اوسکو یہ
خوشخبری سنائی کہ ہمنے تیرا نام جو لوح محفوظ مین بزمرۂ اشقیا مرقوم تھا دھو ڈالا
اور اوسیوقت اوسکو خادمیّت سے معزز فرماکر خلعتِ ولایت سے مخلع کردیا

روایت

زبدۃ الابرار مین عیسیٰ بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ جب حضرت محبوب سبحانی رح
بغداد شریف مین تشریف لائے اور آپکی ولایت کا آوازہ از مشرق تا مغرب
واز جنوب تا بہ شمال پھونچا ہر امصار اور دیار سے جوق جوق ہر قسم کے حاجتمند
خدمتِ عالی درجت مین حاضر ہوکر اقسام اقسام کی حاجتون اور نعمتون سے

مستفید اور بہرہ ور ہونے لگے بخبر خلیفہ بغداد کے کہ مذہب معتزلہ رکھتا تھا اور
اوس کی ملکی صفات کو اس بات کا کمال ملال رہتا تھا جب یہ خبر بادشاہ ملک نیمروز
کو پہونچی اوسنے ایک عریضہ اس مضمون کا جناب غوثیہ مین ارسال کیا کہ خلیفہ
بغداد عجب لئیم الطبع اور کثیف الصدر ہے کہ آپ ایسے ولی کامل اکمل کی کچھ
قدر نہین جانتا اور آپ کے طریق مستقیم کو اختیار نہین کرتا اگر آپ براہ مہربانی
اس ملک مین تشریف ارزانی فرماوین تو مین ملک نیمروز خاص نذر خادمان
ذی اختصاص کردون جب یہ عرضی اوسکی آپ کے ملاحظہ مبارک مین گذری
آپنے یہ رباعی بطور جواب اوس عرضی کی پشت پر لکھکر اوس بادشاہ کے پاس بھیجدی

رباعی

چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد	با فقر گر بود ہوس ملک سنجرم
تا یافت جان من خبر از حال نیم شب	صد ملک نیمروز بیک جو نمے خرم

جب خلیفہ نے یہ حال سنا اوس مذہب سے تائب ہوا اور اس دین حق کو اختیار کیا

روایت

گلزار معنی مین ابو المفاخر حسنی بغدادی سے منقول ہے کہ ایک روز خلیفہ بغداد
خدمت عالی درجت مین باین نیت حاضر ہوا کہ اگر اسوقت کوئی کرامت تازہ
مجھکو دکھاوین تو عقیدت کامل حاصل ہو اور آپ بہ کشف باطن اوسکے مطلب دلخواہ
سے آگاہ ہو گئے اور اوسکی صورت دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ تو کون کرامت
دیکھنا چاہتا ہے خلیفہ نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ موسم سیب کا نہین ہے اگر آپ
مجھکو ایک جوڑا سیب بہشتی کا تر و تازہ اسوقت منگادین تو شجر عقیدت برگ و بار یقین
سے تازہ تر اور پر ثمر ہو جائے آپ بموجب اوسکی درخواست کے بدرگاہ مجیب الدعوات

دست بدعا ہوئے ہنوز دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ غیب سے ایک جوڑا سیب کا آکر موجود ہوا آپنے ایک سیب اوسمین سے خلیفہ کو دیا اور دوسرا سیب دست مبارک سے تراش کر تناول فرمایا از بس پُر ذائقہ اور خوشبو دار تھا اور جو خلیفہ کو دیا تھا جب اوسنے اوسکو اپنے ہاتھ سے تراشا نہایت گندہ اور کرم خوردہ نکلا خلیفہ اوسکو دیکھ کر سخت شرمندہ ہو کر آپ سے مُستفسر ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے فرمایا یہ سیب بہشتی تیرے افعال بد کی زشتی سے جو تیرے ہاتھ سے وقوع مین آتے ہین گندہ ہو گیا تجھکو واجب ہے کہ بندگان خدا پر رحم کیا کرتا کہ نعمات بہشت تجھپر حلال ہون

روایت

اخبار الاولیا کے باب اول کی فصل چہارم مین مفوض ارقام ہے کہ ایک روز شیخ الاسلام شیخ احمد مغربی گنج بخش کبیر اپنے پیر شیخ محمد اسحاق مغربی کی خدمت مین آفتابہ لیے وضو کروا رہے تھے بیساختہ اوسوقت اونکے دل مین یہ خیال گذرا کہ سُبحان اللہ بحمدہ کیا جناب غوثیہ کی شان اور شوکت ہے کہ ہر سلسلے اور ہر خانوادے کے اولیا اونکی خدمت مین نیاز رکھتے ہین اور اونکی متابعت کو اپنا فخر سمجھتے ہین اور اونکی بدولت انواع انواع نعمتون اور برکتون سے فیضیاب ہوتے ہین اسکا کیا باعث ہے شیخصاحب موصوف اونکے اِس راز مخفی سے آگاہ ہو کر فرمانے لگے کہ اے احمد تمکو معلوم نہین کہ خداوند عالم نے جو مراتب عالی حضرت غوث الاعظم کو عطا فرمائے ہین حدِ شمار سے افزون ہین کسی جنّ و بشر کی یہ طاقت نہین کہ اونکو دریافت کر سکے شیخ احمدؒ نے جب یہ تقریر اپنے پیر کی سُنی محبت اور عقیدت غوث پاک کی اونکے دل مین جوشزن ہوئی بیتاب ہو کر دستار سر سے اوتار کر پھینکدی اور ولولۂ ذوق شوق سے وجد مین آکر کہنے لگے کہ تا بقاے زندگانی بجان و دل آستانہ بوسی حضرت محبوب سبحانی کی

کرونگا اور شرائط خلوص ارادت بالراس والعین بجالاؤن گا اور اُسی وقت پیر سے اجازت لیکر بغداد شریف کو روانہ ہوے اور اوسی جوش وخروش مین بادل ریش یہ اشعار منظومۂ خویش پڑھتے ہوے ذوق شوق مین منزل درمنزل مستانہ وار چلے جاتے تھے ابیات

شوریدگان خستہ وزاریم آہ آہ — درماندگان صحبت یاریم آہ آہ
خواند اگر بلطف بیائیم شاد شاد — راند اگر بقہر بزاریم آہ آہ
چون میکشان رندو لوندان مست ہاے ہند — گہ در شراب وگہ بخماریم آہ آہ

جب متصل کوہ سیلی کہ نواح اجمیر مین ہے پہونچے دیکھا کہ ایک چشمہ نہایت پاکیزہ جاری ہے اوسکے پانی سے وضو کرکے ظہر کی نماز ادا کی اور بعد نماز کے ذکر الٰہی کرتے ہوے سو گئے خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت محبوب سبحانی رح ایک کلاہ اور ایک دستار دست مبارک مین لیے ہوے تشریف لائے اور کلاہ کو اونکے سر پر رکھا اور دستار کو تو بار اپنے دست اطہر سے اونکے سر پر باندھا اور فرمایا اب تو مقبول خدا ہوا اور ہمنے تجھکو اپنی فرزندی مین لیا اور رخصت کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن کو جا جب وہ بیدار ہوے اوس کلاہ اور دستار کو اپنے سر پر پایا سجدہ شکر الٰہی بجالائے اور اوسی جگہہ سے لوٹ کر پیرو مرشد کی خدمت مین حاضر آئے اور قبل اونکے آنے سے یہ حال اونکے مرشد پر بکشف باطن منکشف ہو گیا تھا بر وقت ملاقات کے کمال خوشی سے اونکو مبارکباد دی اور فرمایا کہ پہلے تم ہمارے واسطے حضرت محبوب سبحانی کے فیض سے مستفیض تھے اب بلا واسطہ مستفید ہوے اور شیخ الحجر والشجر کا اُنکو خطاب دیا اور یہ قصیدہ اونھین کا تصنیف ہے جو حضرت محبوب سبحانی کی توصیف مین ہے

درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے قصیدہ

ہان ز طوفانِ معاصی کشتیِ ما را چہ غم / نا خدا چون غوث الاعظم شد مدد زود مبدم

در دلم جا کرد از لطفِ خدائے عزوجل / حُبّ محبوبِ الٰہی از دمِ روزِ قدم

باش تا فردای محشر پیش ربّ العالمین / غوث الاعظم را ببینی یا نبی زیرِ علم

غوث الاعظم غوث الاعظم جملہ گویند اہل حشر / ہم مخالف ہم مشائخ ہم موافق دمبدم

چون نہ بینی در نبوت مصطفیٰ را ہم مثال / شیخ محی الدین ندارد ثانیِ خود نیز ہم

بیشتر بینی کہ میگویم بقولِ اولیا / مجملاً اوصافِ آن مرآتِ انوارِ کرم

شیخ احمد بندہ مداحِ آن عالی جناب / ناقل ست اورا ابو اسحاق ذو فضلِ اتم

کاتفاقِ اولیائے مشرق و ہم مغرب ست / آنکہ غوثِ اعظم جیلی رساند آنجا قدم

کز کمالات و تصرفہائے ذاتِ خاص او / گر کسے خواہد بیان کردن ز روئے بیش و کم

نہ فلک اوراق گردد ہفت بحر آید مداد / ہر شجر اقلام گردد کاتبش ہر اہل فہم

عزّ و قدرِ حضرتِ سلطانِ پیرِ دستگیر / گر رقم گردد بود از عشرِ عشرین نیز کم

روایت

مرآۃ الضمیر مین عبد اللہ محمد بن قائد سے مذکور ہے کہ ایکدن ایک زن پُر محن اوس غوثِ زمن کے انجمنِ تعلیم و تلقین غیرتِ گلشنِ خلد برین مین حاضر ہوئی اور نالہائے جان شکن دلِ پُر حزن سے کھینچکر عرض کرنے لگی کہ اے محبوبِ ربِّ ذو المنن اگرچہ خالقِ ذو الجلال کے افضالِ لایزال سے خوشحال اور مال و منال سے مالا مال ہون مگر لاولدی کے رنج و ملال نے مجھکو ایسا پامال کیا ہے کہ زیست وبال ہے اے محبوبِ ایزد متعال آپ اِس شکستہ بال کے حق مین بدل دُعا فرمائین اگر آپکے فضل و کمال کے تصدق مین خداوند بیہمال ایک فرزند خوشخصال عنایت فرمائے تو یہ پریشان حال

نہال ہو جائے اوس مقبولِ خدا نے یہ التجا اوس مہجور کی منظور فرما کر یہ کلمہ ارشاد
فرمایا کہ اے نیک نہاد تو اولاد کی طرف سے سخت ناشاد اور نامراد ہے مگر ہم
بجناب رب العباد استبداد کرتے ہین عنایت لم یزلی سے ہمکو یقین کلی ہے کہ ہمارا
دستِ آرزو بحر مقصود سے پُر در ہو اور تو اپنے مطلب سے کامور یہ فرما کر بجناب حضرتِ
باری اوس بیچاری کے حق مین آپنے بصد التجا یہ دعا کی کہ اے خداوند اکبر ایک فرزند
ارجمند اس حاجتمند کو اپنی عنایت بغایت سے مرحمت کر حکم ہوا کہ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ فِي
عِلْمِ اللّٰهِ قلم قدرت نے اس عورت کی تقدیر مین یہ حرف ہی تحریر نہین کیا آپ یہ جواب
پیشگاہِ ربّ الارباب سے سنکر مکرّر دست بدعا ہوے کہ اخداوند اکبر میری خاطر
خاتر سے دو پسر اسکو عنایت کر پھر وہی جواب ملا غرضکہ اسی طرح سات بار کی نوبت
آئی تب ہاتفِ غیب نے یہ بشارت سُنائی کہ اب بس کیجیے کہ آپکی خاطر دلپسند کی
خوشی کے واسطے ہمنے اس حاجتمند کو سات فرزند عطا کیے جب آپنے یہ خوشخبری سنی کمال
بشاشت سے اوس نیکبخت کو بشارت دی کہ اے آرزومند اولاد تیرے سات بیٹے نیک نہاد
پیدا ہونگے اور تھوڑی سی خاک پاے پاک کے نیچے سے اوٹھا کر اوسکو دی اور فرمایا
کہ اسکو چاندی کے تعویذ مین رکھ کر اپنے بازو مین باندھ لینا القصہ جب ساتون لڑکے
صحیح و سلامت اوسکے بطن سے پیدا ہوے اور غم لاولدی کا لخت اوسکے صفحہ خاطر
سے مٹ گیا ناگہان ایکروز یہ خیال باطل اوسکے دل مین آیا کہ اتنی ذرا سی خاک مین
اتنی بڑی تاثیر کہان جو میرے شکم سے سات لڑکے پیہم پیدا ہوئے یہ مقتضاے وقت
تھا جو وقوع مین آیا اور اوس خاکِ پاک کو بازو سے کھول کر پھینکدیا اوس خاک
کے پھینکتے ہی اوس ناپاک پر یہ آفت آئی کہ وہ ساتون لڑکے جان بحق تسلیم ہوگئے
اس سانحہ کو دیکھکر وہ عورت روتی پیٹتی بدحواس آپ کے پاس آئی آپنے تبسم ہو کر

یہ بات اوس سے ارشاد فرمائی کہ اے مُشتِ خاک تونے جس خاک کو مثل
خاشاک خاک پر پھینکدیا یہ اثر اوسی خاکِ پاک کا ہے کہ جب وہ خاک تجھسے جدا
ہوئی تو بھی خاک مین مل گئی خیر جو ہوا سو ہوا اب اپنے گھر جا اون سب لڑکون کو
حیّ القائم پائیگی جب وہ عورت آپ سے رخصت ہوکر گھر مین آئی دیکھا کہ وہ ساتون
پسر گھر مین اِدھر اودھر کھیلتے پھرتے ہین اونکو صحیح وسالم پاکر سجدہ شکر الٰہی بجا لائی اور
بتوجہ حضرتِ محبوب سُبحانی اوسکی امید دلی بر آئی

غزل

چاہین تو اک نظر مین گدا کو کرین امیر	چاہین تو اِک نگہ سے پھر اوسکو کرین فقیر
اللہ کے پیارے ہی غوثِ پاک ہین	فضل و کمال مین کوئی جسکا نہین نظیر
اور جملہ اولیاے خدائے قدیر سے	محبوب خاص حق ہین یہی پیر دستگیر
نفسِ لعین کے دام سے کردیجیے رہا	شامت نے کس بلا مین کیا ہے مجھے اسیر
اور آپ کے سوا نہین دنیا مین دوسرا	اِس روسیاہ کا کوئی غمخوار اور ظہیر
گر آپ عفو خواہ ہون واللہ ہے یقین	فی الفور بخشدیوے مجھے خالقِ قدیر

روایت

مناقبِ غوثیہ مین شیخ ابوسعید سے منقول ہے کہ ایک سوداگر شہر کاشغر کا رہنے والا
اشرف البلاد بغداد مین وارد ہوا اور آپ کے کلام معجز نظام کی عظمت اور محفلِ وعظ
وپند کی دُھوم دھام کی شہرت سُنکر محفل خُلد منزل مین حاضر ہوا دیکھا کہ وہ مہر درخشان
فلکِ بلاغت اور بدرِ تابانِ سپہر فصاحت منبر پر جلوہ فگن مشغول بہ سخن ہین
اور ایک جمع غفیر برنا و پیر وضیع و شریف لطیف وظریف گرد منبر حلقہ زن ہین
وہ سوداگر بھی اوسی حلقے مین جا کر بیٹھا یکایک اوسپر حاجت بول و براز کی ایسی
مستولی ہوئی کہ مطلق اوسکو ضبط کی طاقت نرہی اور محفل سے اُٹھنے کا بھی موقع

اوسنے نپایا دل مین سخت گھبرایا اور چہرہ اوسکا متغیر ہو گیا ناگاہ آپکی نگاہ اوپر
جا پڑی یہ حالت ابتر اوسکی ملاحظہ فرماکر جلد تر منبر سے اوتر چادر اوٹھا اپنی اوسکے
سر پر ڈالدی اور پھر منبر پر جاکر وعظ مین مشغول ہوے اور وہ سوداگر اوس چادر کے
سر پر پڑتے ہی کیا دیکھتا ہے کہ ایک صحرا مین برلبِ دریا کھڑا ہون شدتِ بیت الخلا
کی بلا مین مُبتلا ہی تھا جھٹ پٹ تسبیح کو گلے سے نکال اور ایک درخت کی ڈال
سے لٹکا کر اوسی درخت کی آڑ مین رفع حاجت کے واسطے بیٹھ گیا اور جھٹ پٹ
فارغ ہو کر پھر وہان سے چل کھڑا ہوا اور آناً فاناً مین اوسی محفلِ خلد منزل مین آکر حاضر
ہوا مگر تسبیح کو وہین بھول آیا جب محفلِ وعظ برخاست ہوئی اوس سوداگر نے یہ
کیفیت حاضرینِ محفل سے بیان کی جو کوئی یہ بات سُنتا تھا آپکے اعجاز کرامت پر
صلوات بھیجتا تھا غرضکہ جب وہ سوداگر اپنے وطن کو روانہ ہوا اقضاد کار اوسی صحرا
مین اوسکا گذر ہوا دیکھا کہ تسبیح اوسی طرح سے شاخ درخت مین لٹکی ہے اوسکو اوتار لیا
اور گلے مین ڈال لیا اور جس شہر اور قریہ مین جاتا تھا اس کرامتِ عجیب وغریب
کی کیفیت بیان کرکے وہان کے باشندون کو استعجاب مین ڈالتا تھا اور ہزار ہزار
دل وجان سے آپ پر فدا ہوتا تھا اشعار

غوثِ اعظم بمنِ بے سروسامان مددے — قبلۂ جان مددے کعبۂ ایمان مددے
قطبِ دوران مددے مخزنِ احسان مددے — بحرِ عرفان مددے منبعِ ایقان مددے
شاہِ شاہان مددے خسرو گیلان مددے — جانِ جانان مددے شاہدِ یزدان مددے

روایت

خلاصۃ المفاخر مین عمر بزاز سے مذکور ہے کہ ایک عورت صاحب عصمت نہایت خوبصورت
اور خوش سیرت آپ کی بیعت سے مشرف تھی اور ایک فاسق بدکار اوسپر عاشق زار تھا

اور ہمیشہ وہ ناپاک اوسکی تاک مین رہتا قضا دکار ایک روز وہ نیک شعار کسی کار کے واسطے ایک غار کی طرف گئی وہ بدذات اوسکی گھات مین پوشیدہ ایک گوشہ مین بیٹھا تھا موقع پاکر اوسکی بحرمتی پر آمادہ ہوا اوسوقت اوس نیک چلن بے سواے اسباب کے اور کوئی تدبیر سریع التاثیر بن نہ آئی بلک بلک کر پکارنے لگی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ اَلْغِیَاثْ اَلْغِیَاثْ اور حسب اتفاق وہ مقبول خلاق اوسوقت بیٹھے ہوے وضو کر رہے تھے یکایک چہرہ مبارک پر نشان قہر و جلال کے ہویدا ہوگئے فوراً دست مُتبرک سے نعلین مقدس زمین سے اوٹھا کر اوس غار کی طرف پھینکی اور وہ نعلین طرفۃ العین مین اوس مقام پر پہونچی اور اوس مردود کے سر پر تڑاتڑ پڑنے لگی حتیٰ کہ کھوپڑی اوس اوباش کی پاش پاش ہوگئی اور وہ بدمعاش بدشعار اس فعل بد کی پاداش مین فوراً فی النار ہوگیا اور وہ عورت نیک سیرت اس کرامت کی استعانت کی بدولت اوس آفت سے باعزت اور حرمت بجکر صحیح اور سلامت اپنے گھر آئی اور سجدہ تحیت جناب رب العزت بجالائی اور اوسیوقت نعلین مبارک ہاتھ مین لیے ہوے بحضور عالی درجت مین حاضر ہوئی اور جو کیفیت گذری تھی مفصل عرض کی اور آپ کی اس عنایت بغایت کی مدت العمر ممنون اور مشکور رہی ؎

روایت

لطائف قادریہ مین شیخ ابو محمد مفرح سے منقول ہے کہ ایک رات کو ایک چور حرامخور بقصد دزدی درِ دولتخانہ فیض کاشانہ پر آیا اور مکان کے اندر قدم رکھتے ہی اندھا ہوگیا اور مجبور ہوکر ایک گوشہ مین چھپکر بیٹھ رہا علی الصباح حضرت خواجہ خضر علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہ آج فلان ابدال نے اس بیت الزوال سے انتقال کیا ہے کوئی اور شخص جو اس خدمت کے لائق ہو تجویز فرماکر بجاے اوسکے مقرر کیجیے آپ نے

ایک خادم سے فرمایا کہ ہمارے مکان کے اندر ایک غریب پڑا ہے اوسکو ہمارے
پاس بلا لا حسب الارشاد خادم اوسکو جاکر بلا لایا جب وہ روبرو آیا اور آپکی نظر
معجز اثر اوسپر پڑی منصب ابدالیت سے مشرف ہو گیا اور آپنے اوسکو اوس ابدال
کے قائم مقام کردیا اور فرمایا کہ مروت سے بعید تھا کہ یہ ہمارے گھر سے محروم جاتا اشعار

کرم ہر چند در عالم عزیز ست	کمال عزت او در دو چیز ست
یکے بیش از توقع کام دادن	دوم بر خویشتن منت نہادن

روایت

زبدۃ الابرار مین ابو سعید عبداللہ بن احمد بغدادی سے منقول ہے کہ ایک روز
میری بیٹی دفعتاً مکان سے غائب ہو گئی حتی الامکان مینے اوسکی جستجو کی
لیکن کہین سراغ اوسکا نہ ملا مجبور ہوکر آپ کو اس واردات سے آگاہ فرمایا
کہ آج شب کو خرابہ کرخ مین جانا اور یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ تین بار
پڑھکر کلمہ کی اونگلی پر دم کرنا اور اوسی انگلی سے زمین پر ایک دائرہ کھینچنا
اور اوسکے اندر بیٹھ کر تین سو ساٹھہ بار اِس کو پڑھنا کچھہ رات گئے
جنون کے گروہ مہیب صورت تیرے پاس ہوکر نکلین گے اونسے کچھہ خوف
نہ کرنا صبح صادق کے وقت بادشاہ مع لشکر آکر حاضر ہوگا اور تیرا حال پوچھے گا
کہنا کہ مجھکو شیخ عبد القادر نے تیرے پاس بھیجا ہے اور اپنی دختر گم شدہ کا حال
اوس سے کہنا راوی بیان کرتا ہے کہ جسطرح آپنے فرمادیا تھا اوسکو اوسیطرح
عمل مین لایا کیا دیکھتا ہون کہ جنون کے غول کے غول اوسطرف نکلتے ہین
مگر کسی کی یہ مجال نہ تھی کہ دائرے کے اندر قدم رکھتا صبح صادق کے وقت بادشاہ
گھوڑے پر سوار مع لشکر آکر حاضر ہوا اور مجھسے کہنے لگا کہ تیری کیا حاجت ہے

حسب الارشاد مین نے کہا کہ حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی
شیخ عبدالقادر جیلانی رح حسنی الحسینی نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے اور مطلب میرا یہ
ہے کہ مکان کے اندر سے خودبخود بیٹی میری غائب ہوگئی ہے اور کہین سُراغ
اُسکا نہین ملتا ہے مجھکو اسی واسطے تیرے پاس بھیجا ہے کہ اوس مفقود الخبر کو تلاش
کروا کر منگا دے وہ بادشاہ نام مبارک سُنتے ہی فوراً گھوڑے سے اوتر پڑا اور زمین
کو بوسہ دے کر جنون کو حکم دیا کہ جلد تر اوس دختر مفقود الخبر کو ڈھونڈھکر اور اوس بحیا
کو جو اُسے اُٹھا کر لیگیا ہے گرفتار کر کے میرے روبرو حاضر کرو جنون نے بڑی جستجو سے
اوسے گرفتار کر کے مع اوس دختر کے بادشاہ کے سامنے لاکر حاضر کیا اور کہا کہ یہ دیو
ملک چین کا باشندہ ہے شرارت اور خباثت مین اپنا نظیر نہین رکھتا ہے اور اکثر
ایسی حرکتین ناشائستہ کیا کرتا ہے بادشاہ نے اوس دیو سے پوچھا کہ تو اس لڑکی کو
کیون لیگیا تھا اور تو نے کچھ خوف حضرت غوث الاعظم کا نہ کیا کہنے لگا کہ جبسے یہ دختر
پیدا ہوئی تھی مین اسپر عاشق تھا جب یہ بالغ ہوئی مین اسکو اوٹھا لیگیا بادشاہ
یہ گفتگو اوس روسیاہ بدخو کی سُنکر کمال غیظ مین آیا اور جنون کو حکم دیا کہ اس مردود
کو قتل کردو اور اوس لڑکی کو میرے حوالے کیا مین اوسے ہمراہ لیکر اپنے گھر مین آیا
اور جس وقت مجھکو بادشاہ نے رخصت کیا مینے اوس سے پوچھا کہ تو بجان و دل
فرمانبرداری حضرتِ محبوب سبحانی کی کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ مین کیونکر اونکی
اطاعت نکرون کہ وہ غوثِ پاک جسوقت اپنے مقام سے اقصائے عالم کی طرف
نگاہ کرتے ہین زمین اور آسمان تھرّا جاتے ہین اور اللہ تعالے نے اونکو وہ مراتب
عالی عطا کیے ہین کہ جن اور انس و شجر و حجر و طیور سب اون کے زیر حکم ہین اور وہ
خداوند پاک کے محبوب خاص ہین ؎

روایت

سفینۃ الاولیا مین شیخ ابو محمد عبدالحق قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ آپ تیسری تاریخ
شہر صفر روز دوشنبہ کے مدرسے مین رونق افروز تھے کہ یکایک آپنے اوٹھکر وضو
کیا اور دو رکعتین نماز نفل کی پڑھین اور ایک ضرب الا اللہ کی بڑے زور شور سے
لگاکر دونون کھڑاون اپنی اوٹھاکر ہوا پر پھینکین کہ وہ طرفۃ العین مین نظر سے غائب
ہوگیئن اور آپ مسند پر آکر استراحت فرماہوے اور غیظ و جلال روے انور سے بدرجہ
کمال ہویدا تھا کسی کو مجال اس بات کی نہوئی کہ آپ سے سبب اس ملال کا دریافت
کرے جب ایک مہینہ پورا گذر گیا تب ایک قافلہ سوداگرون کا ملک عجم سے
بغداد شریف مین آیا اور اوس قافلے سے کئی شخص امیر قافلے کے ہمراہ کچھ اشرفیان
اور روپیہ اور اقسام اقسام کے تھان دیبا اور حریر اور قاقم اور سنجاب اور اطلس
اور کمخواب اور مشجر بزرکے ہمراہ لیکر در دولت پر حاضر ہوے اور خادمون سے استفسار کیا
کہ حضرت محبوب سبحانی کہان تشریف رکھتے ہین ہم لوگ نذرین لیکر حاضر ہوے ہین
اور امیدر کھتے ہین کہ شرف قدمبوسی سے مفاخرت دوجہانی اور سعادت جاودانی
حاصل کرین خادمون نے اون لوگون کے حاضر ہونے کی آپ کے حضور اقدس مین
خبر پھونچائی جناب محبوب سبحانی حجرہ مبارک سے برآمد ہوکر خانقاہ مین تشریف لائے
اور مسند پر جلوہ افروز ہوے اور اون لوگون کو طلب فرمایا جب وہ لوگ حضوری
سے مشرف ہوے اور نذرین ملاحظے مین گذرانین اور وہ دونون کھڑاوین بھی روبرو
رکھدین آپنے اون سے فرمایا کہ تمنے یہ کھڑاوین کہان پائین اون سوداگرون نے
سرگذشت اپنی حضور عالی مین یون عرض کی کہ تیسری تاریخ شہر صفر روز دوشنبہ کو یکایک
قزاقون نے ہمارے قافلے کو آگھیرا اور مال اور اسباب لوٹنے لگے اور کتنے آدمیون کو اہل قافلہ

ناحق مار ڈالا اوسوقت ہم لوگون نے بصدقِ ارادت قلبی آپکی جناب ملائک مآب
مین بخشوع اور خضوع رجوع کی اور نذرین مانین ناگاہ پردہ غیب سے ایک ایسی
آواز مہیب آئی کہ اوس میدان کفِ دست مین ہنگامہ قیامت برپا ہو گیا پھر
ہم لوگ کیا دیکھتے ہین کہ وہ رہزنِ پریشان حال شکستہ بال شور و شغف کرتے ہوے
ہماری طرف چلے آتے ہین اور بمنت و لجاجت تمام ہم لوگون سے کہتے ہین کہ اے
اہلِ قافلہ جلد آؤ اور اپنا مال اور اسباب لے لو اور ہمکو اس بلا سے چھڑاؤ کہ ہم لوگ
اپنے فعلِ بد کی سزا کو پہونچگئے جب ہم وہان گئے کیا دیکھتے ہین کہ دونون سردار اون
قزاقون کے مرے ہوے پڑے ہین اور یہ دونون کھڑاؤن اونکی لاشون کے قریب
رکھی ہین غرضکہ سب مال اور اسباب اپنا ہمنے لے لیا اور یہ کھڑاوین بھی اوٹھا لین
اور وہان سے بدلجمعی تمام روانہ ہوے اور اب حضوری مین حاضر ہوے ہین آپ نے
اون لوگون کو خلعتِ بیعت سے مُخلّع فرماکر خوشی بخوشی رخصت فرمایا

روایت

مناقب غوثیہ مین منسلکِ تحریر ہے کہ ایک روز وہ پیر دستگیر روشنضمیر ابوالحسن علی بن
احمد قدس سرہٗ کی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے شیخصاحب نے وقتِ
رخصت عرض کیا کہ یا حضرت میرے گھر مین ایک قمری اور ایک بط کا جوڑا ہے نہ
وہ بولتی ہے اور نہ وہ بیضے دیتی ہے آپنے پہلے اوس بط کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا
اِنفعی بِمَالِکِ اے بط نفع دے اپنے مالک کو پھر قمری سے ارشاد کیا سبّحی لِخالِقِک
اے قمری تسبیح کر پروردگار اپنے کی فوراً اوس بط نے بیضے دیے اور وہ قمری بولنے لگی

روایت

خلاصۃ القادریہ مین ہے کہ ایک روز ابوالمنصور بن یوسف خلیفہ بغداد نے ایک توڑا

اشرفیون کا آپ کے نذر کیا جناب غوثیہ نے اوسکو قبول نفرمایا اور اوس توڑے کو
دستِ مبارک سے پکڑکے خوب دبایا اوس توڑے سے خون جاری ہوا اور وہ اشرفیان
سب خون ہوگیئن خلیفہ یہ سانحہ عجیب و غریب دیکھکر سخت بدحواس ہوا۔
آپنے اوس سے فرمایا کہ اے مظفر یہ اشرفیان تو نے بجبر غریبون سے لیکر جمع کی تھین
اور وہ درحقیقت خونِ مظلومان تھین اب میرے ہاتھ کی تاثیر سے اونھون نے
اپنی اصل کی طرف رجوع کی اور یہ قول مشہور ہے کہ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ

روایت

لطائف غرائب مین شیخ ابو محمد مفرح سے منقول ہے کہ جب آوازہ ولایت اور قطبیت
اور علمیت حضرت غوثیت مآب کا اطرافِ عالم مین پھونچا ایک سو عالم متبحر اطراف
اور جوانب امصار و دیار سے یکجا مجتمع ہوئے اور باہم یہ مشورت کی کہ آپکے پاس چلکر
ایسے ایسے مسائل مَالاینحل پوچھین کہ آپ کو اونکے جواب نہ سوجھین یہ قصد کرکے
بغداد شریف مین پھونچے اور مجلسِ اقدس مین حاضر ہوے آپنے اونکو دیکھکر مراقبہ کیا تو ایک
نورِ رخ انور سے مثل برق کے چمک کر اونکے سینون پر گرا اور وہ سب بیخود ہوکر شور
و فریاد کرنے لگے اور منبر کے قریب پھونچکر آپ کے قدمون پر اپنی پیشانی رگڑنے
لگے اوسوقت محفل مین ایسا شور و غل برپا ہوا کہ سامعین اور حاضرین کو یہ گمان
پیدا ہوا کہ آج بغداد تہ و بالا ہوا جب آپنے یہ حال تباہ اونکا ملاحظہ فرمایا فرطِ شفقت
سے ہر ایک کو سینۂ مبارک سے لگایا تب اونکو اپنے تن و بدن کا ہوش آیا آپنے
ہر شخص سے جُدا جُدا ارشاد فرمایا کہ یہ تُمھارا سوال اور یہ اوسکا جواب ہے راوی کہتا ہے کہ جب
مجلس برخاست ہوئی مین نے اون عالمون سے استفسار کیا کہ یہ کیا اسرار تھا اُنھون
نے کہا کہ ہم سب متفق ہوکر اس قصد فاسد سے کہ آپکے پاس جاکر ایسے ایسے مسائل لاینحل

پوچھین کہ آپ اونکا جواب نہ دیسکین اس شہر مین آئے اور جب مجلس مین حاضر ہوئے
وہ حالت خود بخود ہمپر طاری ہوئی کہ مطلق ہوش وحواس بجا نرہے اور علم وفہم ایک لخت
ہمارے دلون سے نسیاً منسیا ہو گیا جب ہمکو آپنی سینہ مبارک سے لگایا تب ہمنے آپکو بحالت اصلی
پایا اور ہمارے ناشنیدہ سوالون کے جواب باصواب آپنے ایسے ارشاد فرمائے کہ کبھی ہماری سماعت مین نہین آئے

روایت

زبدۃ الابرار مین شیخ ابو المظفر ابن مبارک واسطی سے منقول ہے کہ ایک روز مین
خدمتِ عالی مین حاضر ہوا اور میرے پاس علمِ حکمت کی ایک کتاب تھی آپنے
فرمایا کہ یہ کتاب تیری بڑی رفیق ہے اسکو دھوڈال چونکہ مجھکو وہ کتاب نہایت
عزیز تھی دھوڈالنا اوسکا دل کو گوارا نہ ہوا مگر عزم بالجزم کیا کہ اسکو جا کر گھر رکھ آؤن
اور پھر کبھی یہان نہ لاؤن بمجرد اس خیال کے آپ نے میری طرف اسطرح سے دیکھا
کہ مجھکو اوٹھنے کی مجال نرہی اور فرمایا کہ یہ کتاب مجھکو دے پہلے مینے اوسکو کھولا
اور دیکھا تو تمام ورق اوسکے سادے ہین کہین تحریر کا اوثر نام ونشان نہین پھر
مینے بند کرکے آپ کو دیدی اور آپ ایک ایک ورق اوسکا اولٹکر دیکھنے لگے
اور فرمایا کہ یہ کتاب کیا خوب فضائل قرآن مین لکھی ہے پھر مجھے دیدی مینے
کھول کر جو اوسکو دیکھا تو نہایت خوشخط فضائل قرآن شریف کے اوسمین لکھے ہوئے ہین
بعد اوسکے فرمایا کہ تو اس سے توبہ کرتا ہے کہ زبان سے کہتا ہی اور دلمین اسکا خیال نہین رکھتا ہے
مینے عرض کیا کہ توبہ کرتا ہون اون باتون سے جو میرے دل کو اونکی خواہش نہین پس جو کچھ کہ
مینے پڑھا تھا اور جس قدر مجھکو یاد تھا وہ سب میرے دل سے فی الفور نسیاً منسیا ہو گیا

روایت

مناقب اولیا مین ابو المعالی سے منقول ہے کہ ایک بار آپ بہت بیمار ہوئے کو خادمون نے

عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو کسی حکیم حاذق سے رجوع کرین فرمایا کہ طبیب سے رجوع کرنے
مین دوست کی شکایت ہے اور اس اثنا مین آپکو پیشاب کرنیکی حاجت ہوئی خادم
نے طشت لاکر حاضر کیا جب آپ اوس سے فارغ ہوے خادم نے قارورے کو شیشی
مین بھرا اور ایک حکیم یہودی کے پاس کہ فن طبابت مین یکتاے روزگار تھا لیگیا
وہ طبیب قارورے کو دیکھ کر کہنے لگا اے شخص یہ قارورہ کسکا ہے خادم نے کہا
حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانیؒ کا حکیم یہ نام نامی سُنکر کہنے لگا
فَهٰذَا الْمَرَضُ اِلَّا مَرَضُ عِشْقِ الْاِلٰهِیْ اور کلمہ شہادت پڑھکر مسلمان ہوگیا جب
یہ خبر اوسکے اعزہ اور اقربا کو پھونچی سب آکر اوس حکیم کے پاس موجود ہوے اور
دیکھا کہ اوس طبیب پر ایک عجب کیفیت وجد کی طاری ہے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ
ہے اوسنے کہا کہ اس درویش کے پاس قارورہ ہے اوسے دیکھو خود بخود حال
ظاہر ہو جائے گا جب اون لوگون نے قارورے کو دیکھا تو اوس سے خوشبو مشک
اور عنبر اور گلاب کی آتی تھی کہنے لگے کہ بیشک یہ قارورہ کسی اولیاے اکمل کا ہے
اور کلمہ طیبہ پڑھ پڑھکر مسلمان ہوتے تھے یہان تک کہ چارسو یہودی اوسی وقت
اسلام سے مشرف ہوے اور سب اوس خادم کے ہمراہ خانقاہِ عالی تک آئے
اور اوس خادم سے کہتے تھے کہ جلد اوس مقبول ایزد بیہمال کا جمال جہان آرا
ہمکو دکھا کہ جسکا قارورہ دیکھ کر ہم مسلمان ہوے ہین جب یہ خبر آپ کو پھونچی
سب کو روبرو بُلوایا اور ایک ہی نگاہ سے اونکو مرتبہ اعلےٰ پر پھونچایا اور
سعادتِ بعیت سے مشرف کرکے زمرۂ خدما مین منسلک فرمایا

روایت

بہجۃ الاسرار مین لکھا ہے کہ ایک دن ایک قاری نے یہ آیت آپکے سامنے پڑھی

لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ کہ جب قیامت کے دن سب فنا ہو جائینگے اللہ جل شانہ ارشاد فرمائیگا آج یہ مُلک اور بادشاہت کسکی ہے آپ اس کلام پاک کو سُنکر اوٹھ کھڑے ہوے اور جوش وخروش مین آئے اور بار بار فرمانے لگے مَن یَّقُوْلُ الْمُلْکُ لِی کون کہتا ہے کہ یہ مُلک میرا ہے اتفاقًا ایک بزرگ شیخ احمد نام اوسی جلسہ مین حاضر تھے کہنے لگے اَنَا اَقُوْلُ الْمُلْکُ لِیْ ہم کہتے ہین کہ یہ مُلک ہمارا ہے اسواسطے کہ وہ ہمارا ہے یہ کلمہ اونکی زبان سے سُنکر فرمایا کہ اے نادان توکب اوسکا ہے کہ وہ تیرا ہے وہ درویش یہ کلام آپ کا سُنکر مدہوش ہو گیا اور کپڑے پھاڑکے سروپا برہنہ جنگل کو نکل گیا

روایت

مرآۃ الفیضان مین شیخ ابو مسعود قادری سے منقول ہے کہ ایک روز ایک راہب آپ کے پاس آیا اور اسلام سے مشرف ہوا اور عرض کیا کہ مین یمن کا باشندہ ہون خود بخود میرا دل دینِ اسلام کی طرف مائل ہوا اور یہ قصد کیا کہ ایک ایسے درویش کامل کے پاس جانا چاہیے کہ تمام فقرائے ملک مین سے بزرگ ہو اور اسی فکر مین شب و روز رہتا تھا ناگاہ ایک شب مین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے شخص تو بغداد کو جا اور شیخ عبدالقادر محبوبِ سبحانی کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو کہ اس زمانے مین تمام روئے زمین پر کوئی اونکا ثانی نہین

یقین بچشمِ حقیقت ببین کمالش را	کہ اوجِ عزو جلالش کجاست تا بہ کجا

روایت

تحفۃ القادریہ مین حوالہ تحریر ہے کہ ایک روز ایک تجار اپنے پیر و مرشد شیخ حمّاد کی خدمتمین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت مین تجارت کیواسطے سفر کو جانیوالا ہون آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہون شیخ حمّاد نے فرمایا کہ اگر تو سفر کو جائیگا تو تیرا جان اور مال سارا

تلف ہو جائیگا وہ سوداگر یہ خبر وحشت اثر سُنکر سخت گھبرایا اور اوسی اضطرار مین
حضرت غوث العالم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اور سب حال اپنا آپ سے عرض کیا
فرمایا کہ تو بخوشی تمام سفر کو روانہ ہو اور تیرے مال کی سلامتی میری ضمانت ہے
وہ سوداگر یہ مُژدۂ جان بخش سُنکر باغ باغ ہو گیا اور اوسیوقت تمام مال اور اسباب
لاد پھاند کر چل کھڑا ہوا اور ایک شہر مین پھونچکر تمام مال اپنا بمنافع کثیر فروخت کیا اور
زرِ قیمت خریدارون سے وصول کر کے کسی مقام پر رکھ کر بھول گیا اور اپنی فرودگاہ مین آکر
سو رہا خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ قزاقون نے تمام مال اور اسباب میرا لوٹ لیا اور مجھکو
جان سے مار ڈالا جب خواب سے بیدار ہوا دیکھا کہ نشان زخمونکے بدن پر موجود مین اور
خون اُن سے ٹپک رہا ہے اور وہ مال جہان رکھ کر بھول آیا تھا بجنسہ وہان رکھا ہے اوسے
لیکر وطن کو راہی ہوا جب شہر بغداد کی شہرپناہ کے دروازے پر پھونچا دل مین سوچنے لگا
کہ پہلے اپنے مرشد شیخ حمّاد کے پاس جاؤن یا حضرت محبوب سبحانی کی خدمت عالی درجت
مین حاضر ہون اسی تشویش مین تھا کہ شیخ حمّاد سے اثنائے راہ مین ملاقات ہوگئی شیخ صاحب
نے فرمایا کہ تو حضرت غوث پاک کی خدمت مین حاضر ہو کر جب اون حضرت نے ستر بار
تیرے حق مین دعا کی ہے تب تو جان اور مال سے سلامت رہا ہے اور جو کچھ عالم
بیداری مین تجھپر ہونا تھا وہ سب عالمِ خواب مین ہو گیا جب وہ سوداگر خدمت شریف
مین حاضر ہوا فرمایا وہ سب درست ہے جو تجھسے شیخ حمّاد نے بیان کیا ہے

روایت

جواہر الاسرار مین شیخ ابو الغنائم سے منقول ہے کہ دیکھا مینے آستانہ شریف پر ایک
شخص ضعیف بیہوش پڑا ہے مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ اگر موقع پانا تو میرے حق مین بھی آپ سے
سفارش کرنا جب مین خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا آپ کو بنظر شفقت اور عنایت دیکھکر

عرض کیا شعر

عادتِ ما گناہ ورزیدن	خصلتِ تو گناہ بخشیدن

اُمیدوار ہون کہ اوس گنہگار کی خطا جو آستانۂ فلک کاشانہ پر ذلیل وخوار پڑا ہے براہِ لطفِ بزرگانہ اور الطافِ مُربیانہ معاف ہو فرمایا خیر تمھارے سبب سے اس بے ادب کا قصور ہمنے معاف کیا اور اوس جُرم سے رہا کردیا مگر اوس سے بتاکید کہدو کہ پھر ایسی خطا کا مُرتکب نہو حسب الارشاد مین اوسکے پاس آیا اور یہ فرمان واجب الاذعان اوسکو سُنایا فوراً وہ اُوڑا اور نظرون سے غائب ہوگیا جب مین وہان سے پھر آپ کے نزدیک آیا آپنے مجھسے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اولیاے مردان غیب سے ایک ولی تھا ایک روز ہوا پر اوڑتا ہوا جاتا تھا جب ہمارے شہر کے مقابل مین آیا بنظرِ حقارت یہ کلمہ زبان پر لایا کہ یہ شہر تعظیم کے قابل نہین اسمین کوئی ولی کامل نہین ہمکو یہ گفتار اوسکی سخت ناگوار ہوئی فوراً ولایت اوسکی سلب کرلی اگر تجھکو اپنی رہائی کا وسیلہ نہ کرتا اسی جگہہ پر تڑپ تڑپ کر مرجاتا ۔

روایت

التباس الانوار مین مذکور ہے کہ ایک روز وہ مقبول ربّ غفور حضرت شیخ جنید بغدادی کے مزار شریف پر تشریف لے گئے اور فرمایا السّلامُ علیکَ یا معرُوفُ عنبرناک بِن رُجبَت اوسطرف سے کچھ جواب نہ آیا آپ وہان سے مراجعت فرماکر مکان مین آئے اور بعد چند روز کے پھر تشریف لے گئے اور فرمایا السّلامُ علیکَ یا شیخ معرُوف عنبرناک بِن رُجبَینِ مرقدِ مبارک سے آواز آئی علیکمُ السّلامُ یا سیّدِ محی الدین و

وَلِیَ الاُمّۃِ جزاکَ اللّٰہُ فِی الدّارَینِ خیراً ط ع

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

روایت

مناقب غوثیہ مین مفوض تحریر ہے کہ حضرت امام علی موسی رضا علیہ السلام نے جو خرقہ امامت اور کرامت تبرکا جدّ بزرگوار سے پایا تھا بجنسہ اوسکو حضرت شیخ معروف کرخی رح کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ امانت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی ہی جو قرن خامس مین پیدا ہونگے بحفظ تمام اونکے پاس پھونچا دینا چنانچہ وہ خرقہ شیخصاحب نے بوقت رحلت شیخ جنید بغدادی کو سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ امانت شیخ عبد القادر جیلانی کی ہے صحیح اور سلامت اسکو اوس صاحب ولایت تک پھونچائیو چنانچہ وہ امانت اسی طرح سے پُشت بہ پُشت جناب غوثیہ تک پھونچگئی

روایت

سیر العارفین مین مخدوم اشرف جہانیان جہان گشت تحریر فرماتے ہین کہ حضرت محبوب سبحانی رح اکٹھا سو سو غلام خرید کرتے اور اوسی وقت بیعت سے مشرف فرما کر آزاد کر دیتے اور کوئی زرخرید آپکا ببرکت فیضان عالی ولایت سے خالی نہین رہا

روایت

جواہر القلائد مین ابن سقا سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوث الثقلین نے کہ مین ایک شب کو عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ ملائک آسمان سے اوترے اور مجھکو اوٹھا کر اُم المومنین حضرت عائشہ محبوبہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس لیگیے جناب صدیقہ نے مجھکو گود مین لیکر سینے سے لگایا اور جوش محبت سے اونکی پستان مبارک مین اوسی وقت دودھ اوتر آیا مجھکو پیٹ بھر کر پلایا اور مینے وہ شیر بے نظیر بی کر ایسا حظ اوٹھایا کہ اس مرتبہ اعلی کو پھونچگیا اور اوسی اثنا مین جناب سرور انبیا محبوب کبریا علیہ التحیتہ والثنا تشریف لائے اور اُم المومنین سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے

یَا عَائِشَۃَ ھٰذِہٖ اَوْلَادُنَا وَقُرَّۃُ اَعْیُنِنَا وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؎

روایت

تلخیص لقلائد مین شیخ ابو ذکریا سے مذکور ہے کہ فرمایا شب کو دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو تخت پر سوار میرے مکان پر تشریف لائے اور متبسم ہو کر مجھسے فرمایا کہ اے نور العین اِدھر آ جب مین آپکے پاس گیا نہایت محبت سے ہاتھ میرا پکڑکر تخت پر بٹھلایا اور فرطِ شفقت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا اور پیراہن مبارک جو پہنے تھے اوسے اوتار کر مجھے پہنایا اور فرمایا ھٰذِہٖ خِلْعَۃُ الْغَوْثِیَّۃِ عَلَی الْاَقْطَابِ وَالْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ اور بعد عطای خلعتِ غوثیت مجھکو رخصت فرمایا اور تشریف لیگئے

روایت

ملفوظ قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار سے قاضی شہاب الدین جونپوری نقل کرتے ہین کہ بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رتبہ وَرَاءُ الْوَرَا سے سوائے ان تین ولیون کے اور کوئی ولی آجتک فائز نہین ہوا اوّل خواجہ اویس قرنی دوسرے شیخ جنید بغدادی۔ تیسرے حضرت بہلول دانا۔ اور وَرَاءُ الْوَرَا وہ مرتبہ عالی ہے کہ اوس سے بلند تر ولایت مین دوسرا درجہ نہین اور جناب محبوب سبحانی اوس رتبہ مین مثل شہنشاہ کے ہین کہ نہ کوئی آجتک ویسا پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا اور یہ مرتبہ آپکی ذات اقدس پر ختم ہو گیا اور حضرت شاہ مدار آپکے ہمعصر تھے اور اونھون نے سنہ سات سَو چالیس ہجری مین رحلت فرمائی اور عمر اونکی ڈیڑھ سو برس کی ہوی

روایت

اسرار السالکین مین مجلس رابع عشر شیخ جنید نبیرہ شیخ فرید گنج شکر قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہین کہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا زری زربخش سے رتبہ سلطانی

اور خطاب زری زرنجش کا خاندان عُلیہ قادریہ سے پایا ہے کہ جب آپ واسطے
زیارت بیت اللہ شریف زاد اللہ تعظیماً وتکریماً کے تشریف لے گئے اور قبل
آپ کے پھونچنے سے جناب حضرت سید عمر صاحبزادہ والاتبار حضرت غوث الابرار
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے جسدن حضرت
سلطان المشائخ وہان پھونچے جناب سید صاحب نے اوسی وقت خادم کو
اونکے بُلانے کو بھیجا اوسنے جاکر عرض کیا۔ شَیْخُنَا یَدْعُوکَ یَا سُلْطَانَ الْمَشَائِخ
اونھون نے یہ پیام خادم کی زبان سے سُنکر فرمایا کہ جناب سید صاحب نے
کسطرح معلوم کیا کہ مین یہان آیا ہون اور اوسی وقت خادم کے ہمراہ ہوکر
سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہوے بعد معانقہ اور مصافحہ کے سید صاحب نے
اُن سے فرمایا کہ مینے آپ کو اسواسطے بُلوایا ہے کہ آپ کو خطاب سلطانی اور خرقہ
عُلیہ قادریہ سرکار عالی وقار حضرت محبوب سُبحانی قُطب ربانی سے مرحمت ہوا ہے
اور وہ خرقہ اون کو عنایت فرمایا۔ حضرت نظام الدین اولیا اس نعمت دوجہانی
کے حاصل ہونے سے بفخر ومباہات جاودانی معزز وممتاز ہوکر سید صاحب سے
رخصت ہوے اور فرودگاہ مین تشریف لائے

روایت

خوارق الاخیار مین ابو محمد سید عبد الجبار آپ کے صاحبزادے عالی وقار سے
منقول ہے کہ ایکبار حضرت غوث الابرار حضرت امام احمد بن حنبل کے مزار شریف
پر تشریف لے گئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اِمَامُ فوراً قبر شق ہوگئی اور امام صاحب
نے قبر سے نکل کر آپ سے معانقہ کیا اور ایک پیراہن آپکو دیا اور فرمایا یَا شَیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ
قَدِ افْتَقَرَ اِلَیْکَ فِیْ عِلْمِ الشَّرِیْعَۃِ وَعِلْمِ الطَّرِیْقَۃِ وَعِلْمِ الْحَالِ وَالْقَالِ اور یہ بھی

واضح ہو- کہ آپ کا مذہب حنبلی تھا- ایکروز فرمانے لگے کہ ہمارا ارادہ ہے
کہ مذہبِ حنفی اختیار کرین- بس اوسی شب کو بعالم مراقبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمتِ عالی مین حاضر ہوے دیکھا کہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ ریش مبارک
ہاتھ مین پکڑے حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپ کے نور العین غوث الثقلین
میرے مذہب کی تبعیت چھوڑنے کی نیت رکھتے ہین آپ براہِ شفقت اس باب
مین سعی فرماوین کہ وہ جناب بنظرِ استصواب اس ارادے سے باز آئین جنابِ
رسالت مآب نے حسب استدعاے امام صاحب آپکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا
کہ یا ولدی ہماری خاطر سے امام احمد کی التجا قبول کر تب آپنے امام صاحب سے
فرمایا کہ بار دگر یہ خیال میری طرف سے اپنے دلِ مبارک مین نہ لائیے گا اور مجھکو
انشاء اللہ العزیز تا دمِ زیست اسی مذہب پر قائم پائیے گا- چنانچہ جب آپ بیت اللہ
کو تشریف لیگئے دیکھا کہ حنبلی مصلے پر سواے امام کے کوئی مقتدی ہین مگر جسوقت آپنے اوس
مصلے پر جاکر نماز پڑھی اسقدر مقتدیون کی کثرت ہوتی تھی کہ نماز پڑھنے کی جگہہ نہ ملتی تھی

روایت

رسالۃ الاولیا مین سید ہاشم علوی بیجاپوری تحریر فرماتے ہین کہ جب کوئی شخص
منصبِ ولایت پر منسوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم خداوند عالم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمتِ فیضدرجت مین حاضر کیا جاتا ہے اور آنحضرت اوسکو جنابِ غوث الاعظم
کے پاس بھیجدیتے ہین اور آپ اوسکو اگر لائق ولایت کے دیکھتے ہین تو نام اوسکا دفتر
اولیا مین درج کرتے ہین اور یہی دستور آپکے عہد غوثیت عہدی جاری ہے اور تا قیامت یونہی مروج رہیگا

روایت

بہجۃ الاسرار مین مذکور ہے کہ فرمایا آپنے دیکھا مینے ایک بار اپنے پروردگار کو عالم

خواب مین بصورت مادرِ مہربان اور دوسری بار بشکل سید انس و جان کہ آپ سراسر مظہر اسم رحمان تھے جیساکہ فرمایا خالق حمید نے اپنے کلام مجید مین وَمَا اَرسَلنَاکَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعَالَمِینَ + وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُورَۃِ الرَّحمَانِ + بس اس خواب کی یہ تعبیر ہے کہ یا محبوب مین مہربان رہون تجھپر مثل مادرِ غمخوار اور سایہ گستر رہون مانند سید البشر تیرے جدِ بزرگوار کے

روایت

شرح نصوص مین داؤد قیصری تحریر فرماتے ہین کہ جو کوئی بے وضو آپکا نام لیتا ہے اوسپر افلاس آتا ہے اور جو کوئی آپکی نیاز کا عہد کرے چاہیئے کہ اوسکو بجالائے کہ مبتلائے بلا ہو اور جو کوئی شبِ جمعہ کو شیرینی پر آپ کا فاتحہ کرے اور آپسے استمداد چاہے آپ اوسکی دستگیری کرتے ہین اور جو آپ کا نام باوضو لیتا ہے تمام دن خوش رہتا ہے اور ابتدا مین جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا تھا فوراً زبان اوسکی کٹ کر گر پڑتی تھی جب حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے فرزند پروردگار عالم کا نام لوگ بے طہارت لیتے ہین اور وہ خالقِ برحق اون سے مواخذہ نہین کرتا تب آپنے وہ جلال چھوڑ دیا اور مناقبِ غوثیہ مین ہے کہ حضرت محبوب سبحانی دُعائے حرز یمانی کے کہ جسکو دعای سیف اللہ اور حرز مرتضوی بھی کہتے ہین عامل تھے اور کئی پشتون سے اوس دعا کا عمل آپکے خاندان مین بطناً بعد بطنٍ چلا آتا تھا اور یہ اوسی کی تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ کا نام بے طہارت لیتا قتل ہو جاتا یا زبان اوسکی کٹ کر گر پڑتی۔

روایت

زبدۃ الابرار مین شیخ عبد الوہاب اور شیخ عبد الرزاق آپکے دونون صاحبزادے والا تبار سے منقول ہے کہ ایک روز آپ مدرسہ باب الازج مین بیٹھے دودھ نوش جان

فرمارہے تھے کہ یکایک مُراقبہ مین آئے اور دیر تک عالم استغراق مین رہے
جب اوس سے فارغ ہوے فرمایا کہ اسوقت ستر دروازے علم لدُنی کے کہ کشادگی
ہر دروازے کی برابر وسعت زمین اور آسمان کے ہے میرے دل پر کھل گئے اور مشرق
سے مغرب تک ہر ایک شیٔ اللہ تعالےٰ نے میری مُطیع اور منقاد کردی اور روۓ
زمین پر جس قدر اولیاء اللہ ہین سبھون نے میری اطاعت اور متابعت بجان و دل قبول کی

روایت

مناقب غوثیہ مین مرقوم تحریر ہے کہ ابو عمر و عثمان صریفی اور حضرت شیخ بقا اور
شیخ علی اور شیخ ابو سعید یہ سب اولیاے کبار آپ کے دروازے کی جاروبکشی
اور آبپاشی کیا کرتے تھے اور جبتک اجازت نہ لیتے تھے دست بستہ روبرو
کھڑے رہتے تھے اور اجازت یون طلب کرتے تھے کہ ہمکو امن ہو آپ فرماتے
وَلَکُمُ الْاَمَانُ تب بہ ادب تمام اپنے اپنے مقام مین بیٹھ جاتے اور جب آپ
سوار ہوتے غاشیہ برداری کرتے اگر آپ اونکو ممانعت فرماتے یون عرض کرتے
وَبِمِثْلِ ھٰذَا نَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ ؎

روایت

انیس القادریہ مین ابو محمد سید عبد الجبار آپ کے صاحبزادہ والا تبار سے منقول ہے
کہ جب والدہ ماجدہ اندھیرے مین کہین تشریف لیجاتین خود بخود ایک شمع
روشن ہو جاتی ایک روز جناب موصوفہ کسی ضرورت سے تاریکی مین گئی تھین
حسب دستور وہ شمع روشن ہوئی اتفاقاً آپ تشریف لائے فوراً وہ شمع بجھ گئی
فرمایا یہ شمع جو روشن ہوتی تھی وہ ایک شیطان تھا کہ تمھاری خدمت کیا کرتا تھا
مین نے اوسکو یہان سے نکالدیا اور اوسکے عوض مین تمکو نور خدا کا ملا۔

سے مین (ہاشیہ)

راوی فرماتے ہین کہ اوس روز سے جنابہ والدہ ماجدہ اندھیرے مین اگر کسی کام کو تشریف لیجاتین ایک روشنی مثل ماہتاب کے پیدا ہوتی تھی اور اوس سے تمام اطراف اور جوانب مکان کے روشن ہوجاتے تھے۔

روایت

خوارق الاخیار مین شیخ ابو القاسم سایانی سے مذکور ہے کہ آپنے فرمایا زمانہ منصور حلاج مین کوئی ایسا نہ تھا کہ اوس لغزش مین دستگیری کرتا اگر مین ہوتا تو بیشک اوسکی دستگیری کرتا اور اس لغزش سے باز رکھتا اور میرے مریدون سے جسکو ایسی لغزش پیش آتی ہے اوسکی دستگیری کرتا ہون اور قیامت تک کرتا رہونگا۔

روایت

تحفۃ الاسرار مین شیخ ابو الحسن احمد رفاعی سے منقول ہے کہ ایک روز شیخ ضیاء الدین رح برادر زادہ شیخ شہاب الدین سہروردی کو ہمراہ لیکر آپ کی خدمت عالی درجت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ برادر زادہ میرا علم کلام کے سیکھنے سے رغبت تمام رکھتا ہے میرے کہنے سے باز نہین آتا ہے یہ بات سنکر آپنے دست مبارک اونکی چھاتی پر پھیرا اوسکی برکت سے وہ علم اونکے سینے سے نسیا منسیا ہوگیا کہ گویا اونھون نے کبھی اوسکو پڑھا ہی نتھا پھر اونسے فرمایا یا عمر انت اٰخر المشہورین فی العراق شیخ نجم الدین صاحب حضرت شیخ شہاب الدین عمر رحمۃ اللہ علیہ کے ناقل ہین کہ ایک روز مین نے مراقبہ مین دیکھا کہ شیخصاحب ایک پہاڑ پر تشریف رکھتے ہین۔ اور ایک پیمانہ ہے کہ اوسکو جواہرات سے بھر بھر کے لوگونکو دیتے ہین جب مین مراقبہ سے فارغ ہوا فرمایا کہ اے نجم الدین جو تونے دیکھا وہ سب حق ہے کہ حضرت محبوب سبحانی نے عوض علم کلام کے مجھکو مرحمت فرمایا ہے

روایت

رسالۃ الاولیا مین ابو الحسن جوسقی سے منقول ہے کہ ایکبار مجھکو کئی مشکلین سخت
پیش آئین۔ اپنے پیر کی خدمت مین حاضر ہوا قبل اس سے کہ کچھہ حال اپنا عرض
کرون شیخ نے فرمایا کہ یہ کام ہم سے شدنی نہین تو حضرت محبوب سبحانی کی خدمت
مین حاضر ہو۔ مین اوسی وقت بغداد شریف کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر خدمت
عالی مین حاضر ہوا آپ مدرسہ کی محراب مین تشریف رکھتے تھے میری طرف
دیکھہ کر ایک رشتۂ رنگین پیچ در پیچ مصلے کے نیچے سے نکالا اور ایک کنارہ اوسکا
مجھکو دیا اور ایک کنارہ دستِ مبارک مین لیا اور پیچ اوسکے کھولنے لگے
جو پیچ کھلتا تھا ایک مشکل میری حل ہوتی تھی۔ جب سب پیچ کھل گئے میرے بھی
سب عقدے حل ہوگئے فرمایا خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ یَا خُذُوا پھر مجھکو
رخصت فرمایا جب مین اپنے مرشد کے پاس آیا اوھون نے فرمایا کہ مین نے
نہ کہا تھا کہ حضرت محبوب سبحانی سب عارفون کے پیشوا ہین اونکے سوا دوسریکا
یہ مقدور نتھا کہ اون عقدون کو وا کرتا اگر مین سو برس کامل مجاہدہ کرتا تب بھی
یہ مطلب حاصل نہ ہوتا اور اگر آپ یہ نفرماتے کہ خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ
یَا خُذُوا تیری عقل زائل ہوجاتی اور یقین کامل ہے کہ تو اپنی قوم کا سردار ہو

روایت

تحفۃ الاسرار مین ابو عبداللہ بن احمد بغدادی سے مذکور ہے کہ ایک مرد اصفہانی
آپکے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا حضرت میری منکوحہ مدت سے عارضۂ صرع
مین مبتلا ہے اور کوئی دوا اور دعا اوسکو اثر نہین کرتی ہے آپنے فرمایا کہ وہ
وادیِ سراندیپ کا دیو ہے۔ خانس اوسکا نام ہے تو جا اور جب تیری بی بی کو

صرع کا دورہ ہوا اوسکے کان مین کہنا کہ اے جانس شیخ عبدالقادر نے کہ بغداد
مین رہتے ہین فرمایا ہے کہ یہان پھر کبھی نہ آنا اگر آئے گا ہلاک ہو جائیگا جب
وہ اصفہانی آپ سے رخصت ہو کر اپنے گھر آیا اور جس طرح آپنے ارشاد فرمایا تھا
عمل مین لایا پھر اوس روز سے اوس عارضہ کا نشان نپایا راوی مذکور سے روایت
ہے کہ بعد اوسکے چالیس برس شہر اصفہان مین یہ عارضہ کسی فرد انسان کو نہین
ہوا جب آپنے اس جہان سی انتقال فرمایا پھر وہ عارضہ شروع ہوا

روایت

انیس القادریہ مین شیخ ابو الحسن رفاضی سے مروی ہے کہ ایکبار ابو المعالی احمد
بن ظفر نے آپ سے عرض کیا کہ پندرہ برس سے میرے فرزند کو تپ کا عارضہ
ہے اور اب یہ نوبت پہونچی ہے کہ ہڈیان تک اوسکی خشک ہو گئی ہین آپنے
فرمایا کہ جا کر اوسکے کان مین کہدے کہ اے اُم ملدم شیخ عبدالقادر کا حکم ہے
کہ اس لڑکے کو چھوڑ کر حلّہ کی طرف چلی جا۔ سائل مذکور اپنے گھر جا کر حسب ارشاد
عمل مین لایا۔ فوراً وہ لڑکا اچھا ہو گیا اور تمام عمر اوسکو پھر وہ عارضہ نہوا اور
اہل حلہ اکثر اس بلا مین مبتلا ہو گئے

روایت

گلزار معنی مین شیخ علی بغدادی سے منقول ہے کہ ایک سال شہر بغداد مین
مرض وبا کا اس قدر زور و شور رہا کہ ہزارون آدمی مر گئے۔ باشندگان شہر
عاجز ہو کر آپ کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت
ابتو مرض وبا کی ایسی شدت اور کثرت ہے کہ ہزارہا خلقت ہر روز مرتی ہے
فرمایا کہ ہمارے مدرسہ کے گرد جس قدر یہ گھاس سبز اور خشک لگی ہے سب اس

مرض وبا جان ربا کی دوا ہے جو شخص اُسکو پیسکر پیے گا قدرت خدا سے شفا پائے گا یہ بات زبانِ مبارک سے سُنکر ہزارون آدمیون نے وہ گھاس لیجا کر جس شخص کو پیسکر پلائی اوسنے فی الفور اس وبا کی بلا سے نجات پائی جب وہ گھاس بالکل صرف ہو گئی اور جڑ تک بھی اوسکی باقی نرہی اور ہنوز وبا کا کسی قدر اثر پایا جاتا تھا پھر لوگون نے آپ سے عرض کیا فرمایا کہ اب جو کوئی ہمارے مدرسے کے کُوئین کا ایک قطرہ بھی پانی پیے گا انشاء اللہ تعالیٰ اجل القائم رہیگا چنانچہ ہزارہا بیمارنے اوس کنوئین کے پانی سے دوبارہ زندگی پائی اور اب تلک کہ ہزارہا سال گذر گئے ہین جب کبھی قحط یا وبا یا امساک باران یا کوئی اور بلا اوس شہر مین ظہور کرتی ہے تو وہانکی خلائق خانقاہِ والاجاہ اوس شہنشاہِ عالم پناہ مین حاضر ہوتی ہے اور بدیدہ گریان اور سینۂ بریان التجا کرتی ہے بعنایت یزدانی اور برکتِ محبوب سبحانی وہ بلا کہ جسمین وہ مُبتلا ہوتی ہے فوراً دُور ہو جاتی ہے۔

روایت

خوارق الاحباب مین شیخ داؤد بندگی ولی پنجاب سے مذکور ہے کہ شیخ ابوالحسن رفاعی بیان کرتے ہین کہ شیخ عباد کہتے تھے کہ حضرت محبوب سُبحانی کے بعد مین اونکا قائم مقام اور اونکے حال وقال کا وارث ہونگا اور جو مراتب اور مناصب کہ مخصوص بذاتِ شریف ہین وہ سب مجھکو ملینگے جب یہ خبر آپ کو پہونچی اکیروز اُنکا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ یہ آرزو تیری تجھسے بہت دُور ہے اور ولایت اُسکی سلب کرلی بعد مدت کے اکیرات شیخ حمید نے مراقبہ مین دیکھا کہ ایک جماعت مشائخین کی ایک مقام پر قیام پذیر ہے اور اوسوقت ایک ہوا ایسی چلی کہ وہ سب ست ہو گئے غیب سے آواز آئی کہ یہ ہوا شیخ عبد القادر رح کے مقام سے آتی ہے شیخ حمید نے موقع پاکر عرض کیا

کہ یارب مین چاہتا ہون کہ جو کیفیت کہ شیخ عباد سے سلب ہوگئی ہے وہ اُنکو پھر عطا ہو حکم ہوا کہ کیفیت اوسکی وہی پھیرے گا کہ جسنے سلب کی ہے شیخ حمید یہ حکم سُنکر ایکروز آپکی خدمتِ عالی مین شیخ عباد کی طرف سے عذرخواہ ہوے آپنے اونکی شفاعت قبول فرمائی اور شیخ عباد کو روبرو بلواکر فرمایا کہ اے عباد اِس خطا کے کفارے مین ایک حج اداکر حسب الارشاد عباد نے منظور کیا اور بیت اللہ شریف کی زیارت کو روانہ ہوے اثنای راہ مین ایکروز اونپر وجد کی حالت ایسی طاری ہوئی کہ ہر بُنِ مُو سے اونکے خون کی ندی جاری ہوئی اور گئی ہوئی ولایت پھر ملی اوسیوقت آپنے یہان شیخ حمید سے فرمایا کہ عباد کو اللہ تعالے نے ولایت پھیردی اور فلان مقام پر ہے اور مینے عہد کیا تھا کہ جبتک وہ اپنی خون مین نہ ڈوبیگا اسکا رزِ دل نکھولونگا

روایت

عاملہ العظیمہ مین شیخ احمد بغدادی سے منقول ہے کہ شیخ عمر بزاز کہتے تھے کہ ایکمرتبہ مین آپ کے ہمراہ جامع مسجد کو گیا کیا دیکھتا ہون کہ سیکڑون نمازی جمعہ کی نماز کیواسطے وہان مجتمع ہین اور کوئی شخص آپکی طرف متوجہ نہین اور نہ کسی نے آپکو سلام کیا یہ معاملہ دیکھ کر مجکو سخت حیرت ہوئی اور دل مین خطرہ گذرا کہ اِسکی کیا وجہ ہے کہ ہر جمعہ کو آپکے پاس اسقدر ہجوم لوگون کا ہوتا تھا کہ مسجد تک پھونچنا دشوار ہو جاتا تھا ہنوز یہ خطرہ دل سے نہ گیا تھا کہ آپنے متبسم ہوکر میری طرف دیکھا اور دفعتاً لوگون نے ہر طرف سے آپکو سلام کرنا شروع کیا پھر تو ایسا ہجوم ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان مین حجاب ہوگیا پھر آپ منبر کیطرف متوجہ ہوے اور مجھسے فرمایا کہ یہ تیری آرزو ہے اور تجھکو نہین معلوم کہ خلق کا دل اللہ تعالے نے میرے اختیار مین کردیا ہے چاہون اپنی طرف پھیر لون اور چاہون اپنی طرف سے پھیر دون

روایت

حقیقۃ الحقائق مین شیخ حماد سے منقول ہے کہ ایکروز آپ وعظ فرمارہے تھے دفعتاً

مینہ آیا لوگ متفرق ہونے لگے آپنے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ہم آدمیونکو جمع کرتے ہین اور تو متفرق کرتا ہے فی الحال وہ مینہ مجلس شریف سے موقوف ہو گیا اور علٰحدہ برسنے لگا

روایت

مکاشفۂ جنیدیہ مین شیخ عبدالقادر شامی سے منقول ہے کہ ایکمرتبہ رمضان المبارک مین ستر آدمیون نے علٰحدہ علٰحدہ آپکی دعوت کی اور آپنے سبکی دعوت قبول کی اور ایک ہی وقت مین ہر جگہہ تشریف لے گئے اور ہر ایک کے مکان پر ہر روزہ افطار کیا اور خانقاہ مین بھی مریدون کے ساتھ موجود رہے۔

روایت

حرز العاشقین مین شیخ ابوالقاسم بغدادی سے مذکور ہے کہ حضرت شیخ نظام نارنولی چشتی ہر سال نارنول سے اجمیر شریف کو پیادہ پا جاتے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے عُرس مین حاضر ہوتے جب فاتحہ سے فراغت ہوتی مجاور مزار شریف ایک چادر قبر اقدس کی تبرکاً اونکو دیکر رخصت کرتے تب وہ سوار ہو کر مکان پر آتے چنانچہ ایک سال خواجہ صاحب حسب دستور خانقاہ مین حاضر تھے اور راگ ہو رہا تھا اونپر کیفیت طاری ہوئی اور اوسی حالت مین کسی شخص نے کہ سلسلہ قادریہ مین مرید تھا اونکو بزرگ سمجھکر اور کچھ زر نقد حضرت غوث الثقلین کے نذر کرکے اور ایک رومال مین باندھکر اونکے زانو کے قریب وہ رومال رکھدیا اور سمجھا کہ آپ سے بہتر اور کوئی مستحق اسکا نہ ملیگا اور آپ کو مطلق اسکی خبر نہ تھی اس حالت وجد مین ناگاہ پیر آپکا اوسمین لگ گیا فوراً وہ کیفیت جاتی رہی اور ولایت اونکی سلب ہو گئی آپنے حضرت خواجہ صاحب کی طرف رجوع کی خواجہ صاحب نے ارشاد کیا کہ اس بے ادبی کی سبب سے

یہ ولایت تمھاری سلب ہو گئی ہے شیخصاحب بہت روئے کہ اصلا مین اس سے آگاہ نہ تھا ورنہ کیا مجال تھی کہ ایسی بے ادبی مجھسے ہوتی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس بارے مین مین شفاعت نہین کرسکتا مگر جناب رسالتمآب صلعم کی خدمت مین عرض کرونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور آنحضرت صلعم نے غوث الثقلین سے ارشاد فرمایا کہ اے قرۃ العینین شیخ نظام کا قصور عفو کرو تب آپنے تقصیر اونکی معاف کی اور ولایت اونکو پھیر دی

روایت

لطائف غرائب مین مفوض تحریر ہے کہ شیخ عبد اللہ کہ بزرگترین مشائخان شام سے ہین بیان کرتے ہین کہ مین اور ابن سقا تحصیل علم کے واسطے بغداد مین آئے اور مدرسۂ نظامیہ مین فروکش ہوے اور اکثر بزرگون کی عبادت اور زیارت مین مشغول رہتے اور اوس زمانے مین وہان ایک بزرگ تھے اور اونکو سب غوث جانتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ جب چاہتے ہین غائب ہو جاتے ہین اور جب چاہتے ہین موجود ہو جاتے ہین یہ سنکر ہمکو کمال اشتیاق ہوا۔ غرضکہ ایکروز مین اور ابن سقا اور حضرت محبوب سبحانی کہ انکا عین عہد شباب تھا اون بزرگ کی ملاقات کو چلے راہ مین ابن سقا نے کہا کہ مین اون سے ایک مسئلہ پوچھونگا کہ اوسکا جواب نہ دیسکین اور مین نے کہا کہ مین بھی اون سے ایک سوال کرونگا دیکھون کیا جواب دیتے ہین اور حضرت غوث الاعظم نے فرمایا معاذ اللہ مین اونکی زیارت اور حصول برکت کے واسطے جاتا ہون یا اون سے مباحثہ کرنے کے لیے ہرگز اون سے کچھ سوال نکرونگا القصہ جب ہم تینون شخص وہان گئے اونکو نہ پایا پھر ایک ساعت کے بعد دیکھا کہ اپنے مقام پر موجود ہین اور نظر غضب ابن سقا کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ مجھسے مسئلہ پوچھے

اور اوسکا جواب تجھکو نہ آوے سوال تیرا یہ ہے اور جواب اُسکا یہ اور مین دیکھتا ہون
کہ کُفر کی آگ تیرے جسم سے بھڑک رہی ہے پھر میری طرف دیکھا اور کہا اے عبد اللہ تو
چاہتا ہے کہ مجھسے مسئلہ پوچھے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتا ہون مسئلہ تیرا یہ ہے
اور جواب اوسکا یہ اور دُنیا تجھے گرفتار کرے کہ تونے میرے ساتھ بے ادبی کی ہے اور
حضرت محبوب سُبحانی کو دیکھ کر فرمایا یا سیّدی و مولائی آپنے جو میرا ادب کیا تو
پروردگار عالم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشنود کیا۔ شعر

اے از تو مرا گوشش پر دیدہ تہی	خوش آنکہ ز گوشش ہای بر دیدہ ہی
تو مردم دیدۂ نہ آویزۂ گوشش	از گوشش بدیدہ آکہ در دیدہ ہی
گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی

اور دیکھتا ہون مین آپ کو کہ بالائے منبر فرماتے ہین کہ قدم میرا تمام اولیاء اللہ
کی گردنون پر ہے اور دیکھتا ہون مین کہ تمام اولیانے زیر قدم آپکے اپنی اپنی
گردنین جُھکا دین اور یہ فرما کر وہ بزرگ نظرون سے غائب ہوگئے اور ابن سقا کا
انجام یہ ہوا کہ پہلے اوسنے علم مین یہ کمال حاصل کیا کہ بغداد مین کوئی شخص اوسکا
نظیر نتھا خلیفہ نے اوسکو بادشاہ روم کے پاس بھیجا وہان وہ علمائے نصاریٰ پر
مناظرہ مین غالب آیا۔ بعد اسکے بادشاہ کی بیٹی پر عاشق ہوا اور نکاح کی طمع سے نصاریٰ
ہوگیا اوسوقت اوسکو وہ بددُعا اون بزرگ کی یاد آئی اور مین دمشق مین نورالدین شہید
کی طرف سے بیت المال وقف کا داروغہ ہوگیا اور دنیا خوب حاصل ہوئی اور فرمانا
اُن بزرگ کا سچ ہوا اور جو کچھ حضرت غوث پاک کی نسبت کہا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا

روایت

شرح نصوص مین شیخ ابو سعید قیلوی سے منقول ہے کہ ایک شخص بغداد شریف کا

رہنے والا بڑا فاسق اور فاجر اور بدکار مشہور روزگار شب و روز منہیات شرعی مین مشغول رہتا کوئی فعل نیک اوس سے وقوع مین نہ آتا مگر اعتقاد اوسکا نسبت جناب غوثیہ کے ایسا کامل اور مستحکم تھا کہ روز مرہ علی الصباح آستانہ فلک کا شانہ پر بعجز تمام ناصیہ فرسائی کر کے پھر اور کام مین مصروف ہوتا قضاء کار وہ سراپا گنہگار اس دار ناپائدار سے گذر گیا لوگون نے اوسکو نہلا کفنا کر قبر مین دفن کر دیا حسب دستور جب منکر نکیر اوسکے پاس آئے اور پوچھا مَنْ رَّبُّكَ وَمَنْ دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ اوسنے جواب دیا عبد القادر عبد القادر وہ فرشتے یہ جواب خلاف قواعد دین اسلام اوس نیک انجام سے سنکر مستعد بعذاب ہوئے فوراً بارگاہ خالق سے یہ حکم ناطق اونپر نافذ ہوا کہ یہ شخص اگرچہ فاسق اور فاجر ہے مگر ہمارے محبوب کا عاشق اور اپنے دعویٰ مین صادق ہے اسکو بستر استراحت پر بخواب ناز سلادو اور بار معصیت اسکے سر سے اوتار لو اور قبر اوس نیک سرشت کی غیرت بہشت بنادو چنانچہ برکت محبت حضرت محبوب سبحانی بفضل یزدانی کل سیئات اوس عاصی کے مبدل بحسنات ہوگئے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْ عُيُوْبِيْ بِحَقِّ مَحْبُوْبِكَ وَمَطْلُوْبِكَ وَمَرْغُوْبِكَ قُطْبِ الْعَالَمِ وَغَوْثُ الْاَعْظَمِ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

روایت

منازل اولیا مین شیخ ابو القاسم بغدادی سے منقول ہے کہ ایکبار جناب غوث الابرار رونق بخش شہر اربعین کے ہوئے رمضان المبارک کا مہینا تھا جو خدام اور احباب کہ ہمراہ رکاب آنجناب تھے اون سے ارشاد فرمایا کہ ہم آج بعد افطار صوم کھانا نکھاننگے تا وقتیکہ ملائک آسمانی خوانِ نعمات جنانی نہ لائینگے غرضکہ جب دن تھوڑا رہا اور آپ حجرے مین تشریف رکھتے تھے یکایک حجرے کی چھت توڑ کر ایک شخص دو قاب مین

ایک طلائی دوسری نقرئی پرُمیوہ جات گوناگون اور فواکہات بوقلمون ہاتھون مین لیے ہوے حاضر ہوا اور وہ قابین آپکے آگے رکھدین اور کہنے لگا کہ یہ میوے باغِ بہشت کے ہین ان سے روزہ افطار کیجیے آپنے اوسکو بہ کشف باطن پہچان کر فرمایا کہ اے لئیم شیطان الرجیم ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین سونے اور چاندی کے برتن مین کھانا یا اور کوئی چیز اوسمین بھر کر پینا حرام ہے چل دور ہو اوس لعین نے جب دیکھا کہ آپنے مجھکو خوب پہچان لیا خوف ہوکر جلد تر وہ قابین اوٹھا کر کافور ہو گیا اس اثنا مین وقت افطار کا آگیا اور ملائک کرام خوانہاے طعام ہاتھون پر باحتیاط تمام لیے ہوے آپکے سامنے حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اے محبوب سبحانی بارگاہِ یزدانی سے آپکی دعوت کا یہ کھانا آیا ہے بے وسواس اسکو نوشجان فرمائیے اور شکر خالق دوجہان بجا لائیے بس آپنے وہ طعام عطیہ ملک العلام مع احباب اور اصحاب تناول کیا اور فرمایا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطعَمنَا وَسَقَانَا وَجَعَلنَا مِنَ المُسلِمِینَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجمَعِینَ

روایت

نکات الاسرار مین شیخ محمد عثمان بغدادی سے منقول ہے کہ ایک سال وہ محبوب ایزد متعال بقصدِ حج مکہ معظمہ کو تشریف لے گئے اور حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوے جب روضۂ اطہر کے درِ انور پر پہونچے چالیس روز برابر دست بستہ مرقد مقدس کے روبرو کھڑے بجوش و خروش دل بیقرار یہ اشعار پڑھتے رہے اشعار

ذُنُوبِی کَمَوجِ البَحرِ بَل ھِیَ اَکثَرُ	کَلُّھَا مِثلُ الجِبَالِ بَل ھِیَ اَکبَرُ
وَلٰکِنَّ عِندَ الکَرِیمِ اِذَا عَفَا	کَجَنَاحِ البَعُوضَۃِ بَل ھِیَ اَصغَرُ

جب چالیس روز پورے گذر گئے بچرو خواب بادلِ پُر آب یہ اشعار تین بار

زبان دُر بار سے پڑھتے تھے کہ یکایک دستِ مبارک قبرِ مطہر سے باہر نکل آئے
آپنے لپک کر دستِ اطہر پر بوسے دے کر مصافحہ سے سعادت دارین اور مفاخرت
کونین حاصل کی

اشعار

فِی حَالَتِ الْبُعْدِ رُوْحِی کُنْتُ اُرْسِلُهَا ❊ تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی فَهِیَ نَائِبَتِی
وَهٰذِهٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ ❊ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ لِکَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی

روایت

رسالہ عربیہ شیخ احمد مغربی گنج بخش کبیر مین مفوض تحریر ہے کہ ایک روز حضرت
قطب العالم غوث الاعظم تنہا دریا پر تشریف لے گئے جب عرصہ گذرا اور
آپنے مراجعت نفرمائی خدام بہت گھبرائے آخر جستجو کرتے ہوے دریا کی طرف آئے
دیکھا کہ آپ لبِ دریا بیٹھے ہین اور جانوران دریائی آپ کے گرداگرد مور و
ملخ کے مانند مجتمع ہین اور آپ اونکو علم توحید کی تعلیم دے رہے ہین خادمون نے
جب یہ کیفیت دیکھی آپ کے پاس جانا خلاف مصلحت سمجھ کر ایک گوشے مین پوشیدہ
کھڑے ہوے اور آپ کی ولایت اور کرامت کا تماشا دیکھنے لگے اتنے مین ظہر کی
نماز کا وقت آگیا دیکھتے کیا ہین کہ ایک سجّادہ بہشتی سبز رنگ ملائکہ بادب تمام ہاتھ
مین لیے ہوئے آکر حاضر ہوے اور اوس سجّادہ اطہر کو بروے آب دریا بچھا کر صف بستہ
آپکی امامت کے منتظر کھڑے ہوے اور اوس سجادے کی محراب پر یہ دو سطرین
نورانی بخطِ قرآنی لکھی تھین اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
اور سطر دوم مین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرُکُمْ تَطْهِیْرًا مرقوم تھا
جب آپ امامت کے واسطے آگے بڑھے یکایک نگاہ اشرف خادمون کیطرف
جا پڑی بہ آواز بلند ارشاد فرمایا کہ جلد تر بے خوف اس آبِ روان پر چلے آؤ

اور جماعت مین داخل ہو جاؤ خادم یہ ارشاد واجب الانقیاد سنکر بے تکلف
اوس مقام پر پہونچے اور شریک جماعت ملائکہ ہوے اور آپنے تحریمہ باندھکر نماز شروع
کی جب آپ اللہ اکبر بہ آواز بلند زبان مبارک سے فرماتے ملائکہ بھی پکار کر اللہ اکبر
کہتے اور رکوع اور سجود کی تکبیرون اور تسبیحون کو بھی بہ آواز بلند پڑھتے اور آپکے
دہان مبارک سے عین نماز مین ایک نور برنگ سبز ظاہر ہوکر جلوہ گر ہوتا اور
زمین سے آسمان تک مجلی کر دیتا جب آپ نماز سے فارغ ہوے دست اطہر
اوٹھاکر بجناب کبریا یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِحَقِّ حَبِیْبِی مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ وَ خِیَرَتِکَ
مِنْ خَلْقِکَ اِنَّکَ لَا تَقْبِضْ رُوْحَ مُرِیْدِی وَ مُرِیْدِ مُرِیْدِی اِلَّا عَلَی التَّوْبَۃِ
اور فرشتے آمین آمین کہتے تھے غیب سے یہ آواز آئی کہ اَبْشِرْ یَا حَبِیْبِی بِاِجَابَتِ الدُّعَاءِ

روایت

شرح نصوص مین حضرت داود قیصری لکھتے ہین کہ فرمایا آپنے جب ہماری عمر
چالیس برس کی ہوئی ایک روز ہمنے عزم بالجزم کیا کہ سواے کلام الٰہی کے
اور کوئی بات منہ سے نہ نکالین گے چنانچہ کئی سال ہم خاموش رہے سولھوین
شہر شوال روز سہ شنبہ سن پانسو اکیس ہجری نبوی مین شب کو عالم خواب مین
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے پاس تشریف
لائے اور فرمایا اے نور العین تو کلام کیون نہین کرتا منہ کو کھول حسب الارشاد
واجب الانقیاد مینے منہ کھول دیا آپنے سات بار کچھ پڑھکر میرے منہ مین
پھونکدیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کلام مین برکت دے اور مجھکو رخصت فرماکر
تشریف لیگئے جب مین خواب سے بیدار ہوا دیکھا کہ ہزارہا آدمی میرے وعظ کے مشتاق
خانقاہ مین مجتمع ہین یکایک دریاے سخن میرے دہن سے جاری ہوا اور مینے وعظ کہنا شروع کیا

روایت

مکتوبات شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی مین مفوض تحریر ہے کہ فرمایا آپنے ایک بار عالمِ مراقبہ مین ہمنے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حکم ہوا کہ اے محبوب مرغوب جو مرتبہ تیرے دل کو مطلوب ہو اوسکو طلب کر ہم تیری آرزو برلائینگے ہرگز دریغ نہ فرمائینگے مینے عرض کیا کہ اے خداوند کبریا جس قدر مراتب اعلیٰ اور افضل تھے وہ مجھسے پیشتر سب کو تونے تقسیم کر دیے نبوت سرورِ انبیاؐ کو ولایت علی مرتضیٰؓ کو شہادتِ کبریٰ حسنینؓ کو قادریت ذات خاص کو اب کون رتبہ باقی ہے کہ جسکی درخواست کرون حکم ہوا کہ ہمنے مرتبۂ قادریت تجھکو عنایت کیا اور تمام عالم پر متصرف فرمایا اور جملۂ عارفان اور سالکان اور واصلان اور عاشقان اور محبان کا شاہنشاہ بنایا

روایت

اسرار السالکین مین شیخ عمر تبرازے منقول ہے کہ شیخ بقا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز حضرتِ محبوب سبحانی منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک آپ خاموش ہوگئے اور منبر کے اوپر کے پایون سے نیچے اوتر کر تیسرے پایے پر بیٹھ گئے دیکھا مینے کہ وہ پایہ نہایت وسیع ہوگیا اور فرش سبز اوسپر بچھایا گیا اور حضرت رسول مختارؐ مع چار یار کبار تخت پر سوار تشریف لائے اور اوس فرش پر رونق افزا ہوے اُسوقت تجلیات انوار رحمانی روئے مبارک حضرت محبوب سبحانی سے ایسے مشتعل تھے کہ قریب تھا کہ آپ بیخود ہوکر منبر کے نیچے گر پڑین مگر جناب رسالت مآب بکمال شفقت جگری اپنے دستِ مبارک سے آپ کو تھامے ہوے تھے جب وہ حبیبؐ کبریا سرورِ اصفیا آپکو رخصت فرما کر تشریف لے گئے آپ منبر کے پایۂ اخیر سے اوٹھکر پھر پایۂ اوّل پر رونق افروز ہوے حاضرین نے عرض کیا کہ ہم خادمون کو بھی اس حال سے

آگاہ فرمائیے آپنے شیخ بقا کی طرف دیکھ کر ارشاد کیا کہ جو تمنے بچشم دیکھا ہے
ان لوگون سے بیان کردو تب شیخصاحب نے اس کیفیت سے جو وقوع مین آئی
تھی اہل محفل کو آگاہ کیا ؁

روایت

انیس القادریہ مین شیخ بہاءالحق قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہین کہ ایک نصرانی
حضرت محبوب سبحانی کے کپڑے سیا کرتا اور اجرت بوا جبی لیتا جب وقت مرگ
اوسکا قریب پھونچا وہ اپنے دل مین سوچا کہ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ
افسوس تمام عمر میری کفر مین گذری اب بحضور خالق بیچون اور بیگون جاؤن گا
کس طرح اوسکو منہ دکھلاؤن گا مناسب یہ ہی کہ حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی
کی خدمت مین حاضر ہون اور اپنا حال عرض کرون اور آپ کو وسیلۂ نجات
بناؤن یہ بات سوچ کر وہ نصرانی اون مقبول رحمانی کے پاس حاضر ہوا اور
عرض کیا کہ یا غوث الابرار یہ سیہ کار مدت العمر دام کفر مین گرفتار رہا اب وقت
اخیر ہے نہ کوئی حامی ہے نہ ظہیر ہے حکم خدا سے چارہ نہین موت سے چھٹکارہ نہین
منکر نکیر کے سوال اور جواب اور قبر کے عذاب سے نہایت خوفناک ہون خداوند پاک
کے واسطے میری مدد کیجیے اس مصیبت سے رہائی دیجیے فرمایا عذاب قبر سے
مت ڈر توکل بخدا کر جب قبر مین منکر نکیر آوین اور تجھسے دین اور ایمان کا
سوال کرین اوسوقت تو اونکے سامنے ہمارا نام لینا اور خاموش ہو رہنا
قصہ مختصر جب وہ نصرانی مرا اور لوگون نے اوسکو لیجا کر قبر مین دفن کیا حسب دستور
جب موکلان سوال و جواب نے اوس سے دین اور آئین کا سوال کیا اوسنے
جواب دیا محی الدین عبدالقادر اور چپ ہو رہا منکر اور نکیر نے جب یہ کلمہ اسکی

ربان سے سنا بجناب خالق بے نیاز عرض پرواز ہوے کہ یا رب الارض
والسماء انت تعلم الجھر وما یخفی یہ شخص عند السوال بجز نام تیرے محبوب
مرغوب کے اور کچھ نہین جواب دیتا ہے حکم ہوا کہ اس بندے سے عذاب گور اوٹھاؤ
اور اسکی قبر کو روضۂ باغ بہشت بنا دو روز باز پرس مین جانون اور یہ جانے

ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم ۝

روایت

مجمع الفضائل مین شیخ عثمان بغدادی قدس سرہٗ سے مذکور ہے کہ آپ ہر روز
چھ سو طلبہ کو علم تصوف اور علم توحید کی تعلیم دیتے اور جس طالبعلم کے پاس
کتاب نہوتی دست مبارک سے لکھدیتے اور اکثر اشیاے ضروریہ کی خرید کیواسطے
بازار مین تشریف لیجاتے اور اگر غلام یا کنیز بیمار ہوجاتے آٹا چکی مین پیس لیتے
اور روٹیان پکاکر ہر ایک کو تقسیم کرتے اور جو خرد یا بزرگ آپکے پاس آتا اوسکی تعظیم
کے واسطے کھڑے ہوجاتے اور ترک حیوانات سے کھانا آپ کا بغیر گھی اور دودھ اور
دہی اور گوشت کے ہوتا اور طعام بے نمک اکثر تناول فرماتے اور صدہا کرامتین اور
خوارق عادتین آپ سے ظاہر ہوا کرتین اور آپ کی شفقت اور عنایت کی یہ کیفیت
تھی کہ ایکبار سات لڑکون نے سات بار ایک پیسے کی مٹھائی مول لانے کے واسطے
بازار کو بھیجا اور آپنے سات بار کی آمدرفت کی تکلیف گوارا کی اور اونکے دلون کو
رنجیدہ نہ کیا اور عبادت اور ریاضت کی یہ صورت تھی کہ ہر شب دو سو رکعت نماز نفل
پڑھتے اور بعد ختم ایک قرآن کے تہجد کی نماز پڑھتے اور بعد نماز تہجد کے چہل اسما کو
تین سو ساٹھ بار پڑھ کے فجر کی نماز پڑھتے اور دعاے سیفی اور دعاے بانتہ العظمۃ
اور بانتہ القدرۃ اور بانتہ الکرامۃ اور دعاے سیف اللہ اور دعاے عظمت کبیر کا

بعد نماز چاشت یا مابین نماز ظہر اور عصر کے ورد کیا کرتے اور شجرۂ غوثیہ اور جنیدیہ
اور درود اکبر اور نود و نہ نام الٰہی اور نود و نہ نام نبوی کو عصر کے بعد پڑھا کرتے اور
نماز نفل کی ہر رکعت مین سورۂ مزمل یا سورۂ رحمٰن تلاوت فرماتے اگر سورۂ اخلاص
کے پڑھنے کا اتفاق ہوتا تو سو بار سے کم نہ پڑھتے اور ایکبار آپ نے چار برس کا
چلہ کیا اور اوس عزلت مین سات سات روز کا روزہ ہوتا تھا اور چوتھے روز
کھانا کھانے کی ہمیشہ عادت رہی اور جب ذکر توحید کا آجاتا ارشاد فرماتے کہ
جب موحّد مقام توحید مین پھونچتا ہے نہ موحّد رہتا ہے نہ توحید نہ واحد نہ خودی نہ
خدا نہ بندہ نہ بندگی نہ ہستی نہ نیستی نہ ذات نہ صفات نہ جبرئیل نہ قرآن نہ ولی نہ
ولایت نہ صفت نہ موصوف نہ اسم نہ مُسمّےٰ نہ اوّل نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ بہشت نہ
دوزخ نہ نور نہ نار نہ روشنی نہ تاریکی نہ نفی نہ اثبات نہ آسمان نہ زمین نہ مقام نہ قیام
نہ طلب نہ طالب نہ مطلوب نہ عشق نہ عاشق نہ معشوق نہ آدم نہ ابلیس نہ اسلام نہ
کافر نہ مسلمان نہ مومن نہ ایمان نہ حلال نہ حرام نہ وجود نہ سجود نہ طاعت نہ استقامت
اور جب موحد نے اِن مقام مین قیام کیا توحید مین آگیا اَلتَّوحِیدُ تَرکُ التَّوحِیدِ
فِی التَّوحِیدِ اور توحید وہ ہے کہ جسکا بیان اِس زبان سے نہین ہوسکتا اور
نہ دل سے اوسکا ذکر کیا جاتا اور نہ اِن آنکھون سے دیکھا جاتا اور نہ اِن کانون
سے سُنا جاتا ہے اگر ہے تو یہ ہے اَللّٰہُ بَس بَاقِی ہَوَس

حکایت

کیا دلچسپ اور پُرسرور یہ کرامت ہے اور کیسی معروف اور مشہور یہ روایت ہے
کہ سید ابو المظفرؔ قادری دانا پوری اولاد امجاد حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی
غوث الصمدانی کے گھرانے مین ایک خرقہ اور جُبّہ نعلین حضرت غوث الثقلین

اونکے آباے کرام اور اجداد عظام سے تیمناً و تبرکاً نسلاً بعد نسل چلا آتا ہے اور تا حال اُنکے
خاندان ذیشان مین بجنسہ موجود ہے زیارت کیوقت خرقہ مبارک کی تہ نہین کھولی جاتی
اِس لحاظ سے کہ تہ کھولنے مین کہنگی کے سبب سے کچھ نقصان نہ واقع ہو ویسے ہی تہ کیا ہوا
بحفاظت تمام رکھا رہتا ہی اوسکی قطع اور ترکیب کا حال نہین معلوم مگر رنگ صندلی ہے اور
معلوم نہین کہ صندل سے رنگا ہے یا بسبب انقضاے عرصہ دراز کے رنگت اسکی صندلی ہوگئی ہے
اور نعلین مقدس کی یہ صورت ہے کہ تلا اوسکا بہت گندہ دو انگل سے زیادت اسکی کم نہوگی اور
دوال چرمی بالائی اُسکا تین انگشت کا چوڑا جیسے نعلین چوبی کا تسمہ اور رسی تلے مین گشت یا
کے جا لگی ہی اور رنگت اُسکی خود رنگ معلوم ہوتی ہے ہر سال گیارھوین ربیع الثانی کو زیارت
اُن تبرکات کی ہوتی ہے شہر کے اعلےٰ اور ادنے اور اطراف اور جوانب کے غربا اُمرا فقرا شرفا کا
اُسدن اُن تبرکات کی زیارت کیواسطے اژدہام عام ہوتا ہے القصہ جب نادر شاہ نے آکر دہلی کو
لوٹا اُس زمانہ مین سید ابو المظفر وہین تشریف رکھتے تھے اور یہ تبرکات اونکے پاس تھے غرضکہ
جب نادر شاہ کی آمد کی خبر دہلی مین پہونچی تمام شہر مین ہل چل پڑگئی اور ہر اعلیٰ و ادنےٰ اپنے
اپنے مال اور اسباب کی حفاظت کرنے لگا سید صاحب نے بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ اگرچہ
مجھ فقیر کے پاس کچھ مال اور دولت نہین کہ جسکے لٹ جانے کی دہشت ہو مگر اِس تبرکات کی
حفاظت نہایت ضرور ہے خدانخواستہ اگر یہ نعمت میرے ہاتھ سے جاتی رہی تو مین کسی کام کا
نہ ہونگا جیتے جی مرجاؤنگا مصلحت وقت یہ ہے کہ یہ تبرکات نواب کریا خان کے
پاس کہ صاحب دیانت اور خدا شناس ہین امانتاً رکھدون اسواسطے کہ اُنکا مکان
بھی مثل قلعہ کے ہے اور نوکر چاکر سپاہی پیادے بھی چوکی پہرے کے واسطے مامور
ہین وہان یہ تبرکات بحفاظت تمام رکھے رہینگے غرضکہ سید صاحب یہ مشورت
قرین بصلاح سمجھکر اور گٹھری تبرکات کی ہمراہ لیکر نواب مذکور کے پاس گئے

یہ کیفیت اُنکے گوش گذار کی نوابصاحب نے یہ حال سُنکر فرمایا کہ آپکے ارشاد کی تعمیل بسر و چشم کرونگا اور اِس تبرک کو اپنی جان کے برابر رکھونگا اور وہ گھڑی خوشی بخوشی لے لی اور اپنے توشہ خانے مین بحفاظت تمام رکھوا دی اور سید صاحب نواب مذکور سے رخصت ہو کر مکان پر تشریف لائے اور اِس کھٹکے سے مطمئن ہوے قصہ مختصر جب نادر شاہ دہلی کو لوٹ پاٹکر چلا گیا تب سید صاحب نے گھڑی تبرکات کی نواب سے طلب کی اُس گشتہ قسمت نے یہ ناشائستہ حرکت کی کہ وہ تبرکات نکال لیے اور خالی گھڑی سید صاحب کے پاس بھیجدی اور سید صاحب کو جو بہت دنون سے زیارت اُن تبرکات کی نصیب نہوی تھی سخت بیقرار تھے جلد تر گھڑی کو کھولکر جو دیکھا تو نہ وہ خرقہ ہے اور نہ نعلین فقط خالی گھڑی ہے یہ سانحہ دیکھکر سناٹے مین آگئے اور کلیجہ مسوس کر رہگئے اور ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے مگر کرین تو کیا کرین اور کہین تو کیا کہین کہ وہ نٹ کھٹ چوٹا کب مُنہ لگنے دیتا اور اگر حاکم سے فریاد کرین تو بیچارے فقیر کی ایسے امیر کبیر کے مقابلے مین کون سُنتا مگر یہ کہ صبر کرین اور اِسی کوفت سے سسک سسک کر مرین آخر مجبور ہو کر مریدون سے کہا کہ وہ دولت تو قسمت سے جاتی رہی ہاتھ آنا اُسکا اب غیر ممکن ہے مگر اِس گھڑی مین وہ تبرکات مدت مدید رہے ہین یہ گھڑی بھی تبرک ہوا اِسی کی زیارت سے دل کو تسکین دین چنانچہ سید صاحب نہایت بیقرار ہوتے تو اس گھڑی کی زیارت کرتے اور پھر اوسکو تہہ کرکے رکھا دیتے مگر اُنکے دل کو اِس غم سے ایک لحظہ چین نہ تھا ماہی بے آب کے مانند شدت اضطراب سے دن رات بستر پر تڑپا کرتے آخر کار ایک شب کو نہایت بیقرار ہوے اور اوسی اضطرار مین نماز عشا کی پڑھکر مُصلے پر جو بیٹھے اور رونا شروع کیا تو تمام شب آنسوؤن کا تار نہ ٹوٹا آخر سخت گھبرا کر بجناب غوثیہ رجوع لائے اور یہ رباعی مُستغاثانہ پڑھکر مصلے پر گر رہے

رباعی

جان فدا ے تو کہ ہم جانی و ہم جانانی	ہر کہ شد خاک رہت رست ز سرگردانی
سخن بہ پیش کہ گویم چو چارہ ساز توی	مراد دل ز کہ جویم چو دل نواز توی

اور اوسی جان کنی کے عالم مین جو آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہین کہ حضرت
قطب العالم غوث الاعظم تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ اے سید مظفر تو کیون
روتا ہے اور ناحق اپنی جان کھوتا ہے وہ تبرکات ہمارے تیرے گھر مین موجود ہین
اور وہ دزد مردود مقہور رب الودود ہے اتنے مین سید صاحب کی جو آنکھ کھل گئی
تو اپنے دل کو نہایت مطمئن پایا جلد تر نماز فجر کی پڑھکر جو کھڑی کو کھولتے ہین تو کیا
دیکھتے ہین کہ وہ تبرکات بجنسہ اوسمین رکھے ہین یہ کرامت آپکی غوثیت کی دیکھ کر
دل اونکا باغ باغ ہو گیا اور دامن آرزو گل مقصود سے بھر گیا اب اوس سارق بے حیا
نواب زکریا کا حال سنو کہ اس حرکت ناشائستہ کے بعد ایک سال پورا نہ گذرا تھا کہ
اوس معتوب رب الغفار پر غیب سے ایسی بلا نازل ہوئی کہ جس قدر اوسکا مال و اسباب تھا
مع گھر بار اور اہل و عیال سب پامال ہوا اور وہ ایسا کنگال ہو گیا کہ تمام شہر کے
بازارون مین کوڑی دوکان مانگا کرتا اور جسکے دروازے پر جاتا وہ ایک ٹکڑا اندیتا اور وذات ہر گلی
کوچے مین جوتیان چٹخاتا پھرتا جامع مسجد کی سیڑھیون پر بیٹھا گدڑی کے چلوے چن چن کر مارا کرتا

بیان وفات شریف

بہجۃ الاسرار مین شیخ شہاب الدین سہروردی تحریر فرماتے ہین کہ شروع سال
پانسو اکسٹھ ہجری سے اکثر طبیعت حق طویت حضرت محبوب سبحانی کی ناساز
رہتی تھی اور آخر ربیع الاول ۵۶۱ ہجری مذکور سے بیماری کی زیادتی ہوئی تو
آپ اکثر فرمایا کرتے انا لا ابالی لشئی ولا بملک الموت اور اوائل شہر ربیع الثانی
مین جمعہ کے دن سے علالت کی بہت شدت اور ضعف و نقاہت کی زیادہ تر
کثرت ہوئی یہ حال سنکر بڑے بڑے علمائے نامدار اور مشائخ کبار اور فرزندان

ذوی وقار عیادت کے واسطے حاضر ہوے اور آپ باربار ارشاد فرماتے تھے کہ جگہہ کشادہ رکھو اور ادب سے بیٹھو کہ یہ وقت نزول رحمت الٰہی کا ہے اور جماعتین ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کی واسطے تجہیز وتکفین کے رونق افزا ہوتی جاتی ہین اور باربار فرماتے تھے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَغَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ

روایت

انوار احمدی مین سید احمد رفاعی سے منقول ہے کہ اوسوقت جناب حضرت سید عبدالوہاب آپ کے فرزند والاتبار نے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار کچھہ نصیحت اور وصیت فرمایئے ارشاد کیا کہ مقدم جانو اللہ کی بندگی اور پرہیزگاری کو اور سوائے خدا کے اور کسی سے مت ڈرو اور حاجتین اپنی اوسی کو سونپو اور اوسی کی رحمت اور شفقت کے امیدوار رہو اور اوسکے سوا اور کسی پر آسرا نہ کرو اور خوب مضبوط پکڑو اوسکی توحید کو

روایت

خلاصتہ المفاخر مین شیخ عمر کمانی سے مروی ہے کہ آپنے کل مریدان عقیدت شعار اور خادمان جان نثار کو روبرو طلب کرکے اونکے حق مین دعاے خیر فرمائی اور ارشاد کیا کہ بقید حیات اور بعد ممات تم سے بے خبر نرہا اور نہ رہونگا اور جو کوئی مجھکو بوقت ضرورت اور حاجت یاد کریگا اوسکی مشکلکشائی کی میری ضمانت ہے اور جو شخص کسی مصیبت اور آفت کی حالت مین طلب استعانت کریگا اور مجھکو وسیلہ کرکے جناب ارحم الراحمین مین التجا کریگا بیشک قبول ہوگی دعا اوسکی اور نشیک دور ہوجائیگی مصیبت اوسکی اور جو کوئی برآمد حاجت کے لیے یَا شَیْخ عَبْدُالْقَادِر الْجِیْلَانِی اَمْسِ دُنِی بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر پکاریگا سونگا مین ندا اوسکی اور دعا کرونگا اوسکی رفع حاجت کے واسطے اور جلدتر حاصل ہوجائیگا مطلب اوسکا انشاء اللہ تعالےٰ

اور اس فرمانے کے بعد آپنے غسل کیا اور باوضو ہو کر نماز عشا کی پڑھی اور نماز کے بعد سجدے مین جا کر بہ آواز بلند یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَّتَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب آپنے سجدے سے سر اوٹھایا ہاتف غیب نے یہ مژدہ سنایا کہ بخشی ہمنے تمھاری خاطر سے امت محمد صلعم کی

روایت

تشریح الاولیا مین شیخ ابو الفتح بغدادی سے منقول ہے کہ جب آپکی رحلت کا وقت قریب آیا شب دوشنبہ تاریخ یازدہم شہر ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری کو حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک نامہ سربہ مہر بارگاہ احکم الحاکمین سے لیکر در دولت پر حاضر ہوئے اور اوس نامہ کو سید عبد الوہاب کو دیا کہ اسکو ملاحظہ اشرف مین گذران وتیجیے سید صاحب نے جب اوس نامہ کو دیکھا تو اوسکی پیشانی پر بخط نور یہ عبارت مسطور تھی يَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَى الْمَحْبُوْبِ جب صاحبزادہ والاشان وہ فرمان خالق دوجہان اوس غوث زمان کی خدمت عالی درجت مین لے گئے اور آپنے جب اوسکو کھول کر پڑھا اور مژدہ نعمت وصال سے مفتخر ہوے شادان اور فرحان سجدہ شکر ادا کیا اور عامہ مومنین اور مریدین کے حق مین مغفرت کی دعا کی پھر یکایک ہاتف غیب نے یہ تہنیت سنائی اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ یہ بشارت فیض اشارت مسموع فرما کر یہ کلمات پڑھنے لگے اَسْتَغِيْثُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَخْشٰى مِنْ اَنْ يَّفُوْتَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَالْبَقَآءِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَآءِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس جہان فانی سے رہگرائے عالم جاودانی کے ہوے اور شور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کا

فرش زمین سے عرش برین پر پھونچایا اور تمام ملک عرب اور عجم مین کُہرام پڑگیا

رباعی

درجہان زین صعب تر ہرگز بلای کس ندید	دلشکن تر زین عزا ہرگز عزای کس ندید
ابتلا بر انبیاؤ اولیا بسیار شد	لیک در عالم کز ینسان ابتلای کس ندید

فرزندانِ عالی تبار اور خادمانِ جان نثار کی واویلا سے قیامت بپا تھی اور

در و دیوار سے یہ صدا آتی تھی

رباعی

ہنگام فراق و افتراق است امروز	با درد و فراق اتفاق است امروز
اے دیدہ جمال یار دیدی یک چند	خون بار کہ نوبت بفراق است امروز

اور شبِ دوشنبہ تاریخ گیارھوین ربیع الثانی سن پان سو اکسٹھ ہجری مین باب الازخ مین مدفون ہوے اور وفات کی تاریخ مین اختلاف ہے بہجۃ الاسرار کہ تعدم ترین کتاب کتب مناقبِ غوثیہ سے ہے اوسمین نوین ربیع الثانی کی مرقوم ہے اور انوار احمدی ملفوظ سید احمد کبیر رفاعی مین دسوین ربیع الثانی شبِ شنبہ اور ایک روایت مین آٹھوین اور تحفۃ القادریہ مین سترھوین اور سید محمود قادری نے اوراد قادریہ مین سترھوین صفر روز پنجشنبہ لکھی ہے اور بعضون نے چودھوین اور بعضون نے تیرھوین اور بعضون نے غُرّہ لکھا ہے اور صاحب مناقب غوثیہ کی نزدیک سترھوین ربیع الآخری کی صحیح ہے اور اِسی تاریخ مین عرس آپکا بغداد شریف مین ہوتا ہے اور تعداد عمر شریف مین اختلاف نہین کہ اکانوے سال پورے ہین مگر تاریخ ولادت مین اختلاف ہی کہ بعض مورخین نے بہ سن چار سو ستر اور بعض نے چار سو اکہتر ہجری اور بعض نے پان سو پینسٹھ ہجری مین لکھی ہے اور بعض مورخون نے رحلت آپکی پانسو چوسٹھ اور بعض نے پان سو ترسٹھ مین بیان کی ہے اور ابیات تاریخی بابت ہر دو تاریخ یہ ہین۔۔

تاریخ

آنکہ ہر کس قطبِ ربانی بود | بے گمان محبوبِ سبحانی بود
شاہِ شاہان شیخ عبدالقادرؒ است | دلنشین و دلربا و دلبر است
سیدِ والانسب ور اولیاست | نورِ چشم مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ ست
سالِ مولودش ز اوجِ کبریا | گفت ہاتف۔ زیبِ تاجِ اولیا
سالِ مولودش زبس رنگین تر است | شُد رقم۔ محبوبِ عبدالقادرؒ است
سالِ نقلِ آن عالی ہمم | صاحبِ فردوسِ عالی۔ زد رقم

تاریخ ۵۶۱ ہجری

جنابِ غوث الاعظم قطبِ عالم | کہ نورش تافت از مہ تا بماہی
سنینش کامل و عاشق تولد | وفاتش دان۔ معشوقِ الٰہی

شجرۂ سلسلۂ پدری آنحضرت

حضرت غوث الاعظم محی الدین ابو محمد سید عبدالقادرؒ جیلانی۔ ابن سید ابو صالح زین الدین محمدؒ۔ ابن ابو عبداللہ الجیلی۔ ابن سید یحیی الزاہد۔ ابن سید محمد۔ ابن سید داود۔ ابن سید موسیٰ الجون۔ ابن حسن المثنیٰ۔ ابن حسنؓ۔ ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما۔

شجرۂ سلسلۂ مادری آنحضرت

حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادرؒ جیلانی۔ ابن ام الخیر۔ امۃ الجبار بی بی فاطمہ

بنت سید عبداللہ الصومعی الزاہدی ۔ بن سید عبدالجمال ۔ بن سید محمد ۔
بن سید ابو محمود طاہر ۔ بن سید ابو عطا عبداللہ ۔ بن سید ابو کمال عیسیٰ ۔
بن سید علاؤ الدین ۔ بن سید محمد ۔ بن سید علی العریض ۔ بن سید امام
جعفر صادق ع ۔ بن سید امام باقر ۔ بن سید امام زین العابدین ع ۔ بن سید
امام حسین ع ۔ بن علی مرتضے کرم اللہ وجہہ

بیان تعداد اولاد امجاد آنحضرت

شیخ ابن بخار نے اپنی تاریخ مین فرمایا ہے کہ مین نے حضرت قطب الآفاق
شیخ تاج الدین ابوبکر سید عبدالرزاق صاحبزادہ عالی وقار سے سنا ہے
کہ حضرت محبوب سبحانی کے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیان تھین اور آپ
ایک بار بیمار ہوے اور بیہوش ہو گئے اور جملہ اولاد امجاد آپکی اوسوقت
حاضر تھی یہ حال دیکھکر سب رونے لگے ناگاہ آپ ہوش مین آئے اور فرمایا
تم لوگ کیون روتے ہو ابھی مین اس جہان سے انتقال نکرونگا تاوقتیکہ
ایک فرزند مسمّٰے سید یحییٰ میرے صلب سے پیدا ہوگا چنانچہ آپکی ایک جاریہ
حبشیہ تھی اون سے سید یحییٰ عبداللہ تولد ہوے اور اوسکے بہت عرصہ کے بعد
آپنے انتقال فرمایا ۔ اور بہجۃ الاسرار مین شیخ شہاب الدین سُہروردی
رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ جملہ اخلاف آپکے دس ہین ۔ اوّل شیخ سیف الدین
ابو عبداللہ سید عبدالوہاب شہر شعبان پانسو بائیس ہجری مین تولد ہوئے
اور اکہتر برس کی عمر ہوئی اور تینتیس برس آپ اون کے روبرو زندہ رہے
بڑے عالم متبحر تھے پہلے آپ سے علم حاصل کیا بعد اوسکے سفر عجم مین بڑے بڑے

علماے استفادے اوٹھائے اور بعد آپ کے مدرسہ شریف کے مدرس اور واعظ
اور مفتی رہے اور پچیسوین [۲۵] شب شہر شوال سن چھہ سو ترانوے [۶۹۳] ہجری مین
انتقال فرمایا۔ دوسرے حضرت شیخ شرف الدین سید عیسیٰ علوم صوری اور
معنوی کے جامع اور مفتی اور محدث اور مدرس اور واعظ تھے اور جواہر الاسرار
آپکی تصنیف لطیف سے ہے بعد آپ کے بارہ برس بقید حیات رہے اور کتاب
فتوح الغیب حضرت نے آپ ہی کے واسطے تصنیف کی تھی اور پانسو تہتر [۵۷۳]
ہجری مین اونھون نے وفات پائی۔ تیسرے حضرت شمس الدین سید عبد العزیز
بڑے فاضل کامل جملہ علوم دینی اور دنیوی آپ سے حاصل کیے اور اُنسے ہزارہا
لوگ فیضیاب ہوئے سن پانسو اٹھاون [۵۵۸] ہجری مین تین برس قبل انتقال
اپنے والد ماجد سے رحلت گزین اعلے علیین ہوے تھے چوتھے حضرت شیخ
سراج الدین ابو الفرح سید عبد الجبار بڑے فقیہ اور واعظ اور محدث اور مفتی
اور مدرس آپ سے جملہ علوم حاصل کیے اور سن پانسو تہتر [۵۷۳] ہجری مین چارشنبہ
کے دن اونیسوین [۱۹] شہر شعبان کو انتقال فرمایا۔ پانچوین حضرت تاج الدین
شیخ ابو بکر سید عبد الرزاق بڑے فاضل متبحر اور مفتی اور مدرس اور حافظ
اور ولی اکمل تھے آپ سے جملہ علم حاصل کیا اور اونکی ذات بابرکات کے
فیض عام سے بہت لوگ عالم اور فاضل اور درویش کامل ہوے اور تیس [۳۰] برس
کامل معبود برحق سے شرما کر سر اوپر نہ اوٹھایا اور ہمیشہ یاد خدا مین ہمہ تن
مصروف رہتے اور زہد اور خاموشی سے سروکار رکھتے سن پانسو اٹھائیس [۵۲۸]
ہجری مین پیدا ہوئے اور چھٹی [۶] شہر شوال سن چھہ سو تئیس [۶۲۳] ہجری مین وفات پائی
چھٹے۔ شیخ ابو اسحق سید ابراہیم تمام علم آپ سے حاصل کیے اور بغداد شریف مین

پچیسوین ذی القعدہ سن چھہ سو ہجری مین انتقال فرمایا۔ ساتوین حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سید عبد اللہ جملہ علوم آپ سے حاصل کیے ہین اور سن پانسو آٹھ ہجری مین پیدا ہوے اور ستائیسوین صفر سن پانسو اسی ہجری مین رحلت گزین ہوے۔ آٹھوین حضرت شیخ ابو الفضل سید محمد نے بغداد شریف مین ستائیسوین شہر رمضان المبارک سن چھہ سو ہجری مین انتقال فرمایا۔ نوین حضرت شیخ زکریا سید یحیےٰ بہت بڑے عالم جملہ علوم آپ سے حاصل کیے اور چھٹی ربیع الاول سن پانسو پچاس اور بروایتے سن پانسو پچپن ہجری مین پیدا ہوے اور سن چھہ سو مین عین شب برات کو انتقال کیا۔ دسوین حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نصر سید موسےٰ محدث اور فقیہ آپ سے جملہ علم پڑھے اور بڑے عالم متبحر ہوے اور بغداد شریف مین جاکر دمشق مین بود باش اختیار کی اور سلخ ربیع الاول سن پانسو اوتالیس ہجری مین تولد ہوے اور غرہ جمادی الاخریٰ سن چھہ سو گیارہ ہجری مین اُسی شہر مین رحلت فرما ہوے اور یہ آخرین اولاد سے تھے۔ اور بعضون نے نو لکھے ہین۔

اول سید یوسف قبر اونکی بائین طرف روضہ شریف مین ہے۔ دوم سید صالح کہ قبر انکی باہر روضہ مبارک کے ہے۔ سوم سید عبد الغفار۔ چہارم حضرت عبد اللہ۔ پنجم حضرت سید حبیب اللہ۔ ششم حضرت سید زاہد۔ ہفتم حضرت سید منصور کہ ایک قطب الاقطاب تھے۔ ہشتم سید عبد الخالق۔ نہم حضرت سید عبد الرؤف۔ اکثر اعمال مخصوصہ آپ کے خصوصًا دوگانہ یازدہ گامی انھین صاحبزادے سے منقول ہین۔

روایت

اقتباس الانوار مین شیخ ابو محمد بسطامی سے مذکور ہے کہ جب آپ اس دار فانی سے

رہکراے عالم جاودانی ہوے کسی ولی صاحب ولایت نے آپکو عالم خواب مین دیکھا
اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ کو سوال منکر اور نکیر سے کیونکر فرصت ملی فرمایا یون کہو
کہ اونھون نے میرے سوال سے کسطرح مہلت پائی عرض کیا کہ ارشاد ہو فرمایا کہ جسوقت
قبر مین وہ دونون ملائک شور مچاتے اور زمین کو پھاڑتے مہیب صورت بنائے میرے
پاس آئے اور پوچھا مَنْ رَّبُّكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ وَمَا دِينُكَ مین نے کہا کہ طریقۂ اسلام یہی ہے
کہ نہ مصافحہ نہ سلام تمنے کس سے یہ رسم تعلیم پائی ہے یہ گفتگو سنکر وہ فرشتے نہایت
شرمائے اور السلام علیک کہکر مصافحہ کے واسطے ہاتھ میری طرف بڑھائے اور
مین نے اونکے ہاتھ خوب مضبوط پکڑ لیے اور کہا کہ پہلے تم میرے سوال کا جواب دو
پھر مین تمھارے سوال کا جواب دونگا اور بغیر جواب باصواب کے تمکو ہرگز نچھوڑونگا
کہا فرمایئے وہ کون سوال ہے مین نے کہا کہ جب تمسے جناب رب الارباب نے
یہ خطاب فرمایا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً تو تمنے بے تامل یہ جواب دیا
اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ
پس تمھارے اس قول پر کئی اعتراض لازم آتے ہین **اول** تو یہ کہ تمنے اوس فعال
لما یرید کو آپ سے مشورت طلب ٹھہرایا اور وہ بے نیاز منزہ ہے صلاح اور مشورت
سے **دوم** یہ کہ تمنے بنی آدم کو فسادی اور خونریز قرار دیا اور یہ نسمجھے کہ اونمین
کیسے کیسے بندگان مقبول خدا پیدا کیے جاوینگے کہ تم سے بدرجہا افضل اور اجل ہونگے
تیسرے یہ کہ تم ایسی بے ادبانہ گستاخی کر بیٹھے کہ اپنی فہم کو اوس عالم الغیوب کے
علم سے بڑھ کر سمجھے جب اوس احکم الحاکمین نے اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کا تازیانہ
تمھاری پشت ادب پر مارا تب تم ٹھیک ہوے اب ان اعتراضون کا جواب باصواب
مجھکو دو اور اپنے سوال کا جواب مجھسے لو اور جبتک تم ان سوالون کا جواب شافی ندوگے

تب تک میرے ہاتھ سے نہ چھوٹ گئے منکر نکیر کے یہ اعتراض سُنکر چھکّے چھُوٹ گئے اور ہکا بکا ہو گئے اور ایکدوسرے کا مُنہ تکنے لگا اور بُہتیرا اپنے جی مین سوچے ساچے مگر کوئی جواب معقول نہ سوجھا مجبور ہو کر چاہا کہ بقوت ملکی ہاتھ چھُوڑا کر غائب ہو جاوین اور میرے اعتراضون کے جوابون سے چھوٹ جاوین مگر میرے ہاتھون سے کب چھُوٹ سکتے تھے عاجز ہو کر کہنے لگے کہ فقط ہم دونون نے یہ بات نہ کہی تھی کُل ملائکہ اس قول مین شریک تھے پس ان اعتراضون کا جواب بھی سبکی طرف سے چاہیے اگر آپ ہمکو چھوڑدین تو ہم جاکر کُل فرشتون سے آپکے سوال کا جواب پوچھ آوین مینے کہا کہ اگر تُم نہ آؤ تو مین کیا کرون مگر ایک کو چھُوڑے دیتا ہون کہ وہ جاکر اپنے گروہ والون سے پوچھ آوے۔ چنانچہ ایک کو مین نے چھوڑدیا اور اوسنے جاکر کُل فرشتون سے یہ حال بیان کیا مگر کسی کو جواب شافی اون سوالون کا نہ سوجھا تب ملائکہ کو جناب باری سے یہ حکم پہونچا کہ تمنے جو آدم پر اعتراض کیا تھا وہ اونکی جملہ اولاد پر عائد ہوتا ہے چاہیے کہ تُم سب میرے محبوب کی خدمت مین حاضر ہو کر اپنی خطا معاف کرواؤ ورنہ تمکو اوس سے رہائی نہ ہوگی الغرض سب ملائکہ میرے پاس آئے اور عُذر خواہ ہوئے اور جناب احدیّت سے اونکی رہائی کا ایما ہوا تب مینے عرض کیا کہ خداوندا اگر تو اپنے فضل و کرم سے میرے اور میرے سلسلے کے مریدون کو بخشدے مین بھی انکا قصور معاف کردون ارشاد ہوا کہ اے محبوب مرغوب ہمنے تیری التجا قبول کی مین نے بھی عرض کیا کہ تقصیر انکی معاف کی تب وہ فرشتے رہائی پاکر چلے گئے

روایت

اخبار الاولیا مین شیخ ابو الفتح بغدادی سے منقول ہے کہ ایک سوداگر دمشق کا رہنے والا آپ سے غائبانہ اعتقاد کامل رکھتا تھا اور ہمیشہ یہ قصد کرتا تھا کہ خدمت عالی مین

حاضر ہوکر شرف بیعت حاصل کرے مگر مکروہات دنیوی سے مُقصر رہتا تھا آخرالامر جب ولولہ شوق ازحد زیادہ ہوا سامان سفر کرکے مع خادمون اور ہمراہیون کے گھر سے روانہ ہوا اور بغداد شریف مین جا پہونچا اور آپ کی رحلت کی خبر سُنکر جیتے جی مر گیا اور اضطراب عظیم اوسکے دل مین پیدا ہوا یہانتک کہ مستعد اپنی ہلاکت کا ہوا اور اوسی اضطرار اور بے قراری کی حالت مین روضہ مبارک کے اندر جاکر مرقد اقدس سے لپٹ گیا اور ڈارھین مار مار کر رونے لگا کیا دیکھتا ہے کہ آپ قبر کے اندر سے باہر تشریف لائے اور اوسکا ہاتھ پکڑکے بیعت سے مشرف کیا اور نعمات صوری اور معنوی سے مالامال کردیا جب یہ حال اوسکے ہمراہیون نے دیکھا اور وہ قریب سَو آدمیون کے تھے سب بیعت سے مشرف ہوے بعد اوسکے آپ اونکو رخصت کرکے قبر کے اندر تشریف لے گئے اور وہ سوداگر فائز المرام ہوکر اپنے وطن کو گیا

روایت

رسالۃ الاولیا مین سید ہاشم علوی بیجاپوری تحریر فرماتے ہین کہ مخدوم بندہ نواز گیسو دراز صاحب ولایت مُلک دکن کہ مکان اونکا گلبرگہ شریف مین ہی ایکروز اپنی خانقاہ مین بیٹھے اپنے مریدین اور معتقدین سے ہمکلام تھے اتفاقاً ایک شخص شہر بغداد شریف کا رہنے والا اوس مجمع مین بیٹھا تھا بسبیل تذکرہ کچھہ حال کرامات اور خوارق عادات حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی کا بیان کرنے لگا مخدوم صاحب نے سُنکر فرمایا کہ شیخ عبدالقادر رح اپنے وقت کے صاحب ولایت تھے اور اسوقت کا مین صاحب ولایت ہون بس اس کلمہ کے زبان سے نکلتے ہی فشار عظیم اونکے قلب پر پیدا ہوا اور ساری کیفیت اور ولایت اونکی معدوم ہوگئی سخت متردد اور متوحش ہوے اور بہتیری تدبیرین کین مگر سودمند نہ ہوئین جب نوبت بجان اور کارد بہ استخوان پہونچی

اپنے مرشد حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کی خدمت مین رجوع کی مخدوم صاحب نے فرمایا کہ حضرت محبوب سبحانی کے مقدمات مین مجھکو دم مارنے کی مجال اور قدرت نہین مگر مرشد یعنی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کی خدمت مین عرض کرتا ہون شاید اونکے توسل سے یہ عقدہ حل ہو جائے جب حضرت مخدوم چراغ دہلی نے جناب سلطان المشائخ سے عرض کیا آپ نے بھی وہی کلمہ ارشاد کیا کہ اور فرمایا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا کرتا ہون جب سلطان المشائخ نے حضرت صلعم کی خدمت سراپا رحمت مین یہ حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ نور العین غوث الثقلین از بسکہ حسنین کے پیارے اور فاطمہ کے لاڈلے ہین مین اونکے معاملات مین دست اندازی نہین کرتا تمھاری خاطر سے فاطمہ زہرہ کو بلواتا ہون شاید اونکے توسل سے یہ مطلب حاصل ہو چنانچہ آنحضرت نے سیدہ معصومہ کو طلب کرکے مخدوم صاحب کی سفارش کی مطابق اوسکے حضرت خاتون جنت نے جناب محبوب سبحانی سے فرمایا کہ اے نور بصر لخت جگر مخدوم بندہ نواز کی خطا معاف کردو دوبارہ پھر ایسی بے ادبی اون سے وقوع مین نہ آئے گی حضرت محبوب سبحانی نے عرض کیا کہ یا جدہ حاشا یہ امر میری خواہش اور درخواست سے واقع نہین ہوا اور ارشاد واجب الانقیاد آپ کا موجب سعادت دارین ہے اور مخدوم صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو نعمتین تمکو تمھارے مرشد سے ملی ہین وہ سب تمکو مبارک ہون اور دو حصے زیادہ اوس سے ہماری طرف سے لو۔ اور اوسی وقت مراتب اونکے دو چند ہو گئے

بیان دوگانہ یازدہ گامی

موسومہ بہ صلوۃ الحاجت و صلوۃ الشہد ایت ودالرحمت

روایت

مناقبِ غوثیہ مین شیخ احمد بزاز سے منقول ہے کہ اِس دوگانہ کا ارشاد جناب خیر العباد صلی اللہ علیہ وآلہ الامجاد سے جناب غوثیت مآب کو بعالم روحانی ہوا اور مامور فرماے گئے کہ خود کرین اور اپنے مریدون اور مُعتقدون کو اسکے ادا کرنے کی اجازت دین کہ اسکو پڑھکر مقاصد کونین اور مفاخرت دارین حاصل کرین

روایت

بحجات الاسرار مین شیخ یوسف ہجاوندی سے مذکور ہے کہ مینے جناب رسالتمآب کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض اجل کی بھی کوئی دوا ہے کہ زحمتِ موت سے امن مین رہے اور کچھ عمر بڑھجاوے فرمایا ہان دوگانہ یازدہ گامی ولدی سید عبد القادر جیلانی رحمہ جو کوئی اوسکو پڑھے گا رشتۂ عمر اوسکا دراز ہو جائے گا؛

طریق اداے دوگانہ یازدہ گامی

بہجۃ الاسرار مین شیخ شہاب الدین سُہروردی نے طریقہ اوسکے پڑھنے کا یون لکھا ہے کہ غسل کرے اور کپڑے پاکیزہ پہنے اور خوشبو لگاوے اور بخورات مُعنبر سلگاوے اور جاے پاک پر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز صلوٰۃ الاسرار تقربًا الی اللّٰہ کی نیت کرے اور دونون رکعتون مین بعد فاتحہ کے گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سجدے مین بعد سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلےٰ کے گیارہ بار یہ اسماے مبارک یَا غَوثُ الثَّقلَین یَا قُطبِ رَبَّانِی یَا مَحبُوبِ سُبحَانِی یَا مُحیِ الدِّین عَبدُ القَادِر جِیلَانِی اَغِثنِی وَ امدِدنِی فِی قَضَاءِ حَاجَاتِی

یا قاضی الحاجات پڑھے بعد اوسکے کھڑا ہو جاوے اور جانب عراق گیارہ
قدم چلے اور ہر ہر قدم پر کہے یا شیخ الثقلین۔ یا قطب ربانی۔ یا غوث صمدانی
یا محبوب سبحانی۔ ابو محمد عبد القادر الجیلانی بعدہ پاے چپ پر پاے راست
رکھکر جو درود شریف یاد ہو گیارہ بار پڑھے بعد اوسکے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص
اور سورہ اذا جاء گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد اوسکے یا جنود اللہ یا عباد اللہ
اغیثنی وامددنی فی قضاء حاجاتی یا قاضی الحاجات۔ اور مراقبہ مین
جاوے بعد مراقبہ کے لا الہ الا اللہ ایک سو آٹھ بار پڑھکر سجدے مین جاوے اور پڑھے
یا روح القدس یا جنود اللہ یا عباد اللہ اغیثنی وامددنی فی قضاء حاجاتی
یا قاضی الحاجات

روایت

خلاصۃ القادریہ مین راوی مذکور یون لکھتے ہین کہ واسطے رفع حاجات دینی اور
دنیوی کے دوگانہ یازدہ گامی اس طرح پر پڑھے کہ دونون رکعتون مین بعد سورہ
فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھکر درود شریف پڑھے اوسکے بعد
گیارہ قدم عراق کی طرف چلے اور ایک ایک قدم پر ایک ایک اسم اسماے
یازدہ گانہ حضرت غوثیہ مذکورہ کو پڑھے بعد اوسکے باواز بلند کہے یا غوث الصمدانی
عبدک ومریدک مظلوم عاجز محتاج الیک فی کل الامور فی الدنیا
والآخرۃ امددنی واغثنی باذن اللہ وبحجۃ اللہ وبرضاء اللہ تعالی
فی حاجتی اور حاجت بیان کرے انشاء اللہ تعالے تین دن مین مراد حاصل ہو جاے

روایت

شیخ محی الدین قادری فرماتے ہین کہ اول دوگانہ بدستور مرقومہ بالا پڑھے اور

بعد سلام کے سجدے مین جاوے اور یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَلْکُلُّ وَاِلَیْکَ کُلُّ الْکُلِّ بعدہٗ گیارہ قدم عراق کی طرف چلے اور ہر ہر قدم پر ایک ایک اسم اسماے یازدہ گانہ سے پڑھے پھر قدم راست پاے چپ پر رکھ کر تصور کرے کہ آپکے روبرو کھڑا ہون اور عرض کرے یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ اَغِثْنِیْ وَاَمِدَّنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَاتِیْ وَحَاجَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ بعد اوسکے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے اور ایک ایک نام آپکا لیتا ہوا اور اُلٹا پھر کر مصلے پر آوے اور تصور حضوری روضۂ مقدس کا کرے اور فاتحہ پڑھے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ اَغِثْنِیْ وَاَمِدَّنِیْ اور بعد اوسکے پڑھے هَا هُوْ هِیَ یا چاہے پڑھے هِیَ یَا هُوْ هِیَ

طریق فاتحہ

رفع حاجت کے واسطے آپکے فاتحہ کا طریقہ جو بزرگان دین سے ماثور ہے وہ یہ ہے کہ پہلے کہے قُطْبُ الْعَالَمِیْنَ سُلْطَانُ الْعَارِفِیْنَ غَوْثُ الْاَعْظَمُ مُحْیُ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَیِّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِی الْعِرَاقِیْ بادشاہ سید باز اللہ پھر یہ گیارہ نام آپکے لے۔ سید محی الدین۔ شیخ محی الدین۔ ولی محی الدین بادشاہ محی الدین۔ مخدوم محی الدین۔ مولانا محی الدین۔ خواجہ محی الدین۔ سلطان محی الدین۔ درویش محی الدین۔ فقیر محی الدین۔ غریب محی الدین پھر آٹھ بار سورہ فاتحہ اور گیارہ بار سورہ اخلاص اور تین بار درود شریف پڑھے اور گیارہ دمڑی کی شیرینی نیاز کرکے تقسیم کرے

خاتمہ مشعر مناجات و نعت سرور کائنات صلعم

خداوندا گنہگارم بہ معصیت گرفتارم | مطیع طبع غدارم دل افگارم سیہ کارم

خدایا پُر ز عصیانم اسیرِ دامِ شیطانم — سوارِ رخشِ ہر یانم شکارِ نفسِ امّارم
انیسِ خلوتِ مکرم جلیسِ غفلتِ فکرم — رئیسِ کشورِ جرمم ندیمِ بزمِ پندارم
بہارِ روی حرمانم غبارِ طبعِ انسانم — ہر برِ دشتِ خذلانم نہنگِ بحرِ ادبارم
شرابم اشکِ خونریزان کبابم سینۂ سوزان — حرابم کلبۂ احزان نزندو مستِ و سرشارم
ذلیلم زشتِ افعالم رذیلم سوءِ اقوالم — عدیلم نیست در عالم جفاکارم خطاوارم
سراپا غرق نیرنگم برنگِ مارِ شبرنگم — بصورت رشک ازرنگم بسیرت پُر ز زنگارم
بدنیا گرچہ مطرودم بچشمِ خلق مردودم — چہ غم زین قصۂ بیہودم کہ عبدِ ربِّ غفّارم
در یغا بر لبِ گورم بیابان آمدہ دورم — سفیرِ منزلِ دورم توئی یارب مددگارم
زپا افتادہ بنیادم لبانِ خاک بربادم — نیاید جز تو کس یادم نباشد جز تو کس یارم
خدایا معصیت ناکم مطیعِ خوے ناپاکم — غلامِ شاہِ لولاکم شفاعت را سزاوارم
بحقِ سرورِ عالم طفیلِ غوث الابرارم — زرحمت کُن گرانبارم زرحمت کُن سبکبارم
الٰہی بے نیازی با نیازان را چو بنوازی — بطاعت گر سرافرازی اطاعت را بجا آرم
اگر بدبخت و بدکارم وگر بدعہد و عیّارم — مگر از دل یقین دارم توئی غفّار و ستّارم

قصیدہ در نعتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

الصّلوٰۃ اے جوہرِ آئینۂ عین الیقین — والسّلام اے گوہرِ یکدانۂ دُرجِ یقین
الصّلوٰۃ ای عاشقِ زارت آلہ العالمین — والسّلام ای جانِ بشارت ہر کہین و مہین
الصّلوٰۃ از سطوتت پرّان حواسِ ضالّین — والسّلام از ہیبتت لرزان دلِ دیوِ لعین
الصّلوٰۃ ای مدح خوانت خالقِ دنیا و دین — جبہہ سائے آستانت اوّلین و آخرین
مقتدائے مرسلین مشکلکشائے عاجزین — دلربائے عاشقین محبوبِ ربّ العالمین
فرشِ ایوانِ کمالت پاکبازِ بامِ چرخ — شمعِ فانوسِ شبستانِ جلالت ترکِ چین

می برد کشکول پر از قرصِ زرین هر سحر
از سرِ دستارخوانت شاهِ چرخِ چارمین

طائرِ سیمین جناح و شهپرِ زرین جناح
روز و شب از خرمنِ بذلِ تو الت دانه چین

سورهٔ یٰس و طٰهٰ محضرِ وصفِ تو اند
آیهٔ انّا فتحنا مخبرِ فتحاً مبین

شقِ صدرت کاشفِ رازِ الم نشرح بود
والضحیٰ وصفِ رخت واللیل زلفِ عنبرین

سیرِ معراجِ تو سبحان الذی اسریٰ گواست
قاب قوسین ست شاهد وصلِ خلاقِ المبین

شوکتِ نصرٌ من الله گه بهیبت که بر پس
هیبتِ زورِ یدالله گه یسارت گه یمین

ذاتِ پاکِ احدیت چون سوی کثرت کشید
کلکِ قدرت زد رقم نقشِ وجودت اولین

نقشبندِ کن فکان از بهرِ نقشِ پیکرت
صد هزاران نقشها بست و شکست اندر ماء و طین

در میانِ جان نه بستی گر نطاقِ خدمتت
رتبهٔ قربِ اینچنین کی یافتی روح الامین

آتشِ نمرود کی گشتی گلستان بر خلیل
گر نبودی نورِ مسعودت ترا صلبش امین

رهروانِ منزلِ حق الیقین از شرعِ تو
چون یدِ بیضا بکف دارند مصباحِ مبین

از نسیمِ فضل دادی گلشنِ دین را بهار
وز شمیمِ خلق کردی مغزِ عالم عطرگین

تا که روی انورت شد جلوه بخشِ کائنات
بانوی چرخ از خجالت اشک ریزد بر زمین

می نمایند از دل و جان خاکروبی درت
شاه و سلطان و خدیو و قیصر و خاقانِ چین

برق تاب از پیچ و تابِ عارضت در اضطراب
غرقِ آب از آب و تابِ بهجتت دُرِّ ثمین

عالم آرای جبینت لوحِ محفوظِ شریف
بدرِ تابان است یا آئینهٔ آفاق بین

ای زِ شمعِ طورِ چشمانت دلِ خور آب آب
وی زِ لمعِ نورِ دندانت ثریا خوشه چین

آبرویت آبرو بخشد به آبِ بیکران
نورِ چشمت نور ریزد نورِ چشمِ حورِ عین

پاک گردد دامنِ امت ز گردِ معصیت
روزِ محشر چون کشی دستِ شفاعت زآستین

از سرائ جانفزائ اُمّہانی یک بیک
چون قرانِ مہر و مہ گردید در بیت الشرف
جلوهٔ نورِ احد بگرفت نورِ احمدی
ناگہان از پردهٔ وحدت بر آمد این ندا
پُر گناہم روسیاہم عذر خواہم یا رسول
آنچنان ہستم گرفتارِ بلائے شرِ نفس
ما سوائ ذاتِ پاکت نیست در عالم کسے
لطف کن یک جرعهٔ از جامِ وصلت یا شفیع
ور سرِ اخلاص در حُبِّ تو گردد خاتمہ
وز عدوت ده دلم را مایہ چون نیشکر
کرده خلاّقِ دو عالم شافعِ اُمّت ترا
پس مفرما در حقِ ما از شفاعت درگذر
بر تو و بر آل و اصحابِ تو بادا دمبدم

مہر یثرب جلوه گر شد بر سرِ عرشِ برین
لُجّہ شد دریائ وحدت قطره شد در بین
جانِ عالم شد ز وصلِ جانِ جانان ہمقرین
مرحبا نورا علیٰ نور آفرین صد آفرین
عاجز و درمانده و ناچار و غمخوار و حزین
کس مبادا غیرِ من دیگر گرفتارِ چنین
غمگسار و مونس و دمساز و غمخوار و معین
تا کہ گردد آبِ صافم غیرتِ ماءِ معین
مرغِ جان در روضهٔ رضوان شود خلوت گزین
ہر بنِ مویم شود سرچشمہ جوئے انگبین
یا اغیثُ المسلمین یا افتخار المسلمین
یا شفیع المذنبین یا رحمة للعالمین
رحمتِ خلاّقِ عالم تا بروزِ واپسین

وَاعْفُ عَنَّا رَبَّنَا بِالْحَقِّ فَخْرُ الْمُرْسَلِیْنَ
رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا اَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ

چہل کاف

تصنیف حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی کہ شیخ عبدالقادر محدث دہلوی آن را ترجمہ نمودہ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ

بس ست ترا پروردگار تو بساست کہ پسندیدہ کند ترا

وَاكِفَةً كَكَفكَا فُهَا كَكَمِينَ

از روی حادثہ کہ پوشیدن وے مانند کمین است

كَانَ مِنْ كَلِكَا تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ

کہ باشد از صیاد می پیچد پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان

فِي كَبِدٍ تَحْكِي مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكِ

در جگر مشابہت دارد آن حادثہ کارد تیز را مانند شیری

لَكَكَا كَفَاكَ مَا بِي كَفَا كَلْكَافُ

کہ از قفا پنجہ زند بس است مر ترا انچہ نزد من ست بس ست مر ترا باز دارندہ

كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكَا

اندوہ جگر را ای ستارہ دل من کہ ہستی مشابہت داری بستارہ آسمان در روشنی

ترجمہ اردو

یعنے کافی ہے تجکو پروردگار تیرا یہ کہ پسندیدہ کرے تجکو حادثے سے کہ چھپانا اُسکا مانند گھات صیاد کے ہے کہ لپیٹتا ہے لپیٹنا مانند لپیٹنی ریسمان کے بیچ جگر کے مشابہت رکھتا ہے وہ حادثہ کارد تیز سے مانند اوس شیر کے کہ پیچھے سے پنجہ مارے کافی ہے تجکو جو کچھ کہ نزدیک میرے ہے ہی کافی ہے تجکو باز رکھنے والا غمِ جگر کو اے ستارے دل میرے کے کہ ہی تو مشابہت رکھنے والا ساتھ ستارہ آسمان کے بیچ روشنی کے ہے

قصیدہ عربی

از تصنیف حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ

ترجمہ لطفی

این قصیدہ گفت قطبِ لایزال
محی الدین ولیِّ ذو الجلال

نیکبخت آنکس کہ وِردش میکند
باشد ایمن از بلائے ماہ و سال

جُملہ عالم زیرِ فرمانش بود
یا بہ از اشیائے حق علم و کمال

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِ

داد جانان درکفم جامِ وصال
گفتم اے ساقی بمن کن انتقال

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِ

پس بیاید پیشِ من با جامہا
پس زخود رفتم میانِ اہلِ حال

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِ

پس بگفتم جملہ اقطاب را
در خمارِ من درآیند اے رجال

رِجَالٌ فِی هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِی ظُلَمِ اللَّیَالِی کَاللَّآلِ

کان رجال اندر تعب بس ثابت اند
روشنند در تیرہ شب کوکب مثال

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقِ الْقَوْمِ بِالرَّا فِی مَلَالِ

درکشید از شوق اے رندانِ من
وز خمارِ من بخشید این نوال

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِ

در دے از پیمانۂ من خوردہ اید
مر شما را نشہ ام باشد محال

مَقَامُکُمُ الْعُلیٰ جَمْعًا وَّ لٰکِنْ
گرچہ بس عالی ست جاہاے شما

اَنَا فِیْ حَضْرَتِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
من یگانہ در جنابِ قربتم

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
شاہباز من زہر پیر و جوان

کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
خلعتم پوشاند حق با نقش عزم

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
اطلاعم دادہ بر رازِ قدیم

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
والیم بر جملۂ اقطاب ساخت

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
پس بدریا راز خود گر افگنم

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
راز خود گر افگنم بر کوہسار

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
راز خود گر افگنم بر آتشے

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالٍ
از مقامِ من بود صفِ تعال

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
بر مدارج بردتم بس ذوالجلال

وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ
کیست آن کو یافتہ چون من کمال

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
ساخت سلطانم بدیہیم کمال

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
خواجہ ام بنمودہ با نذلِ سوال

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ
حکم من جاری شدہ در جملہ حال

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِیْ زَوَالٍ
خشک گردد چون زمینِ پائمال

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
ریزہ پوشیدہ گردد در رمال

لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
سرد و خامش مے شود از سرّ حال

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيْتٍ — لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

راز خود گر افگنم بر مرده — مرده برخیزد بحکم ذو الجلال

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ — تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتٰى لِيْ

نگذرد زان هیچ ماه و هیچ سال — کو نمے آید مرا بہر مقال

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ — وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِ

در حوادث مے نمایندم خبر — دوستداران بگذرید از قیل و قال

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ — وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِيْ

عاشقانش مست بر گو رمز عشق — کو شئے بنما بلند از حسب حال

ہر چہ خواہی بیا اندر عمل — گر بنام من بود فرخنده فال

عاشقا ہرگز مترس از بدسگال — من ولیم غازیم اندر قتال

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ — عَطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ

غم مخور عاشق کہ حق رب من ست — پایہ ام داد و رسیدم بر منال

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ — وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِيْ

در دو عالم کوس اقبالم زدند — پایہ بختم عیان شد در حال

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ — وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَا لِيْ

زیر فرمانم همه ملک خداست — وقت من خوش گشتہ پیش از انتقال

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا — كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

در نگاہ من همه ملک خدا — ذرہ باشد بحکم اتصال

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَاِنِّیْ

ہر ولی را رتبہ داوند و من ؎

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

علم حق خواندم کہ گشتم قطبِ وقت

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ

باحسن منسوبم و مخدع مقام

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ

من محے الدین و من گیلانی ام

عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

پیرو پیغمبرم بدر کمال ؎

وَتِلْکَ السَّعْدُ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِ

نیکبختی یافتم اندر کمال ؎

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

جدّ من شد صاحبِ ذاتِ کمال

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

کوہ زیرِ حکم من در امتثال ؎

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

نام من مشہور عبد القادر است

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

پاے من بر گردنِ مردانِ حال

این قصیدہ حضرتِ غوثِ بزرگ

ترجمانش کردہ لطفیؔ جملہ نظم

ہر کہ خواند یا نویسد ذکرِ خیر

گرد نظمم اندر زمانِ وجدِ حال

جان فزا و صاف چون آبِ زلال

با دعائے مغفرت دارم سوال ؎

ایضاً

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

اے اللہ کشادہ کرنے والے ہاتھون کے عطا کرنے بخششون اور نعمتون سے اور نہین رکھتے ہم اُمید سوا تیری ذات کے غیرون سے اور سوال کرتے ہین ہم تجھُسے ساتھ وسیلے بزرگ صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی آل اور اصحاب کے یہ کہ توفیق دے تو ہمکو اون نیک کامون کی جو ہماری بُرائیون کو مٹا دین اور بخشدے تو ہمارے گناہون اور خطاؤن کو اپنی رحمت کاملہ سے کہ کردیا تونے ہر سائل کے واسطے ٹھکانا اور جگہہ امن کی اور جگہہ دی ہمکو اپنی پناہ مین اور برسا ہمپر باران رحمت کا اور رحمتِ کاملہ بھیج اوس شخص پر کہ جسنے تجلّی کی ہو پہلے حقیقتِ کُلیہ سے اور اوسکی آل اور اصحاب پر جبتک کہ آرائش پاوین کان اونکی تعریفون سے۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

تقریظ

از نتائج طبع بندهٔ مسکین تقیین مؤلف این کتاب عفی الله العزیز الوهاب

جلیلے که برقِ جلالش طبایع وقّاد را نفس در گلو سوخته و جمیلے که شرقِ جمالش آب روی گُلِ خورشید فروریخته دُررِ غُرر تحمیدش سبحهٔ اوراد مسبحان انجمن لاهوت و زبر شُرر تجیدش ذوقهٔ اذکار زمزمه‌پردازان گلشن ملکوت و از کارسازی بادِ بهاران فیضانش هر هفت بهشت را هر هفت و از جانبازی پیشکاران احسانش رشکِ جنت هفت درِهفت و بر بساط انبساط پیشگاهِ حضرتش طاؤس هشت بال مرصّع پر کشا و بصد ارتباط بهر نشاط بزمگاه رفعتش لولی فلکَ بادفِ قمر زمزمه پیرا۔ خرد خردوران خرد پرور از گران سنگی گوهرِ یکتاے بے بهاے قدرتش سر بسنگ و فکر دقیقه سنجانِ علم و هنر از مرحله پیمائی صحرائے بے منتهاے رحمتش پا لنگ و بلبلِ خوش‌نواے مقال از نغمهٔ جانفزاے ثنای دلربایش لهجه شکن و شهباز اوج گراے خیال در هواے هماے ولایش چرخ زن رباعی لراقمه

سلا وقاد شعله زن و افروخته ۱۲ سے غُرر جمع غُرّه اوّلی و بهتر از هر چیز ۱۲ سے زُبر جمع زبور کلام خدا تعالے و نیز نوشته شده ۱۲ سے شُرر جمع شُره بضم اوّل و فتح دوم جید و رت و بے عیب و پاکیزه ۱۲ ھ ملکوت بادشاهی و در اصطلاح متصوفه عالم ارواح و عالمِ غیب و عالمِ معنی را گویند ۱۲ عہ ذوقه گھٹّی که به بچگان بنوشانند ۱۲

ہاے والۂ لیلاے جمالِ تو نظرہا
مستانۂ زصہباے خیالِ تو دو عالم

وے غرقۂ دریاے کمالِ تو گہرہا
صدپارہ زسوداے وصالِ تو جگرہا

نعت

طوطی کہ در شکرستان فصاحت و بلاغت از آبشار فراست و کیاست آب زلال لطافت و حلاوت چشیدہ کلامیست سے یتیمے کہ ناخواندہ قرآن درست کتبخانۂ چند ملت بشست ؎ و عندلیبی کہ در چمنستانِ نجابت و شرافت بیاوری صباحت[۲] و ملاحت[۳] بر شاخسارِ نفاست و نزاکت نغمۂ انا افصح العرب و العجم برکشیدہ فرمانیست اُمّی سے چو اقلیمِ سخن را شد مساحت ؎ ربودہ از ہمہ گوئے فصاحت وحوران خلد توقیرش لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان و عروسانِ حسن تقریرش کانھن الیاقوت و المرجان و ہر مصرعہ دیوانِ عذب البیانش غیرتِ شاخِ نبات و شیر و شکر و ہر فقرہ فرمان رطب اللسانیش آب زلال حیات و قند مکرر غزل

آنکہ عاشق اوست خدا صل علیہ و آلہ
ہست حبیبِ کبریا صل علیہ و آلہ

نیست لائق این عطا ہیچکسے بدورا
غیر احمد مجتبیٰ صل علیہ و آلہ

مہدیِ مہد اولین ہادیِ عہد آخرین
عیسیِ عصر اہتدا صل علیہ و آلہ

مہرِ سپہر اتقا ناہد برج ارتضا[۴]
قطبِ چرخ اصطفا صل علیہ و آلہ

[۱] گہر معروف و اصل او ہفتاد صفت از ذاتِ عالم موجودات و اربعہ عناصر ۱۲ [۲] حسن و خوبی و جمال ۱۲
[۳] ملاحت نمکین و خوشش آئندہ ۱۲ [۴] پسندیدہ و خوشنود ۱۲ ؎ ، ،

بدرقهٔ وفا صدر صفهٔ صفا[۱] — لولوی لجهٔ رضا[۲] صلی علیه وآله

سرور جیش اولیا رہبر خیل اتقیا — افسر جمع اصفیا صلی علیه وآله

قمری گلشن امم سرو[۳] ریاض خاتم[۴] — طوطی باغ قل کفی[۵] صلی علیه وآله

واصف او بود خدا مخبر اوست ما دین — ثنا ہد اوست طا و ہا صلی علیه وآله

بلبل گلشن غنا نغمه زن انا انا[۶] — شمع محفل دنی[۷] صلی علیه وآله

لمع مهر عارضش شمع روی انورش — کاشف رمز والضحی صلی علیه وآله

میم مجد و حای حق میم ملت و دال دین — جمله اسم مصطفیٰ صلی علیه وآله

بای بوی جانفزا خای خوی[۸] دلربا — رای روی حق نما صلی علیه وآله

از حضرت کبریا یقین سائل مغفرت بود
به طفیل سید الوریٰ صلی علیه وآله

وعلیٰ جمیع صحبه من المهاجرین والانصار خصوصاً علی اصحابه الکبار المهتدین الابرار المستغفرین بالاسحار خزینة الشریعة والطریقة والمعرفة والحقیقة والدین والسفینة الشرافة والنجابة والصدق والیقین رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین الیٰ یوم الدین

غزل

[۱] وفا وعده بجا آوردن وپیمان نگاه داشتن وبسر بردن دوستی وعهد وسخن ۱۲ [۲] صفا پاک وبزرگ ۱۲ [۳] لجه بالضم ژرف ترین دریا که دران گوهر جمع شوند ۱۲ [۴] اقم الصلوٰة لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل وقران الفجران قران الفجر کان مشهودا ۱۲ ط [۵] فاستقم کما امرت ومن تاب معک ولا تطغوا انه بما تعملون بصیر ۱۲ [۶] قل کفیٰ بالله شهیدا بینی وبینک ۱۲ [۷] انا بشر مثلکم وانا افصح العرب والعجم ۱۲ [۸] دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ۱۲

بچار یار محمد که تاج ابرارند | چو چار حرف محمد بکید گر یارند
بچار[1] طاق شریعت چهار[2] ارکانند | به نُه[3] رواق طریقت چو چار[4] دیوارند
بچار[5] بالش ملت چهار سلطانند | بچار چرخ خلافت چهار اتمارند
چهار جوی[6] نجابت چهار سوی[7] شرف | چهار[8] جوهر اعراض فقر و افتخارند
چو چار[9] میخ بحق چهار طوفانند[10] | بچاره جوی بیچارگان گرفتارند
بچار[11] بند چو پابند چار اسبابند[12] | چو چار[13] میخ بقای حیات ما چارند
مثال[14] چار دریچه در چهار بسیط[15] | چهار[16] گوشهٔ نعمای فضل غفارند
بچار[17] رکن دقران چار علم و چار امین | چهاره[18] در همه عالم چو چرخ دوّارند
چهار مهر جلال و چهار بدر جمال | چهار بحر نوال و کمال و ایثارند
چهار صدر عدالت چهار[19] پرور دین | چهار صحف شریعت رسول مختارند
بچاره سازی خلاق عرش و فرش یقین | بچار[20] چدر دلم چون مسیح هشیارند

[1] چار طاق خیمهٔ چهار گوشه ۱۲ [2] ارکان جمع رکن و رکن بالضم جزو و جانب قوی تر از جانب دیگر و چهار طبایع و چهار رکن عالم و امثال آن ۱۲ [3] نه رواق نُه فلک ۱۲ [4] چهار دیوار چهار ستاره گشتی به گرد قطب اند ۱۲ [5] چار بالش مسندی که پادشاهان و بزرگان بر آن نشینند ۱۲ [6] چهار جوی یکی شیر دوم شهد سوم شراب چهارم کافور که در بهشت اند ۱۲ [7] چهار سوی معروف و بازاری که راهش از چهار طرف باشد و در میان آن محل قصاص و اجرای حکم سلطان باشد ۱۲ [8] چهار جوهر چهار تکبیر الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد ۱۲ [9] چهار میخ ایکه بر هر دو بالش چار میخ زده باشند ۱۲ [10] چهار طوفان کسی که بر یک سخن نباشد ۱۲ [11] چهار بند دنیا ۱۲ [12] چار اسباب قوت جاذبه و ماسکه و دافعه و هاضمه ۱۲ [13] چار میخ اربعه عناصر ۱۲ [14] چهار دریچه چشم و بینی و دهن و گوش ۱۲ [15] چار بسیط طبایع اربعه ۱۲ [16] چهار گوشه سفرهٔ طعام ۱۲ [17] چار رکن و چار قران و چار علم و چار امین خلفاء الراشدین رضی الله عنهم اجمعین ۱۲ [18] چهاره معجم چهاره بلند آواز ۱۲ [19] چهار پرور نام شهر ۱۲ [20] چار چدر چاره و علاج ۱۲ شمس اللغات ۱۲

امّا بعد بر طبایع رنگین غیرت باغ برین گلچینان لاله زار معانی و
نخلبندان گلزار سخندانی مخفی و محتجب مباد که این احقر العباد کمترین انام
نابلد بلاد کام از عنفوان شعور نوشت و خواند نثر و نظم همواره عنان سمند عزم
بپاس رغم[۱] خاطر مالوف بدین صوب معطوف میداشت که چیزے از حالات
بهجیه و کمالات بهیه ذات با برکات جناب قطب عالم غوث الاعظم
مطرح تجلیات رحمانی حضرت محبوب سبحانی الجیلانی تقدس اسراره بعبارت
دل گزین بقصد زیب و زین بحیز تحریر در آورده آویزه گوش روزگار و سرمه
چشم اولی الابصار سازد و خود را بسعادت ابدی و مفاخرت سرمدی ممتاز
و بزمرهٔ خادمان آن دستگیر دوجهان سرفراز گرداند شعر

آبرو از معنی و لفظ ست صافی سینه را
موم سبز از مغز طوطی باشد این آئینه را

مگر از هیجان علائق و غلیان عوایق و هجوم هموم و ازدحام علالت و استحکام
نقاهت و کثرت ثقالت طبیعت صورت جمعیت میسر نگردید و عمر عمید[۲] بآخر رسید شعر

دلم خون گشت چون از عمر دیدم بیوفائی را
خضاب ریش میسازم کنون اشک حنائی را

باوجودیکه درین جزو زمان فراق که از بیطاقتی طاق شدم و از وثاق[۳] ارتفاق[۴]

بالائے طاق ماندم شعر

۱ رغم نگاهداشتن قدر ۱۲ ۲ عمید شکسته شده از بیماری ۱۲ ۳ وثاق بند و قید ۱۲
۴ ارتفاق تکیه کردن بر ناز بالش ۱۲

بسکه از نازکی فکر ضعیف است تنم | که زهیچ پای بیچ خود حلقه چو زنجیر زنم
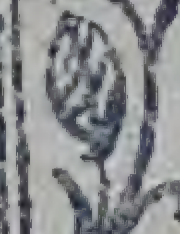
لیکن از انداز آتش احتراق اشتیاق دل مشتاق و خاطر دمساز بقول حافظ شیراز شعر

درین زمانه رفیقے که خالی از خلل است | صراحی مے ناب و سفینه غزل است

بچاره ناچار بیاوری فضل ایزد رزاق بدماغ سوزی مالایطاق بتحریرش اتفاق افتاد

باهزاران شوق خم شد چون کمان | قد چون تیر از پے تعظیم آن شه

در دل خوکرده جا کشن بایقین | مردم چشم از پے تکریم آن

اگر از یمن احسان تحمید حضرت یزدانی و حسن تاثیر بیان نعت جناب حبیب رحمانی و تصدق فیضان توصیف شریف محبوب سبحانی حرف حرفش را مفردات اختر تابدار سپهر دوار اعجاز و لفظ لفظش را مرکبات گوهر آبدار بحر ذخار اعجاز گویم بجاست و هر سطرش را سر چشمه آبشار حیات جاودانی خوانم رواست و بیاض سواد و بیندیرش را غازه آبروی روی سحر و سواد مداد عدیم النظیرش را سرمه چشم زاغ البصر دانم زیباست و هر مصرعه برجسته نظمش را محراب ابروی مهوشان و هر فقره سنجیده نثرش اضطراب نقد جان اکارم سزاست شعر
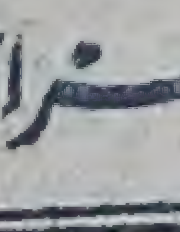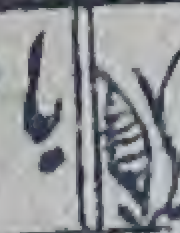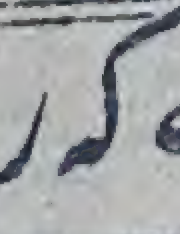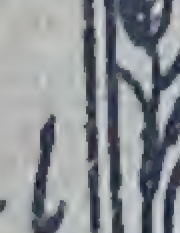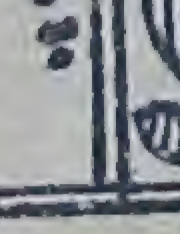
زبس جانفشانی زملک معانی | باحباب آورده ام ارمغانی

باوجودے که رباعی

لائق نبود قطره بعمان بردن | خار و خس و صحرا بگلستان بردن

اما چه کنم که رسم موران باشد | پای ملخے پیش سلیمان بردن

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تاریخ

یقین سالِ ہجری کی تفتیش مین
یکایک کہا ہاتفِ غیب نے

ہوئی دل سے مشغول جب فکرِ صائب
ہے تاریخ اسکی عجائب غرائب

۱۲۹۹ھ

تقریظ دلپذیر عدیم النظیر از نتائج طبع دراک غواص بحر ادراک تدرو کہسار آزادی سرو جویبار خوش نہادی منشی عبد الہادی متخلص بہ ہادی

عجب دلربا ہے کلامِ یقین
مئے بیغشِ فقر کے کیف سے
نسیم بلاغت کی تحریک سے
عذوبت حلاوت کی ترغیب سے
تصرّف سے معنی و الفاظ کے
گویا لعل و یاقوت و الماس سے
خریدار علم و ہنر کے لیے
صفائی زرِ قلب کے واسطے
کہین خوشتر و بہتر و خوبتر
طلبگار کحل البصر کے لیے

غضب خوشنما ہے کلامِ یقین
لبالب بھرا ہے کلامِ یقین
شگفتہ ہوا ہے کلامِ یقین
شکر سے سوا ہے کلامِ یقین
پُر از مدّعا ہے کلامِ یقین
سراپا جڑا ہے کلامِ یقین
دُرِ بے بہا ہے کلامِ یقین
بہ از کیمیا ہے کلامِ یقین
ز آبِ بقا ہے کلامِ یقین
عجب توتیا ہے کلامِ یقین

خراباتیان تعشق کے حق مین
غم و رنج و وحشت کے امراض کی
نئی بندشون کی قلم کاریون سے
اوسی کی ریاضت کا ثمرہ ہے یہ
کمالات سے قطب الابرار کے
اوسی رشکِ گُل کی کرامات سے

شرابِ شفا ہے کلامِ یقین
مجرّب دوا ہے کلامِ یقین
مُرتّب ہوا ہے کلامِ یقین
کہ پھُولا پھلا ہے کلامِ یقین
یہ جوہر نما ہے کلامِ یقین
سراسر کھلا ہے کلامِ یقین

تہِ دل سے گردیکھیے اسکو ہادی
سزائے ثنا ہے کلامِ یقین ؎

تقریظ ثانی نہنگ بحرِ معانی شاعرِ لاثانی برگزیدہ ربِّ معین محمد صادق الیقین متخلص بصادق سلمہُ الخالق ؎

نہایت دل آرا ہے نظمِ یقین
مضامین کی شعلہ انگیزیون سے
گہر ریزیِ معنی و لفظ سے
قوافی کی بندش یہ دیتی ہے جلوہ

بغایت طرب زا ہے نظمِ یقین ؎
سراپا سب مجلّٰی ہے نظمِ یقین ؎
عجب فرحت افزا ہے نظمِ یقین
کہ عقدِ ثُریّا ہے نظمِ یقین ؎

بہا مین لقا مین صفا مین ضیا مین
بہ از دُرِّ بیضا ہے نظم یقین
فصاحت بلاغت لطافت ظرافت
دل و جان سے شیدا ہے نظم یقین
قدح خوارگان تقرب کے حق مین
شرابا طہورا ہے نظم یقین
تقلّب تصرّف تخلّف کے شر سے
مُنزّہ مبّرا ہے نظم یقین
ہر اک شعر کی شاخ بندی سے دیکھو
گویا نخل طوبےٰ ہے نظم یقین

نفاست کا اوسکے تصرف ہی صادق
گویا نخل طوبےٰ ہے نظم یقین

تقریظ ثالث از نتایج افکار منشی محمد عبد البصیر صاحب المتخلص بحضور بلگرامی سکرٹری و منصرم انجمن رفاہ عام اودہ

دُھوان بھٹی سے اُٹھکر یا الٰہی ابر رحمت ہو
کہ پیش زاہدان خشک تر دامن کی عزت ہو

میکدۂ آفرینش کی بنیاد و آرایش اور خمکدۂ دانش و بینش کی احیا و آسایش اُسی یگانۂ مطلق کی قدرت و صنعت کا ظہور ہے جسکے پرتو جمال جہان آرا سے کاسۂ مہر و ماہ شام و پگاہ نور علےٰ نور ہے اُسکی حقیقت توجہ نے حلقہ بادیہ پیمایان حیرت و کثرت کو بادہ پیمایان وحدت و معرفت کا دور بنا دیا۔ اور صحراے غفلت و جہالت کے پیاسون اور بدحواسون کو ایک

جُرعہ جام ذوق و شوق کا چکھا کر چھکا دیا۔ حقیقت مین بیدار و ہُشیار وہی ہین جو اوسکے مست اور متوالے ہین اور نادان و بیخبر اُنھین سے عبارت ہے جو چون و چرا والے ہین۔ استدلال وجوب و امکان اور استدراک علّت و معلول سلسلۂ دور و تسلسل مین گرفتاری کی دلیل معقول اور رندی و خراباتی مستی و سرشاری سیرابی و کامیابی کی سبیل مقبول۔ دیدار حور و غلمان کا خیال محال ہے اور ارباب قیل و قال۔ وصل دلدار خوشجمال کا سودا ہے۔ اور اصحاب وجد و حال۔ قمریان طوق بگردن ہر دم اُسکی جستجو مین کو کو کا دم بھرنے پر غش ہین۔ اور سرو شمشاد سراپا الفِ اُلفت بنکر لوٹ شور و شوریدگی سے آزاد و سرکش۔ بلبل بلبلا کر نعرے مارتی ہین سر دُھنتی ہین۔ گُل کھلکھلا کر ہنستے ہین جب سُنتے ہین ؎

بگوش گل چہ سخن گفتہ کہ خندان ست
بہ عندلیب چہ فرمودہ کہ نالان ست

اسی میکدۂ مودّت کا پیر مُغان اور مصطبۂ معرفت کا ساقی دَوران وہ حبیب محبوب حقیقی ہے جسکی عالی ظرفی اور دریادلی کی یہ سب جلوہ گری ہے علماء باعمل کے گروہ اوسی سُلطانِ معظم کی فوجین ہین۔ اور اولیاء اکمل کے انبوہ اُسی بحرِ ذخّار کی موجین۔ اوسکا نغمہ مَن رآنی فَقَد رَأی الحق سُنکر ارباب حال کا عجیب حال ہے نہ ثواب کا لگن نہ عذاب کا ملال۔ نہ جہنم کا کھٹکا نہ جنّت کا خیال ہے۔ بقول مولانا نظیری ؎

فرض و سنت بتماشائے تو از یاد م رفت
پردہ بر روئے فگن باز من ایمان مطلب

اُسی سرورِ صہبائے کائنات کی نعت کا ترانہ اور اوسی سرمست ساغر کا للکو ثر کا افسون و افسانہ سرود و ستار کے تار تار سے آشکار ہے طوطی و ہزار صلصل و موسیقار سب شاکی دردِ ہجران ہین ذرا سا گوش ہوش درکار ہے

کسانے کہ یزدان پرستی کنند
بر آوازِ دولاب مستی کنند

جسنے دوئی پر لات ماری خودی سے ہاتھ اُٹھایا ہے۔ نا فہمون نے سمجھ لیا کہ خودی مین بیخودی سے بے محل حال لایا ہے اللہ اللہ کہین دریا سکوت و سلوک بڑے زور شور سے طغیانی پر آکر لہرا رہا ہے۔ اور کوئی روشن دل صورت آشنا محیط جذب و انجذاب کی موجون مین اوچھل کود کر غوطے کھا رہا ہے بقول حافظ شیراز ۔ شبِ تاریک و بیم موج و گرداب چنین حائل ٭ کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا ٭ کوئی محرمِ اسرار و دانائے رازِ برنگِ مینائے تُنک بستہ دہان۔ اور کوئی دلجلا گرفتارِ بلا بسانِ نَے نعرہ زنان۔ بقول رومی

موسیا آدابِ دانا دیگر اند | سوختہ جان و زدانان دیگر اند

کسی کا پائے تمنا ریگستان طلبِ کوہستان تلاش کی تیشون سے آبلہ دار اور کوئی بیدار بخت و خوش نصیب ہر دم شاہدِ مقصود سے ہمکنار۔ بقولِ کیف
عجب رنگ آپ میں لائے ہوئے ہین ٭ وہ ہم مین ہم انہین سمائے ہوئے ہین ٭

اونھین آداب دانون کے ادب آموز اور اونھین دل جلون کے دل سوز محمورون کے چارہ گر رندانِ صافی مشرب کے افسر حریفون کے اُستاد۔ دستگیر ابدال و اوتاد غوث الصمدانی۔ قطبِ ربانی۔ محبوب سبحانی۔ راضی برضاے یزدانی حضرت شیخ المشائخ سید عبد القادر جیلانی ہین۔ جو عالمِ فانی مین گویا باقی اور ذاتِ باقی مین فانی ہین۔ دادا پوتے ایسے ہوتے ہین۔ ایک شریعت و رحمت کے صابُون سے جسم داغ گناہون کے دُھوتے ہین۔ اور ایک ابوسون گریبان و دامن کو بادۂ معرفت و حقیقت سے بھگوتے ہین۔ ایک نجات کے ذمہ دار۔ دوسرے وصل و وصال کے مددگار۔ اُنھین کے حالات کشف و کرامات علم و کمال۔ جاہ و جلال معتبر اور مُستند کتابون سے چُنکر نہ کہ اِدھر اودھر سے سُنکر۔ برادر مکرم و معظم مولانا شاہ محمد علم الیقین متخلص بہ یقین نبیرۂ حضرت مولانا شاہ نجات اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجموعہ تالیف کیا۔ اُس دریاے حقیقت و معرفت کو جوہرِ آبدار اور دُرِ شاہوار فصاحت و بلاغت سے بھر دیا۔ اِس کتاب لاجواب اور کشکول مستطاب کا سلطان الاذکار نام ہے مقبول انام مطبوع خاص و عام ہے۔ حضرت مُصنف کی حُسن لیاقتِ علم و استعداد کے واسطے حاجت بیان نہین۔ اربابِ فراست و کیاست سے کوئی نکتہ نہان نہین۔ مُشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار گوید کی مثل بے کم و کاست پائینگے۔ سمجھنے والے خود سمجھ جائینگے کہ کیا دادِ ہنروری و

سخنوری دی ہے۔ کیسی شیوا زبانی اور طلاقت لسانی ظاہر کی ہے خداوند کریم اس کتاب کو مقبول و منظور کرے اور حضرت مصنف کی سعی مشکور کرے آمین فقط

ایضاً قطعۂ تاریخ

محیُ الدین و شاہ شہر گیلان
ز آل پاک ختم المرسلین ست

ولایت یافت از ارث اب وجد
کہ از نسل امیر المومنین ست

ز فیضش ذرہ ذرہ ہست روشن
تو گوئی آفتابے بر زمین ست

توانا دستگیر آمد جہان را
خدا را او حبیب نازنین ست

خطابش غوث اعظم قطب اقطاب
دلش روشن تراز ماہ مبین ست

گرامی نام عبد القادرش ہست
کہ نقش جان و ہم زیب نگین ست

ہمایون فاضلے افضل تراز خلق
خجستہ حامی دنیا و دین ست

زہے دانائے اسرار الٰہی ست
خہے محبوب رب العالمین ست

کراماتش بگوش ہوش بشنو
چہ دلچسپ و دل آرا دل نشین ست

بیک مجموعہ شد جملہ فراہم
کہ کار خامۂ علم الیقین ست

مؤلف راز ما صد آفرینہا
کہ فکرش طرفہ مضمون آفرین ست

کمالش با کمال شانہ ماند
کلامش در عذوبت انگبین ست

علو رتبۂ اور اہمین بس
کہ آن نقش اَمل کرسی نشین ست

قلمرو شد سخن او شہر یارش
کہ اورا از ازل زیر نگین ست

حضور این گفت تاریخ کتابش
زہے تالیف مولانا یقین ست

۱۳۰۳ھ

اک نظر ادھر بھی

نیازمند نے بعد ختم اس کتاب نایاب کے یہ بات بہت عمدہ اور مناسب خیال کی کہ بعض حضرات و عاشقانِ حضرت غوث پاک عبارت نظم مدحیہ مثل قصائد وغیرہ نہایت جوش اور حسن عقیدت سے پڑھتے ہین۔ لہذا چند قصائد و غزلیات مدحیہ بزبان اردو جسکے مضامین نہایت پُراثر ہین دو چار عمدہ عمدہ کتابون سے انتخاب کرکے نذر ناظرین کیے جاتے ہین جو خالی لطف سے نہو نگے۔

خاکسار۔ محمد عبد الستار خان تاجر کتب

قصائد در مدح حضرت قطب الاقطاب شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ

حسام الدین ہین بیشک جناب غوث صمدانی ۔۔۔ سپر ہین ہر بلا و رنج کے وہ قطب ربانی
کیا کر روز و شب اُنکے درِ دولت کی دربانی ۔۔۔ خدا کے فضل سے ہوگی تری مشکل کی آسانی

مکن تشویش و باش اے دل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

یہ شیخ انتِ احمد ہین رمز حق سے ماہر ہین ۔۔۔ یہ بیشک نور چشم حضرت شبیر و شبر ہین
شریعت اور طریقت اور حقیقت کے یہ رہبر ہین ۔۔۔ چراغ معرفت کے یہ ضیا ہین ماہِ انور ہین

مکن تشویش و باش اے دل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

محبت غوث کی رکھ دل مین تا فضل خدا ہوگا ۔۔۔ ترے سر پر سایۂ لطفِ جناب مصطفےٰ ہوگا
بُتِ پندار ٹوٹیگا حصولِ مدعا ہوگا ۔۔۔ قسم اللہ کی محکم ترا ایمان سوا ہوگا

مکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی

غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

مجھو رتبہ عالی جنابِ غوث کا دیکھا
کہ جنکی پشت پر شاہِ رسالت نے قدم رکھا
ہیں خاصانِ ربِ ذوالمنن ہیں کوئی انکا سا
اک ادنیٰ دُزد کو ابدالیت کا مرتبہ بخشا

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

نبی کے نورِ دیدہ ہیں سراج الاولیا ہیں یہ
امام العارفین ہیں سالکون کے پیشوا ہیں یہ
ہزارون کو ہیں رہ پر لائے بحتا رہنما ہیں یہ
کرین ذرون کو رشکِ مہ وہ مہرِ پر ضیا ہیں یہ

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

گدائے غوثِ صمدانی ہوتا شاہِ جہان ہوگا
ترے پر رحم فرما خالقِ کون و مکان ہوگا
جو کچھ رازِ نہان ہے سو وہ سب تجھپر عیان ہوگا
مقرب ہوگا مقبولِ خدائے انس و جان ہوگا

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

مریدی لا تخف ہے قولِ شاہِ اولیا یارو
وفا کو خوف روزِ حشر کی سختی کا کیونکر ہو
وہ ایسے پیر ہین عالی ہمم بحرِ کرم خوشخو
نگاہِ مہر انکی ایک بس ہے سب گناہون کو

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

ولہ

قطبِ ربانی کی حاصل جب محبت ہو گئی
دور سب آئینۂ دل کی کدورت ہو گئی

معرفت کی سر بسر ظاہر حقیقت ہو گئی ‏ منزلِ عقبےٰ کی ساری دور دہشت ہو گئی

حضرتِ غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

خسروِ مُلک ولایت تاج فرقِ اولیا ‏ سرورِ ہر دو سرا نسلِ شہیدِ کربلا
ان کے سنگِ آستان پر جسنے اپنا سر رکھا ‏ آتشِ دوزخ سے وہ آزاد مثلِ حُر ہوا

حضرتِ غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

تُم بجز ہے کون شاہِ عارفان یا دستگیر ‏ ہین تمھارے حکم کے پابند ہر برنا و پیر
جسکے سر پر ہاتھ پھیرا یا شہِ روشن ضمیر ‏ ہو گیا دل اوسکا روشن صورتِ ماہِ منیر

حضرتِ غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دنیا کی اوسے حاصل سعادت ہو گئی

وہ نگاہِ غوثِ صمدانی کا یا رو تھا اثر ‏ اک سرِ مو کے برابر پڑ گئی جس شخص پر
ہو گیا آگاہ رازِ مَن عَرَف سے سر بسر ‏ دامِ نفسِ شوم سے پائے رہائی سر بسر

حضرتِ غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی

گلشنِ دینِ محمدؐ کے یہ ہین سروِ رواں ‏ سبز ہے ان سے علی و فاطمہؓ کا بوستان
ہین یہی لختِ دلِ شبیر اور شبر کی جان ‏ اسمین شک مطلق نہین تحقیق ہے یہ بیگمان

حضرتِ غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہو گئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہو گئی
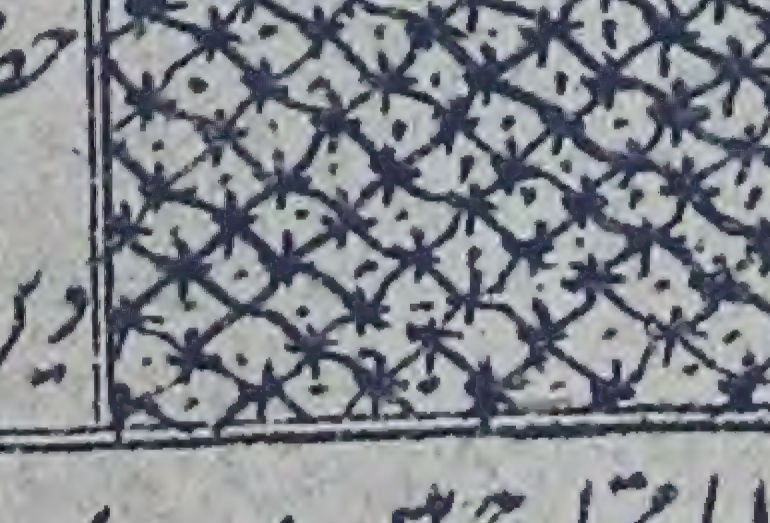
اولیا محتاج ہین اے سرورِ دین آپکے ‏ پائے احمدؐ تھے اپنے دوشِ اقدس پر رکھے

جو تمھارے ورد اسماے معظم کا کرے | منزلِ مقصود کو پھونچے خداکے فضل سے

حضرتِ غوث الوراکی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

حُبِ غوثِ پاک کردیگی ہر اک مشکل کو دور | غم سے دوزخ کے گنہگارون کو بخشیگی سرور
ہے یہ جسکے دل مین وہ ہے جنتی مومن ضرور | جامِ کوثر جو دے گا اُسکو خالق بے قصور

حضرتِ غوث الوراکی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

رطب و یابس کا تمھین حق نے شہا مالک کیا | مرغ و ماہی انس و جن کے آپ ہی ہین پیشوا
جد تمھارے فخرِ رسل تم ہو فخرِ اولیا | قطب و غوث ابدال سب یہ جانتے ہین برملا

حضرتِ غوث الوراکی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اوسے حاصل سعادت ہوگئی

غرق ہون دریاے عصیان مین وفا مین سر بسر | پر سدا رکھتا ہون وردِ نام قطبِ بحر و بر
ہے یقین وہ رحم فرماہونگے میرے حال پر | اِس بھروسے پر عذابِ قبر سے ہون بےخطر

حضرتِ غوث الوراکی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

از علیم اللہ شاہ قادری تخلص علیم

نیرِ برجِ کرامت مطلعِ ماہِ منیر | دُرِ دریاے ولایت موذنِ وردِ شہ ضمیر
والیِ ملکِ ولایت تاجدارِ بےنظیر | دمبدم کہتا ہے تم سے عاجز و کمتر حقیر

کر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدین پیر

حق کیا ہی تجھ چرن کا فرش نت عرش برین
حاملان عرش ہین تیرے سدا خدمت گزین

تو سراے کنت کنزا کا ہے نت خلوت نشین
واصلان اکثر ہین لیکن قرب تجھ ثانی نہین

گر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

کشف تیرا ہے عیان از عرش تا تحت الثرٰی
مدح گو تجھ مرتبے کا عالم ہر دوسرا

مرتبہ تیرا ہے برتر سب صفت سے ماورا
کہنے کی حاجت نہین کچھ تم سے اپنا ماجرا

گر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

عارفون مین تو ہی ہے معروف از روز ازل
باجتا ہے عرش پر تیری کرامت کا طبل

روز و شب فرمان مین ہین سارے کواکب اور جبل
پوچھتے ہین اولیا سب اس سخن کو بر محل

گر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

عرصۂ لاہوت اور میدان دین کا شہسوار
مخزن راز الٰہی کا تو ہر حق رازدار

گنج مخفی بطون پایا ہے تجھسے اشتہار
ہون ہمیشہ تجھ کرم اور فضل کا امیدوار

گر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

ہین ثنا خوانی مین تیرے رات دن سب بحر و بر
ہین سدا فرمان روا تجھ حکم کے جن و بشر

ہی لقب محبوب رب اور شاہ جیلان مشتہر
معصیت کے مرض کو بس تجھ کرم کی اک نظر

گر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

مقصد دارین کی ہے فیض رس تیری جناب
تکیۂ راز نہان تجھ درس ہے حاصل شتاب

ایک ذرہ تجھ کرم کا ہے دو جگ کا آفتاب
بندہ کمتر کو اپنے رکھ تو بر راہ صواب

گر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

مجمع فضل و عطا اور منبع احسان ہے
عارفون کا تو سراسر دین اور ایمان ہے

لطف تیرا جان بخش قالب بیجان ہے
وصف کرنے کا مجھے کیا طاقت و امکان ہے

گر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدین پیر

رکھ نوازش اور کرم اپنا سدا یارب کریم
بس کفایت تجھ لقا کا دیکھنا ہے اے رحیم
تجھسا پشتیبان ہو جسکا کیا اُسے پھر خوف و بیم
دمبدم شاہد ہو تجھ بخشش یہ کہتا ہے علیم

گر نظر بخشش کی مجھپر یا محی الدین پیر

مخمس وفا

گوہر بحرِ سخا قادر محے الدین ہین
دُرِ دریائے عطا قادر محے الدین ہین
راز دانِ کبریا قادر محے الدین ہین
واقفِ رمزِ خدا قادر محے الدین ہین

پیشوائے اولیا قادر محے الدین ہین

بوستانِ کُنت کنزاً کے یہی ہین باغبان
عارفون کے جان و دل اور رہنما سالکان
ان ہی سے آباد ہے لاریب گلزار جہان
کیا بشر کیا دیو کیا جن و پری کیا انس و جان

سب کے حامی پیشوا قادر محے الدین ہین

وہ اثر ہے قطبِ عالم کی نگاہِ فیض کا
پڑگئی جسپر ذرا وہ مہ سا روشن دل ہوا
صورتِ خورشید روشن سب پہ ہے یہ ماجرا
ہو گیا ابدال دیکھا چور کو جب آنکھ اوٹھا

نورِ چشمِ اولیا قادر محے الدین ہین

کیا لکھون اوصاف حضرت کے رُخِ پُرنور کے
مطلعِ شمس الضحےٰ تابان ہے جسکے نور سے
سِرِّ اعظم جو دیکھے سینکے تار اگر پڑے
دیکھ کر پروانہ ہو شمعِ یدِ بیضا اُسے

نورِ ذاتِ کبریا قادر محے الدین ہین

ان سے پائی ہے گلِ باغِ کرامت نے بہار
ان سے ہے قندیل عرشِ کبریائی تابدار
کشتِ دینِ سرورِ عالم کے ہین یہ آبشار
انکے ہی فیضِ قدم سے اولیا ہین سرفراز

مالکِ مُلکِ ولا قادر محے الدین ہین

تم سوا کسکو ملا ہے قطبِ ربانی لقب ۔ گلشنِ ابدالیت تمسے ہوا ہے سبز سب
غوثِ صمدانی ہو اور لختِ دلِ شاہِ عرب ۔ جانتے ہین آپکو سب اولیا عالی نسب

خاص محبوبِ خدا قادر محے الدین ہین

کیا کرون مین شاہِ جیلان کی سخاوت کا بیان ۔ مثلِ حاتم جنکے در پر ہین ہزارون پاسبان
معدلت سے زیب پایا جسکے ہے نوشیروان ۔ اُنکو کہتے ہین شجاعت مین شجیعانِ جہان

بازوے شیرِ خدا قادر محے الدین ہین

مومنو مین وہ ہون محوِ کوے غوث العالمین ۔ آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھون جانبِ خلدِ برین
گر خراشِ ناخنِ عصیان سے ہو مین دل حزین ۔ مرہمِ بخشش کی اُمید آپ بن مجکو نہین

دردِ عصیان کی دوا قادر محے الدین ہین

گھس گئے پائے تمنا اس طلب مین شاہِ دین ۔ پر غبارِ فرش اس عاجز کے ہاتھ آیا نہین
یاس کے نالے نہ کر اے اے دلِ اندوہگین ۔ کوئی محروم اُس جنابِ پاک سے پھرتا نہین

سب کی ہی حاجت روا قادر محے الدین ہین

یہ دعا ہی رات دن اے خالقِ لیل و نہار ۔ الفتِ غوث الورا مین تن سے نکلے جانِ زار
ہی نگین دل پہ نقشِ نام غوثِ نامدار ۔ کسطرح مجھکو جلادیگی بھلا دوزخ کی نار

میرے حامی اے وفا قادر محے الدین ہین

مسدس افغان

تم مرے فریادرس ہو غوثِ اعظم دستگیر ۔ التجا کرتا ہون تمسے یا ولی روشن ضمیر
عقدِ مشکل کھول دو یا قطبِ عالم بے نظیر ۔ ہو کرم ہر حال مین یا حضرتِ پیران پیر

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میرے دستگیرؒ

ہے محی الدین کی تمکو ندا سبحان سے
ہیں مراتب دین کے ظاہر تمھاری شان سے
دین احمد کو کیا زندہ عجب عنوان سے
واقفِ اسرارِ دین ہو کلیم ارکان سے

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میرے دستگیرؒ

قدمی ہذہ کی جبکہ کی تمنے ندا
سب ولی اللہ لیے گردن پہ اپنی ہو فدا
پاؤں سب اولیا کے دوش پر تیرا سدا
ہیں غلامی میں تمھاری کیا سلاطین کیا گدا

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

قم باذن اللہ کہا عیسےٰ نبی نے بار بار
قم باذنی جبکہ کہتے پیر میرے نامدار
معجزے دکھلا دیے سب ہیں جہان پر آشکار
قبر سے مردے جلائے حکم سے اپنے پکار

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

یہ کرشمے سب جہان پر آپکے ہیں آشکار
زن عقیمہ کو دلائے تمنے فرزند سات بار
ایک خادم کے لیے مردے جلائے بیشمار
تھی شکستہ حال بڑھیا ناؤ اوسکی لائے پار

فیض روشن ہے تمھارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل میں ہوں مشکل کو میری دستگیر

کیا کرون میں وصف انکی بخشش و انعام کا
ورد ہو مجھکو شہا تیرے مبارک نام کا
کشف جاری ہوگیا ادراک اور الہام کا
کیونکہ ہے دنیا و عقبےٰ میں وہ میرے کام کا

فیض روشن ہے تمہارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میری دستگیر

ہین قدم پر جنکے سب جنّ و بشر ہر دم نثار
اُسکی اب منظور تو کرے ثنا ای خاکسار
خاک برداری مین ہو نعلین کی خدمتگذار
کیون نہون افغان فدا تیسر شہ گردون وقار

فیض روشن ہے تمہارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میری دستگیر

مخمس فقیہ

السلام اے اولیاء اللہ کے سلطان دستگیر
السلام اے مومنون کے دین و ایمان دستگیر
السلام اے مظہرِ اسرارِ رحمان دستگیر
السلام اے سرورِ سالارِ کیوان دستگیر
السلام اے ماہِ گیلان مہرِ جیلان دستگیر

آیتِ رحمت کے پرتو سیدِ عالی ہمم
معدنِ جود و سخا فضل و عطا کانِ کرم
بادشاہِ دوجہان قطبِ زمان نیکو شیم
زمرۂ عرفا کی صف مین بہتر صاحب علم
سرِ گروہِ عاشقان محبوبِ سبحان دستگیر

مالکِ مُلکِ ولایت رہبرِ راہِ خدا
مطلعِ دیباچۂ بلغ العلےٰ کشف الدجیٰ
بادشاہِ دوسرا شمس الضحےٰ غوث الورا
مظہرِ سرِ دفترِ اربابِ دین گنجِ ولا
فخرِ کیوان بدرِ لمعان نورِ تابان دستگیر

اے رسول اللہ کے نور العین کے نور البصر
اور حسن کے لختِ دل شاہِ حسینا کے جگر
فاطمہ کے نورِ دیدہ معدنِ فضل و ہنر
شہسوارِ ہل اتےٰ کے باغ کے گل اور ثمر
دفترِ ارکانِ دین کے نیک برہان دستگیر

صالح الاوقات منظورِ جنابِ مصطفےٰ | شاہبازِ مغفرت اور سبطِ شاہِ لافتےٰ
خانۂ بزمِ ولایت کے چراغِ پرضیا | سرِ اِنّی جاعلٌ فی الارض رمزِ اِنّما

نیّرِ برجِ سیادت فیضِ دوران دستگیر

پیکرِ آیاتِ رحمت سان خرامان درجہان | رہروِ راہِ صراط المستقیم درازدان
صاحبِ زہد و ورع فخرِ ریاضت ظلِّ شان | حاکمِ مُلکِ حقیقت بر شریعت کامران

طالبِ سرِّ حقیقت شمعِ ایقان دستگیر

مخزنِ اسرار لی فضل و عطائے کردگار | آسمان ہوتا ہے جنکے فرق پر دائم نثار
مطبخی ہے آفتاب اُنکا سدا خدمتگذار | ماہتاب چرخ پھرتا ہے جلو مین بندہ وار

خضرِ اعظم ہین تمھارے خانِ سامان دستگیر

لیلۃ المعراج مین عرشِ برین پر مصطفےٰ | جب لگے چڑھنے کو یون خلّاقِ عالم سے کہا
کچھ قدم رکھنے کے خاطر میرے تئین ہووے عطا | تب شہِ غوث الورےٰ کی روح کو بھیجا خدا

پانون ہمیشہ کا کاندھے پر لیے وان دستگیر

پھونچ کرسی پر رسول اللہ کہے یا کردگار | یا الٰہی کون ہے یہ شخص عالی اقتدار
مہربانی سے اسی دم بول اُٹھا پروردگار | یہ نواسا آپ کا ہے اور حسن کا یادگار

بادشاہِ عارفان وحدت کے بستان دستگیر

وان دعا کی تھی نبی صاحب نے با لطف و کرم | تم لیے کاندھے پہ جیسا اجگہہ میرا قدم
ویسا پانون دوش پر لین اپکا اہلِ ہمم | یعنے سارے اولیا اللہ اُمّت دمبدم

ہین عظیم الشان عالی کانِ احسان دستگیر

اور پیدائش کے دن پھر یہ ندا سب پر ہوا | سب جہان مین رونما ہے اولیا کا پیشوا
سُنتے ہی ساروں نے آ قدمون کو کاندھے پر لیا | اے فقیہ اس کفشِ پا کو اپنی آنکھون پر بٹھا

کہتے ہین جسکو ضیائے چشم ایمان دستگیر

مسدس نعتی

جا صبا بغداد مین میری طرف سے عرض کر
بندۂ دارم خدارا برمن عاجز نگر
گرچہ ہون یا پیر خدمت سے مقصر سربسر
پر تمھارے نام کا ہے نقش لوح دل اوپر
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یامحے الدین تم بن کون لے میری خبر

تم نبی کے لاڈلے اور مرتضےٰ کے تم ہو لال
حضرت حسنین کے تم ہو چمن مین نونہال
جان بلب ہون کیا کہون کہنے کی نہین مجھمین مجال
تمسا میرا پیر ہو پھر ہو مصیبت۔ ہے محال
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یامحی الدین تم بن کون لے میری خبر

قبلۂ کونین ہو اور کعبۂ دارین تم
مرتضےٰ کے لاڈلے زہرا کے نور العین تم
سرو باغ انشا جان و دل حسنین تم
یہ تعجب ہے رکھو مجھ کام کو مابین تم
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یامحی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم ہو یکتائے زمان دونون جہان کے بادشاہ
محرم راز حقیقت واقف سر الٰہ
ٹک تو میرے حال پر کرتا سبیل اللہ نگاہ
اے مرے غمخوار و مونس اے مرے پشت پناہ
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یامحے الدین تم بن کون لے میری خبر

عمر کی قینچی ہے کترتی نسخۂ دل کے ورق
طفل دل کو درد کا استاد دیتا ہے سبق
عیش کا خورشید ڈوبا دیکھ حسرت کی شفق
اسلیے پیتا ہون بھر بھر خون مین غم کے طبق

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

لشکرِ امراض نے صحت کو دی میرے شکست
کر دیا ہے چرخ نے بے طرح مجکو تنگدست
نا رہا آسمین یارو دل کا اپنے بندوبست
ہے زبان عاری کرون ظاہر جو اپنی سرگذشت

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

غم نے یغما سا لیا ہے عیش کا گھر بار لوٹ
ہو رہا ہون کھا کے اپنے آپ کو جون عنکبوت
دکھ کا دعویٰ ہو گیا دل پر مسلم اور ثبوت
یا بدن سے جان نکلے ہو وے یا دل کو سکوت

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

پہونچے کیا طاقت کوئی رتبے کو تیری گرد کے
تم علاجِ ہر مرض ہو اور دوا ہر درد کے
شکرِ حق ہم لگ گئے دامن سے ایسے مرد کے
ہم بڑے بیمار ہین محتاج ماءالورد کے

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

سب سے تم عالی نسب ہو مظہرِ نورِ الٰہ
مین ہون عاصی بدعمل اور ہے نہایت پر گناہ
مرشدِ کامل ہو تم اور رہبرِ راہِ خدا
تم سے یہ مطلب ہے میرا دو جہان کے بادشاہ

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

گرچہ گستاخی ہے کرنا تم سے ایسا قیل و قال
کب تلک جیتا رہون گا ہوئیگا آخر وصال
مر چکا یا پیر دکھلاؤ مجھے اپنا جمال
آرزو رکھتا ہون یہ ہر دم یہ ہے میرا سوال

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر

یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم بنا کرسکا ہے یا محبوب سبحانی علم
یا شہ عالی نسب یا مظہر نور قدم
تم سوا کرسکا ہے دوش اولیا او پر قدم
ہون نپٹ عاجز ہی ورد زبان ہے دمبدم

واسطے خاتون جنت کے کرم کرمجھ اوپر
یا محے الدین تم بن کون لے میری خبر

تن ہے گرچہ موبمو بحر گناہون غریق
جز تمھاری ذات کے کوئی نہین میرا رفیق
تم ہو صاحب لطف رکھتا ہون یہ امید عمیق
تمسے اپنا مدعا رکھتا ہون ای میرے شفیق

واسطے خاتون جنت کے کرم کرمجھ اوپر
یا محے الدین تم بن کون لے میری خبر

قطب عالم غوث اعظم رہبر دنیا و دین
ہی ترے ماتھے کے آگے ذرہ سان ماہ مبین
دستگیر بیکسان اور جرم بخش مذنبین
تابع فرمان ہین تیرے کراما کاتبین

واسطے خاتون جنت کے کرم کرمجھ اوپر
یا محے الدین تم بن کون لے میری خبر

ورد عاجز کی سدا ہے تیری مدح دلپذیر
کچھ نہین سہارا رکھتا ہون مین تمسا دستگیر
تم کروگے مخلصی میری بروز دار و گیر
بیت یہ ہے خانۂ دل مین ہمارے جاگیر

واسطے خاتون جنت کے کرم کرمجھ اوپر
یا محے الدین تم بن کون لے میری خبر

کردیا ہی سنگ غم نے شیشۂ دل کو شکست
جسم زار اپنا ہے لاغر بید مجنون کی صفت
چور ہون فرقت سے کرتا ہون مین دل کو لخت لخت
اے مرے والی عجب مشکل پڑی ہے مجھپہ سخت

واسطے خاتون جنت کے کرم کرمجھ اوپر
یا محے الدین تم بن کون لے میری خبر

اے نفقی بس کر نہ کراب آہ و زاری اسقدر
پھونچی ہے فریاد تیری پیشِ شاہِ بحر و بر

اب کرینگے حال پر تیرے وہی صاحب نظر
یہ سخن وردِ زبان کر بات ساری چھوڑ کر

واسطے خاتونِ جنت کے کرم کر مجھ اوپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

وفا

دل و جانِ جنابِ مصطفےٰ محبوب سبحانی
جگر بندِ علیِ مرتضےٰ محبوب سبحانی

حسنؑ کے راحتِ دل تم ہو یا محبوب سبحانی
ہو نورِ چشمِ شاہِ کربلا محبوب سبحانی

چراغ خانۂ خیر النسا محبوب سبحانی

تمھارے نورِ رخ سے مہر کا چہرہ ہوا روشن
تمھارے مہر سے قصرِ فلک سارا اپنا روشن

کہا یہ شعر جسنے دل کرے اسکا خدا روشن
چراغِ بزمِ دینِ مصطفےٰ کو کر دیا روشن

تمھیں نے اے سراج الاولیا محبوب سبحانی

سرِ کل اولیا پر قطبِ دین کا ظلِ دامن ہے
خم انکے آستانِ پاک پر ہر ایک کی گردن ہے

تصدق نامِ اقدس پر ہر اک شیخ و برہمن ہے
یہ روشن ہے دلِ اربابِ عرفان انسے روشن ہے

کہ ہین آئینۂ صدق و صفا محبوب سبحانی

تمھارا آستان ہے سجدہ گہ ہر ایک کامل کا
وہ ناقص عقل ہے قائل نہین جو تمسے عاقل کا

یہی ہے مدعا اس بینوا پابندِ مشکل کا
کرے سرمہ اسے واللہ اپنے دیدۂ تر کا
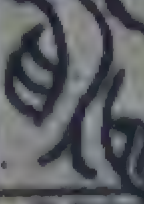
جو ہاتھ آئے تمھاری خاکِ پا محبوب سبحانی

گروہِ اولیا مین دوسرا کوئی نہ تجسا ہے
ترا طبلِ کرامت ہر جگہہ یا شاہ بجتا ہے
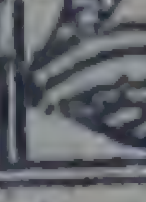
خدائے پاک نے وہ رتبہ اعلیٰ تجکو بخشا ہے
سکندر جاہ ہے جمشید فر ہے فخرِ دارا ہے
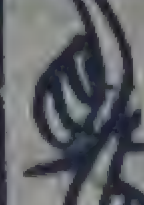
تری درگاہ کا ادنےٰ گدا محبوب سبحانی
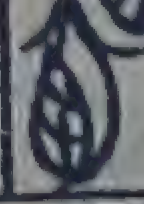
شہنشاہی ہے اقلیمِ ولایت کی تجھے زیبا
تجھے خلاقِ عالم نے کیا سرتاجِ ولیون کا
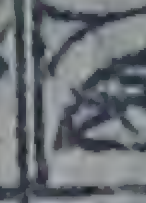
توہی لاریب شہباز ولایت سرورِ کیتا | جو قربان ہو تری ابرو کمان پر مرغ دل سا
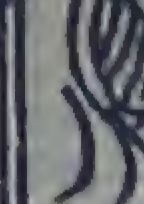
نشانہ تیر غم کا ہو نہ یا محبوب سبحانی
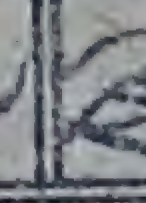
نگاہِ لطف میرے حال پر غوث الوریٰ کیجے | ہجوم غم کو اے قطب زمان اب دور کر دیجے
تہیدستی کے باعث تنگ ہوں میری خبر لیجے | مراد اس دُرِ مقصود سے اب جلد بھر دیجے
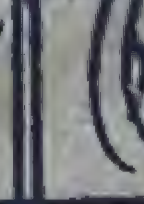
تمہاری ذات ہے بحرِ سخا محبوب سبحانی
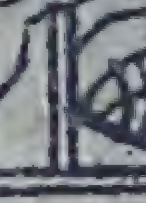
تمہاری ذات ہے یا قطب عالم دافعِ آفت | تمہاری مہربانی ہو ذرا تو دور ہو کلفت
تمہیں روشن ہے میرا حال شاہِ آسمان رفعت | کچھ ایسی کیجیے صورت کہ میرے دل کو ہو فرحت
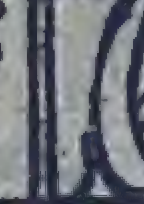
رہا کرتا ہوں غم میں مبتلا محبوب سبحانی

منغص عیش ہے اور دل ہے محزون تنگدستی سے | نہایت تنگ میں اب ہو گیا ہوں تنگدستی
نہیں رکھتا ہے مجھکو باز گردون تنگدستی سے | بہت چکر میں ہوں اور ہے جگر خون تنگدستی سے

کشایش کیجیے جلدی عطا محبوب سبحانی

اگر درگاہِ پاکِ قطبِ دین میں التجا لاوین | رہا قیدِ غم و اندوہ سے بے شبہ ہو جاوین
یہ وہ دار الشفا ہے اے مسیحا ہمیں گر آوین | ہزاروں مردمِ بیمار اک دم میں شفا پاوین

کرین چشمِ عنایت گر ذرا محبوب سبحانی

شہ ہر دو جہان ہیں آپ اور عاجز گدا ہوں میں | ہما اوج ولایت کا تمہیں کو جانتا ہوں میں
غم و رنج و الم میں اب نہایت مبتلا ہوں میں | مری مشکلکشائی کیجیے عاجز و قاہوں میں

برائے حضرت مشکلکشا محبوب سبحانی

مسدس جناب مولوی محمد یونس صاحب حافظ مرحوم تخلص یونس

بادِ صبا نے مجھکو جگایا ہے صبحدم | کہنے لگی کہ کسلیے کھاتا ہے آسنا غم
اب دور کر تو دل سے سب اپنا غم و الم | غوث الوریٰ کے جلدی سے اٹھ جا پکڑ قدم

بس ہے وسیلہ تجھکو شہ دستگیر کا

دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

سلطان عبدقادرجیلانی باکمال — محبوبِ خاص خالق یکتائے ذوالجلال
مقبولِ بارگاہِ خداوندِ لایزال — پائی ہے جن سے دین نے سب رونق کمال

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

وارث ہین انبیا کے شہِ پیر دستگیر — مرشد ہین اولیا کے شہِ پیر دستگیر
ہادی ہین اتقیا کے شہِ پیر دستگیر — رہبر ہین اصفیا کے شہِ پیر دستگیر

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

بدرِ منیر اوج ولایت کے درجہان — خورشید آسمانِ ہدایت کے بیگمان
ہین فیضیاب نور سے جنکے سب انس و جان — اوصاف اُنکی ذات کی سب کس سے ہون بیان

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

ہین پیشوا جہان مین صغیر و کبیر کے — حامی ہین اور معین ہین گدا و امیر کے
شافع ہین روزِ حشر مین شاہ و فقیر کے — کیا ڈر ہے اُنکو جو ہین مرید ایسے پیر کے

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

کاندھے پہ اُنکے ہے قدمِ ختمِ مرسلین — اور اولیا کے دوش پہ اُنکا قدم یقین
یعنے تھے پیروی پہ محمد کے محی دین — تب اولیا خوشی سے ہوے اُنکے تابعین

بس ہے وسیلہ تجکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

کشف وکرامات اُنکی جہان مین ہی سب ظہور
سب شرک وکفر اُنکے سبب سے ہوا ہے دور
روئے زمین پہ فیض کا اُنکے بچھا ہے نور
تھا رات دن خدا ہی کا اُنکے تئین حضور

بس ہے وسیلہ تجھکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

سب اولیا ستارے ہین اور یہ ہین ماہتاب
اُنکے کمال ظاہر و باطن ہین بے حساب
قطبون مین سارے بلکہ یہ ہین مثلِ آفتاب
اسواسطے ہے اُنکا طریقہ بہت صواب

بس ہے وسیلہ تجھکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

بغداد مین تو جاکے وہان اُنکا ہے مزار
یا شیخ عبد قادر فریاد رس پکار
اور نقد جان کو اپنے تو کر صدق سے نثار
تا اُن سے تیرے دل کو مدد ہووے بار بار

بس ہے وسیلہ تجھکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

ہے قادری مرید تو لا شکر حق بجا
سب اولیا مین کوئی نہین اُنکا رہنما
جسنے تجھے نصیب کیے ایسے پیشوا
ہو مخلصی گر اُن سے تو لیوے گا اقتدا

بس ہے وسیلہ تجھکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

انکار جسکے دل مین ہو ایسی جناب سے
یونس نہ جانو کہ وہ چھوٹے عذاب سے
کیونکر ہو امن اُسکو خدا کے عتاب سے
محروم بلکہ ہوگا وہ اجر و ثواب سے

بس ہے وسیلہ تجھکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

غزل

ہمارے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی ہاین ہمارے رہنما خواجہ معین الدین چشتی ہاین
رسول اللہؐ کی اولاد میں ہاین وہ ولیِ حق جہان کے بادشہ خواجہ معین الدین چشتی ہاین
شریعت معرفت سے اور حقیقت سے طریقت سے ہوے واقف سدا خواجہ معین الدین چشتی ہاین
حسب میں ہین وہ لاثانی نسب مین وہ دُرِ یکتا علیؑ کے دلربا خواجہ معین الدین چشتی ہاین
شفا حاصل زمانے کو مزارِ پاک سے اُنکے مریضون کی دوا خواجہ معین الدین چشتی ہاین
ہراک چھوٹا بڑا کہتا ہے اُنکو ہند کے خواجہ ولیِ ہند کیا خواجہ معین الدین چشتی ہاین
کیا ہندوستان مین قبضہ صمصامِ کرامت سے شجاعِ باصفا خواجہ معین الدین چشتی ہاین
زبان لاؤن کہان سے جو کرون توصیف مین اُنکی پئے مدح و ثنا خواجہ معین الدین چشتی ہاین
خدا کو پائے گا طالب مقرر عشق سے اُنکے مقرر رہنما خواجہ معین الدین چشتی ہاین

غزل

شہِ مقبول سبحانی محی الدین جیلانی رموزِ فخرِ انسانی محی الدین جیلانی
حسنؑ کے لاڈلے جانی محی الدین جیلانی حسینی نورِ پنہانی محی الدین جیلانی
محیطِ بحرِ یزدانی معلّٰے غوثِ سبحانی نبیؐ سیرت علیؑ ثانی محی الدین جیلانی
شہِ شاہانِ سبحانی شہِ مقبول یزدانی مراتب مین ہین لاثانی محی الدین جیلانی
کلامِ حسن لاثانی دلِ سبطین دو عینی تمھین تفسیر قرآنی محی الدین جیلانی
علی ہین پیشوا تیرے گنی ہین رہنما تیرے توہی ہے شیرِ یزدانی محی الدین جیلانی
غریقِ بحرِ عرفانی محیطِ بحرِ ربّانی کرامتون مین لاثانی محی الدین جیلانی
تمھارا جسم نورانی تمھارا حسن لاثانی ہوا تم سا تھہ ہے ثانی محی الدین جیلانی
طبیبِ غیب دان تم ہو رفیقِ بیکسان تم ہو کرم سازِ محبانی محی الدین جیلانی

تمھارا نام جو لیوے مراد اپنی وہین پاوے ۔ پکارے جو بآسانی محے الدین جیلانی
گل گلزار احمد ہو بہار عشق سرمد ہو ۔ علی کے ماہِ تابانی محے الدین جیلانی
حسب مین تم ہو لاثانی نسب مین ہو دُر افشانی ۔ مہ اوجِ سلیمانی محے الدین جیلانی
ہمارے پیشوا تُم ہو ہمارے رہنما تم ہو ۔ جہان کے مقتدا جانی محے الدین جیلانی
بباطن نورِ یزدانی بظاہر شکل انسانی ۔ بصورت مجتبےٰ ثانی محی الدین جیلانی
مہ و خور دیکھ لے جسدم وہین شرمندہ ہو باہم ۔ پکار اوٹھے کہ صمدانی محے الدین جیلانی
امیرِ اعظم الشانی وزیرِ شاہِ شاہانی ۔ حقیقت نورِ ربانی محے الدین جیلانی
شہ سلطانِ گیلانی تمھارا ہے نہین ثانی ۔ حبیبِ خاص یزدانی محے الدین جیلانی
ضیابخشِ مسلمانی فروغِ دین و ایمانی ۔ خطاپوشِ مریدانی محے الدین جیلانی

دل و جان سے یہ ہے طالب تمھارے فیض کا طالب
ادھر ہو فیضِ روحانی محے الدین جیلانیؒ

خاتمۃ الطبع

خداے عزوجل کا ہزار ہزار شکر و احسان کہ ان ایام برکت انجام مین کتاب لاجواب انتخاب یعنی **سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار** کہ جسکا ہر صفحہ مخزن اسرار محبوب سبحانی ہے اور ہر ورق گلدستہ کرامات شاہِ جیلانی ہے مع اضافہ چند قصائد و منقبت چیدہ با رسوم حسب فرمایش جناب **محمد حافظ خان صاحب** تاجر کتب چوک۔ لکھنؤ تصحیح تمام و تنقیح تام مطبع قومی واقع چوک شہر لکھنؤ مین بماہ ربیع الثانی ١٣١٩ھ طبع ہو کر مقبول ہر خاص و عام ہوئی فقط

نام کتاب مع قیمت

تفاسیر فارسی

تفسیر پارهٔ عم تصنیف شاہ عبد العزیز صاحب مطبوعہ لاہور ۱۲ر

تفسیر پارهٔ تبارک الذی تصنیف شاہ صاحب مطبوعہ بمبئی مجلد عہ ۸ر

تفسیر سورهٔ بقر یعنی از پارهٔ الم تا ربع سیقول تصنیف شاہ صاحب مجلد عکا

مجموعہ بست سہ رسالہ قرأة ادویہ مجموعہ شائقین فن قرأت کے لئے خزینہ کافی اور گنجینهٔ وافی ہے جس مین جملہ مضامین متعلقہ قرأة انواع و اقسام کے لکھدیے ہین اس مین ایک نقشہ واسطے قاریون کے اور چند مضامین ضروری اور ربکارآمد متعلق قرأت کے زیادہ کر دیے ہین۔

- رسالهٔ زینت القاری
- بیان الجزیل۔
- قصیدهٔ نظم خوش بیان
- دعای متبرک۔
- زینت القاری۔
- نظم تعداد سورهٔ قرآن مع تنزیل
- مرغوب القاری۔
- مخارج الحروف مع لو وزبان
- رسالہ مفید قاریان و حافظان
- طریقهٔ نماز برای حفظ قرآن
- فضائل قرآن۔
- تعلیم القاری۔
- مقصود القاری
- نظم وقوف قرآن
- قصیدهٔ منتخب القرأة
- منتخب از عمدة البیان
- سراج القاری۔
- اعداد سیپارہ سورتہا رکوع
- منافع قاریان۔
- دعای ختم قرآن۔
- خطبہ جامع تمام سورتہاے قرآن
- اداب تلاوت قرآن

نام کتاب مع قیمت

وظائف

وظیفہ کریمیہ تصنیف مفتی عنایت احمد صاحب کاکوروی اس مین دعائین ہر مطلب اور مقصد کے واسطے بہت صحیح طور سے لکھے ہین۔ ۲ر

جواہر القرآن مع ترجمہ اردو مطبوعہ دہلی ۲ر

دلائل الخیرات تختی خورد مع ترجمہ اردو برحاشیہ مطبوعہ آگرہ ۴ر

دلائل الخیرات مطبوعہ الہ آباد احمدی نقل نظامی لبسند مولانا محمد ظہور محمد لکھنوی صاحب کاغذ سفید گندہ عہ ر

حزب الاعظم مطبوعہ مطبع نظامی ۴ر

افضل الاذکار ملقب حسن الاوراد

اس مین بیس سورتین قرآن مجید کی اور آخر مین درود معظم و مکرم و درود تنجینا تحریر ہی ہر سورہ اور درود شریف کی اول اسکی فضائل اور اوقات اونکے پڑھنے کے جو حدیث شریف مین وارد ہین بزرگان دین سی منقول ہین تحریر کر دیے ہین اسکے ورد سی فوائد دینوی و برکات اخروی ہر شخص حاصل کر سکتا ہی ہدیہ ۴ر محصول ڈاک ۰ر

مولود شریف شمع لاہوت و بزم ملکوت تصنیف مولوی مہدی علی صاحب بہت عمدہ طور سے نظم و نثر مین کاغذ عمدہ پر طبع ہوا ہی ۲ر

نام کتاب مع قیمت

طب اردو

مخزن المفردات معروف بہ جامع الادویہ اس طب کی کتاب مین تمام ادویہ کا حال معہ نام اردو و فارسی وعربی و رنگ و ذائقہ اور ماہیت اور طبیعت اور مضر اور مصلح اور بدل اور قدر شربت اور افعال و خواص وغیرہ کے درج ہی ہر وقت ہر طبیب اور ہر دوا فروش اور ہر شخص کے پاس رہنے کے قابل ہی مگر باوصف ان خوبیوں کے قیمت نہایت ارزان یعنی فی جلد ایک روپیہ لله محصول ڈاک ۲ر

افضل المقال فی احوال اطبا ماضیہ و الحال معہ فصل الافادات فی تفریق المفردات و توضیح الآلات اس کتاب مین عرق کھینچنے کے نہایت سہل طریقے مع تصویر لکھے ہین جس سی ناواقف آدمی بھی عرق نہایت آسانی سی نکال سکتا ہی قیمت ۴ر محصول ڈاک ۱ر

تشریح جسم انسانی فن ڈاکٹری و جراحی مین اعلیٰ درجہ کی کتاب ہی انسان کی جسم کی تشریح کما حقہ جتنی کہ ہر شخص کو جاننا حفظ صحت کی لیے ضروری ہی اس مین بیان کیگئی ہی اسلیے اس کتاب کو ہر شخص کو اپنے پاس ضرور رکھنا چاہیے قیمت صرف ۴ر محصول ۱ر

مجموعہ طب اردو [illegible]

اس مین [illegible]

[illegible] تشریح کو [illegible] طب بعید کے مضمون طریق سی لکھا [illegible] صرف ۱۱ محصول ۲ر